THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the August 19, 2025
(353rd Session)
Volume IX, No.04
(Nos. 01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IX	SP.IX (04)/2025
No.04	04

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 101
4. Motion Under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Railways on Starred Question No. 58 regarding outsourcing of luggage vans by Pakistan Railways during the last three years 102
5. Motion Under Rule 194 (1) moved by the Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025]. 103
6. Presentation of the report of Standing Committee on Petroleum on [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025]. 104
7. Presentation of the report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024] 104
8. Consideration and Passage of [The Pakistan Land Port Authority Bill, 2025]. 105
9. Consideration and Passage of [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2025] 106
   - Senator Syed Ali Zafar 107
   - Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law) 113
   - Senator Sherry Rehman 121
   - Senator Syed Faisal Ali Subzwari 125
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 128
   - Senator Manzoor Ahmed 131
   - Senator Noor Ul Haq Qadri 133
   - Senator Kamran Murtaza 135
10. Consideration and Passage of [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025] 143
11. Resolution for Extension of Capital Development Authority (Amendment) Ordinance, 2025 (Ordinance No. III of 2025) 145
12. Resolution for extension of the National Agri-trade and Food Safety Authority Ordinance, 2025 (Ordinance No. VI of 2025) 145
13. Laying of the Annual Report 2024 of the Election Commission of Pakistan 147

14. Calling attention raised by Senator Jam Saifullah Khan regarding the gas exploration extraction in Ghotki Sindh by various companies 148
- Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum 153

15. Point of public importance raised by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding difficulties being faced by the residents of Chitral District 156
16. Maiden Speech by Senator Mashal Azam 160
17. Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding looming floods situation in the province of Balochistan 164
18. Points of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding (i) alleged dismissal of a Christian servant by a Judge; (ii) non-arrest of killers of a Hindu man in Sajawal; and (iii) inordinate delay in release of an abducted Hindu girl, Priya Kumari 165
19. Point of Public Importance raised by Senator Abdul Wasay regarding the issues/problems faced by the Ex-FATA region and Balochistan 169
20. Points of Public Importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding extension of online registration date for CSS Exam; and the impact of deforestation on climate change with particular reference to the recent floods 170

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, the August 19, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past eleven in the morning with Mr. Deputy Chairman (Syedaal Khan) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ
اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝١١ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٢ قُلْ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٣ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ
۝١٤ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١٥ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ
تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝١٦

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے پروردگار کا خوف دل میں رکھو۔ بھلائی انہی کی ہے جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انہیں بے حساب دیا جائے گا۔ کہہ دو کہ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ میری بندگی خالص اسی کے لیے ہو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے

پہلا فرمان بردار میں بنوں۔ کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک زبردست دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ کہہ دو کہ میں تو اللہ کی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ میں نے اپنی بندگی صرف اسی کے لیے خالص کرلی ہے۔اب تم اسے چھوڑ کر جس کی چاہو، عبادت کرو۔ کہہ دو کہ گھاٹے کا سودا کرنے والے تو وہ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں سب کو ہرا بیٹھیں گے، یاد رکھو کہ کھلا ہوا گھاٹا یہی ہے۔ایسے لوگوں کے لیے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہیں اور ان کے نیچے بھی ویسے ہی بادل، یہ وہی چیز ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا اے میرے بندو میرا خوف دل میں رکھو۔ سورۃالزمر (آیات10تا16)

جناب ڈپٹی چیئر مین: جزاک اللہ۔ اب ہم اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات۔

<u>Questions and Answers</u>

جناب ڈپٹی چیئر مین: مؤخر شدہ سوال نمبر 29۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

*(Def.) Question No. 29 **Senator Shahadat Awan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether criminal cases have been initiated against officials of FIA involved in human trafficking, if so, details thereof indicating status of their trail during the last three years?*

Syed Mohsin Raza Naqvi: The details regarding FIA officials involved in human trafficking, during the last three years is as under:-

FIA has established a dedicated Personnel and Internal Accountability Branch (PIAB) which functions under HR Directorate at HQs Islamabad. The branch is mandated to initiate immediate departmental actions on receiving complaints against staff members of the agency. Similarly, criminal actions are also taken by the concerned zones on receiving complaints or tangible evidence against officials and officers of the department.

It is worth mentioning here that, FIA took stern criminal action against its officials and arrested 56 officials in 21 cases registered in all FIA Zones including Gujranwala, Lahore,

Faisalabad, Multan, Karachi, Kohat, Peshawar, Islamabad, Balochistan & Hyderabad. 16 cases are under trial at present.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: میں نے منسٹر صاحب سے یہ معلوم کیا تھا کہ آپ کے کتنے ملازمین ہیں یا ایف آئی اے میں کتنے لوگ human trafficking میں involve ہیں، آپ نے کتنے لوگ پکڑے ہیں اور کتنے لوگوں کا trial ہو رہا ہے۔ جناب والا! میں یہ آپ کو یاد کرانا چاہوں گا کہ سال 2023 کے اندر یونان میں کشتی میں 300 پاکستانی مر گئے تھے جو ناجائز طور پر یہاں پاکستان سے جاتے ہیں اور subsequently یورپ کی طرف شفٹ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی گزارش کروں کہ الجزیرہ نے ایک رپورٹ دی ہے کہ Pylos, Greek Island پر 2023 میں جو پاکستانی مر گئے تھے، وہ سارے کے سارے ناجائز گئے ہوئے تھے۔ اسی طریقے سے انہوں نے ایک prompt tax data یہ بھی دیا ہے کہ پاکستان میں 2023 میں 10 ہزار پاکستانی غیر قانونی طور پر یورپ میں داخل ہوئے اور 2024 میں 5ہزار داخل ہوئے۔ میرا سوال بڑا specific تھا کہ بندہ ویسے تو پاکستان سے نہیں چلا جاتا۔ جو لوگ اس کے مرتکب ہیں، ان کے خلاف آپ نے کیا کیا اور کیا نہیں؟ وزیر موصوف نے یہ بتایا ہے کہ آپ نے 56لوگ گرفتار کیے ہیں۔ صرف 21 کیس انہوں نے درج کیے ہیں جن میں سے 16 cases under trial ہیں اور صرف پانچ cases پر فیصلہ ہوا ہے۔ میں صرف وزیر موصوف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ ہمارے یہ جو سینکڑوں لوگ مر گئے ہیں، ان کے ذمہ داران میں سے کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے، آپ نے ان کے لیے کوئی special prosecutor appoint کیا ہے اور آئندہ اس چیز کو روکنے کے لیے آپ نے کیا لائحہ عمل بنایا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: ویسے Interior Minister تو نہیں ہیں۔ اعظم صاحب! آپ جواب دیں گے۔

سینیٹر شہادت اعوان: ہر سوال کا جواب وزیر قانون صاحب دیتے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون و انصاف): میں ہی دوں گا کہ کیونکہ پچھلے ڈیڑھ سال سے میں اس کمیٹی کو خود Chair کر رہا ہوں۔ بہت اچھا کیا کہ آپ نے ہمیں یہ موقع فراہم کر دیا اور میں سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا مشکور ہوں کہ ہم قوم کو update دے سکیں کہ ابھی تک اس

میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ ان واقعات کو نوٹس لیتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے ایک special committee constitute کی جس کی وہ monthly update خود لیتے ہیں اور direction یہ ہے، کہ اس کی investigation اور prosecution میں کسی قسم کی کوتاہی برتی گئی تو ان کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔ جس طرح کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ یہ unprecedented ہے کہ ان واقعات کے بعد FIA کے جو ذمہ داران ہیں، یعنی ان کے جو officials ہیں، ہر tier کے اُوپر، senior سے لے کر junior تک، انکوائری کے بعد جن جن لوگوں کی direct involvement یا indirect پائی گئی، نہ صرف انہیں ملازمت سے برخاست کیا گیا بلکہ وہ اگلے سوال میں آئے گا کہ 41 لوگ dismiss from service کیے گئے اور باقی جو اس میں تفصیل دی گئی ہے، اس کے مطابق 56 لوگوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے، 21 cases registered ہوئے۔ ان کے لیے، جناب، Prosecutor General پاکستان غلام سرور صاحب ہیں۔ ان کی سربراہی میں special wing constitute کیا گیا اور trials کے لیے جو competent market-based lawyers ہیں، وہ appoint کیے گئے۔ جیسے میں ایک مثال دوں گا کہ گوجرانوالہ division میں یہ cases زیادہ ہیں، تو اس کے لئے بھی special prosecutors appoint کیے گئے۔ جو best choices available تھیں، Jalees Mir صاحب ہیں گوجرانوالہ میں I know him from years and years, choice lawyer ہیں۔ گجرات میں Asif Mira صاحب ہیں۔ کچھ اور بھی اسی طرح کے senior lawyers تھے جنہیں special prosecutors appoint کیا گیا۔ اور trials کی بھی، جو progress reports ہیں وہ Ministry of Interior میں regular basis پر وصول کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وزیراعظم پاکستان نے ایک special committee constitute کی جس کی ذمہ داری convener-ship کی مجھے دی گئی۔ اس میں Secretary Interior، DG FIA، ہمارے دو retired IG صاحبان، جن میں مشتاق سکھیرا صاحب بھی ہیں جن کا بہت کام ہے، اور رائے طاہر صاحب جو IG رہے ہیں بلوچستان کے اور counter terrorism میں ان کا بڑا role ہے۔ یہ سارے senior

officials مل کے ہم نے ایک بڑی جامع رپورٹ تیار کی۔ ایئرپورٹس پر اب special instructions ہیں کہ ایسے vulnerable مسافر جن کی travel history نہیں ہے، جن کے tax records نہیں ہیں اور وہ ایسی destinations پر سفر کر رہے ہیں جو unlikely destinations ہیں — یعنی کہ افریقہ کے کسی ایسے ملک میں جا رہے ہیں یا لیبیا جا رہے ہیں جہاں سے یہ آگے transaction ہوتی ہیں۔ Internationally یہ ایک پورا business ہے اور unfortunately human trafficking نے جو پچھلے 15 یا 20 سال میں شکل اختیار کی ہے، ترقی کے ساتھ ساتھ آج کل digitization کا Skype and Zoom کا زمانہ ہے، connectivity کے حوالے سے بہت سہولت ملتی ہے، جیسے satellite connectivity، تو یہ offence بھی بہت modernize ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم نے نہ صرف local level پر بلکہ Ministry of Foreign Affairs نے، وزیر خارجہ جناب اسحاق ڈار صاحب اور Secretary خارجہ نے خصوصی طور پر وہاں پر جو ہمارے missions ہیں یعنی سفارتخانے ہیں، وہاں پر focal persons appoint کیے ہیں۔ Additional Secretary وزارتِ داخلہ سلمان چوہدری، بہت اچھے officers میں ان کا شمار ہوتا ہے انہیں وزیر داخلہ کی ہدایت پر بھیجا گیا۔ انہوں نے ایک comprehensive inquiry report تیار کی جس کی کابینہ میں بریفنگ دی گئی۔ اور اس رپورٹ کی روشنی میں بھی کچھ directions دیے گئے۔ اب، اس پر on the contrary جب ان کے پاسپورٹ control list میں ایسے مسافروں کے نام جاتے ہیں تو اس پر بھی شور شرابہ ہوتا ہے کہ جی انہیں کیوں روکا جا رہا ہے۔ لیکن، یہ ایک coordinated effort ہے جو جاری ہے اور میں یہ ایوان کو یقین دلاتا ہوں، وزیرِ مملکت اب تشریف لا چکے ہیں، اگلے سوال کے جواب میں وہ مزید تفصیلات بتا دیں گے کہ وزیراعظم پاکستان اور وزیر داخلہ اس مسئلے میں، جو human trafficking اور boat accidents کا ہے، میں خود گواہ ہوں کہ پچھلے ایک سوا سال میں اس طرح کی concentrated, coordinated and honest efforts نہیں ہوئیں جو ابھی پچھلے سال سوا سال میں ہوئیں۔ ان کے results بھی آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ جنابِ اعلیٰ، آپ ذرا question کو پڑھیے گا۔ ہمارے محترم سینیٹر شہادت حسین اعوان صاحب نے کہا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے مقدمات ہوئے؟ اور ان میں کیا پیش رفت ہوئی ہے؟ کہاں پر مقدمات ہوئے ہیں؟ اور کیا پیش رفت ہے؟۔ صرف دو لائینز، تین لائینز کا جواب دیا گیا ہے۔ تو کس کس عدالت میں؟ کہاں پر؟ کس ضلع میں؟ کس صوبے میں؟ کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ یہ Minister صاحب سے پوچھوں گا کہ اتنی محنت کے بعد بھی یہ کیوں؟ کیا یہ آپ کے جو زیرِ نگرانی عملہ ہے، اس کی نااہلی ہے؟ ناکامی ہے؟ یا اس House سے بات چھپائی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر طلال صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر (وزیر مملکت برائے داخلہ): شکریہ جی، جو بھی اگر کوئی جواب دینا ہو تو اسی لیے حاضر ہیں تاکہ اگر کوئی انکوائریز ہوں تو اس کا جواب دیا جا سکے۔ جیسے کہ Law Minister نے بتایا، 63 nominated accused تھے، 44 arrest ہوئے، 3 لوگ جو تھے وہ اشتہاری ہیں، اور 16 acquit ہوئے۔ یہ 16 accused جو acquit ہوئے ہیں، ان کے 3 against High Court میں ہمارے department کی طرف سے appeal دائر کی گئی ہے اور جناب status یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے 18 cases ہیں 18cases میں سے 6 under investigation ہیں، final challan جن کا جا چکا ہے وہ 8 ہیں اور interim challan جو گیا ہے وہ 4 ہیں۔ جیسے law minister نے بتایا، انتہائی focus ہے۔ Prime Minister اسے خود دیکھتے ہیں، Interior Minister خود دیکھتے ہیں، اس میں باقی Ministries بھی ہم نے involve کی ہیں۔ اور یہاں اپنے گھر سے یعنی FIA سے اس action کا آغاز کیا گیا ہے۔ اور اس کا دوسرا حصہ جو ہے اس میں بھی کوئی question آئے گا جو human smugglers ہیں اور جو باقی ہم نے Law amend کیے ہیں، وہ ساری چیزیں میں بیان کروں گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ question No. 30 بھی موخر شدہ سوال ہے سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: میں پچھلے question کے حوالے سے منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے دنیش صاحب نے بھی point out کیا، کیا تین سالوں کے اندر — ہم صرف یہ جاننا چاہ رہے ہیں۔ کیونکہ جس طریقے سے میں نے آپ کو point out کیا کہ یونان میں کشتی میں آگے پیچھے ہمارے سینکڑوں لوگ ڈوب گئے، مر گئے، اور جناب چیئرمین! پاکستان سے ہزاروں لوگ باہر چلے گئے۔ میرا کہنا صرف یہ تھا کہ کیا حکومت کسی ایک آدمی کو بھی سزا دلانے میں کامیاب رہی یا نہیں؟ تو بس یہ بتا دیں کہ تین سالوں میں کتنے لوگوں کو سزا ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب، جیسے کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اس میں جو FIA کے لوگ ہیں انہیں بھی سزا ہوئی ہے اور جو human smugglers پکڑے گئے ہیں، نہ صرف سزا ہوئی ہے بلکہ، پہلی دفعہ کوئی human smuggler یورپ میں special طور پر پکڑا گیا ہے۔ اس وقت اسپین میں ہمارے red notices جو تھے، وہ ہم بڑی دیر سے follow کر رہے تھے۔ ایک طریقہ کار ہے کہ بہت سارے human smugglers جو باہر بیٹھ کے یہ سارا کاروبار چلاتے ہیں، ان تک پاکستان کے قانون کے تحت پہنچنا اور انہیں پکڑ کر لانا ایک بڑا لمبا اور مشکل process ہے۔ red notices پر بہت سارے ممالک عمل نہیں کرتے، especially یہاں سے میں پاکستان کی نمائندگی کرتا ہوا اسپین گیا اور میں شکر گزار ہوں اسپین کی Interior Ministry کا کہ تین red notices پر سب سے پہلے عمل ہوا۔ اور ان میں سے ایک ہمارا جو focus ہے وہ human smugglers ہیں۔ اب جو exact سزائیں ہوئی ہیں وہ میں نے پہلے بھی بتا دیا، کہ FIA کو سزائیں ہوئی ہیں۔ اور human smugglers کے جو numbers ہیں وہ میں آپ کو exact کسی وقت دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، اس سے پہلے کہ میں دوسرا question لے لوں، چیئرمین باکس میں ہمارے معزز مہمان، Ethiopia کے سفیر ڈاکٹر جمال صاحب کی قیادت میں آئے

ہوئے جو مہمان ہیں، ہم ان کو ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ سوال نمبر ۳۰، یہ بھی deferred question ہے۔ جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

(Def.)* Question No. 30 **Senator Shahadat Awan: *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the details of FIA officials dismissed from service over their alleged collusion with human smugglers during the last three years?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

The Federal Investigation Agency (FIA) has dismissed 51 employees in the last three years for suspected collusion with human smugglers. A breakdown by year is as follows:

Year	Number of FIA Employee who were dismissed from service
2022	06
2023	04
2024	41
Total	**51**

In 2022, 6 FIA employees were dismissed for clearing passengers with forged documents at Islamabad and Karachi Airports. This was followed by 4 dismissals in 2023 for clearing a passenger with a fake passport at Multan Airport. Finally, in 2024, 41 employees were dismissed for their involvement in processing passengers related to the Greece boat incident.

Summary of Major Penalties Awarded to FIA Employees over their Alleged Collusion with Human Smugglers.	
Year	Number of FIA Employees who were Dismissed from Service.
2022	06
2023	04
2024	41
Total	**51**

Major Penalties Awarded to FIA Employees over their Alleged Collusion with Human Smugglers in 2024

Sr.#	Designation	Name	Date of Disposal	SCN/INQ Reference	Gist of Allegations	Detail
1	HC	Mr Muhammad Aqib HC Islamabad zone Ex-HC	7-Mar-24	ADG(N)/DP/NR/2023/HC/M Aqib/750-58	Cleared a passenger on forged documents by accepting bribe	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by Director Islamabad zone
2	SI	Ms Sameena Rasheed, SI FIA Immigration checkpost AIIAP Lahore	13-Aug-2024	DP-174(23)	She was found guilty of immigration clearance of 05 passengers by violating SOPs and was found in close contact with human smugglers. Moreover, an FIR was also registered against her due to her involvement in human smuggling	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA on 13.08.2024
3	LC	Ms Nimra Hameed FIA Islamabad Zone	30-Oct-24	DIZ/Admn/D-738/3941-3948	She was found involved in corrupt practices at immigration Airport Islamabad	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by Director Islamabad zone on 30.10.2024
4	HC	Mr Habib Ahmad Qureshi HC FIA Islamabad zone	30-Oct-24	DIZ/Admn/E-284/3949-3956	He was found involved in corrupt practices at immigration Airport Islamabad	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by Director Islamabad zone on 30.10.2024
5	HC	Mr Saeed Ullah HC FIA Islamabad Zone	30-Oct-24	DIZ/Admn/E-346/3957-3965	He was found involved in corrupt practices at immigration Airport Islamabad	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by Director Islamabad zone on 30.10.2024
6	SI	Mr Sajid Ismail SI	30-Dec-24	DP-143(23)	He while posted as Shift Incharge at Faisalabad Airport, he cleared 05 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
7	FC	Mr Kishwar Bukhari FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter User at Faisalabad Airport, she cleared 03 passengers of the Greece Boat Tragedy.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
8	FC	Mr Azhar Ali FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter User at Faisalabad Airport, he cleared 01 passengers of the Greece Boat Tragedy.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
9	FC	Mr Shoaib Muhammad FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter User at Faisalabad Airport, he cleared 01 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
10	FC	Mr Yousaf Ali FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Final Gate Official at Faisalabad Airport he cleared 05 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024

11	FC	Mr Rab nawaz FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Final Gate Official at Faisalabad Airport, he cleared 05 passengers of the Greece Boat Tragedy.	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30 12 2024
12	SI	Mr Suleman Liaqat SI	30-Dec-24	DP-143(23)	15 pessengers were cleared from SIAL airport during his shift.	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
13	HC	Mr Muhammad Nawaz Khan HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While being posted as Counter User at SIAL airport. He cleared 15 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
14	HC	Mr Ahsan Raza Shah HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While being posted as Counter User at SIAL airport. He cleared 15 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
15	FC	Mr Muhammad Umar FC	30-Dec-24	DP-143(23)	He entered wrong data in IBMS of a pax of Greece Boat Tragedy.	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
16	FC	Mr Hafiz Muhammad Shameim s/o Muhammad Aslam FC FIA Immigration SIAL	30-Dec-24	DP-143(23)	While being posted as Counter User at SIAL airport, he cleared 15 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
17	SI	Ms Hina Sehrish SI	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Shift Incharge at MIAP she cleared 03 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
18	SI	Mr Shahbaz ul hassan SI	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Shift Incharge at MIAP, he cleared 03 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
19	SI	Mr Abu Bakar SI	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Shift Incharge at MIAP, he cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
20	HC	Mr Zahid Iqbal HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Gate Checker at MIAP, he cleared 03 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30.12.2024
21	HC	Mr Asif Kha[illegible] HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Gate Checker at MIAP, he cleared 06 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30 12 2024
22	HC	Mr Muhammad Asif HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, he cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30 12 2024
23	HC	Mr Dan[illegible] [illegible]zal HC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Gate Checker at MIAP, he cleared 03 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of "**Dismissal from service**" by DG FIA On 30 12 2024

24	FC	Mr. Fahad Awan FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, he cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
25	FC	Mr. Muhammad Rizwan FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, he cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
26	FC	Mr. Abid Hussain FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, he cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
27	FC	Mr. Waseem Qaiser FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, he cleared 01 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
28	FC	Mr. Muhammad Shafiq FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, He cleared 01 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
29	FC	Mr. Perveiz akhtar FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, He cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
30	FC	Mr. Muhammad Talha Tanveer FC	30-Dec-24	DP-143(23)	While posted as Counter Official at MIAP, He cleared 02 passengers of the Greece Boat Tragedy	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
31	Insp	Ms. Shaista Imdad Inspector, FIA Karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 58 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
32	Insp	Ms. Nazish Sehar IP FIA Karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 35 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
33	Insp	Mr. Irfan Ahmed Memon Inspector FIA Karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, he allowed 33 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
34	Insp	Mr. Ibrahim Khan, Inspector FIA Karachi zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, he allowed 12 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human traficking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024

35	SI	Ms Nadia Perveen SI FIA Karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 43 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
36	SI	Ms Erum Yasir, SI FIA Karachi Zone, Iram	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 60 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
37	SI	Mr Aslam Rajper, SI FIA karachi Zone.	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, he allowed 57 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
38	SI	Ms. Saba Jaffery, SI FIA karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 37 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
39	SI	Ms. Shagufta Akbar SI FIA karachi Zone.	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, she allowed 12 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
40	ASI	Mr Syed Ahmer Hussain ASI, FIA karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, he allowed 05 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking.	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024
41	ASI	Mr Hidayat Ullah ASI FIA Karachi Zone	30-Dec-24	DP-143(23)	In connection with Greece Boat Tragedy, he allowed 38 pessengers through immigration from Pakistan to libya, inspite of the fact that Libya is famous for illegal human trafiicking	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by DG FIA On 30.12.2024

Major Penalties Awarded to FIA Employees over their Alleged Collusion with Human Smugglers in 2023

Sr.#	Designation	Name	Date of Disposal	SCN/INQ. Reference	Gist of Allegations	Detail
1	FC	Mr. Saad Anwer. FC FIA Islamabad Zone	1-Feb-23	No. DIZ/Admn/D-251/5414-16 Dated 31. 10. 2022	Involved in Case FIR No 209/2022. He assisted a pax who was travelling on fake passport.	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** vide office order letter No 28/2023 dated 01.02 2023 by Director Islamabad Zone
2	HC	Mr. Kamran Waheed s/o Waheed Ahmed Jamal. HC Karachi Zone	18-Oct-23	DP/E&D/DSKZ/09/2023B-3809-14 Dated 28.03.2023	Case FIR 05/2023 was registered against him as he allowed a pax to travel through forged/fake documents by accepting illegal Gratification	Awarded major penalty of **"Dismissal from Service "** by Director Karachi zone vide letter dated 18.10.2023
3	HC	Mr. Ahmed Umar. HC Karachi Zone	18-Oct-23	DP/E&D/DSKZ/09/2023B-3406-10 Dated 16.03.2023	Case FIR 05/2023 was registered against him as he allowed a pax to travel through forged/fake documents by accepting illegal Gratification	Awarded major penalty of **"Dismissal from service"** by Director Karachi zone vide letter dated 18.10.2023
4	FC	Mr. Adeel Ahmed Raja. FC AHTC Rawalpindi. ISB Zone	26-Dec-23	DIZ/Admn/E-375/4422-27	Cleared a passenger on forged documents	Major penalty of **"Dismissal from service"** by Director islamabad zone on 26.12.2023

Major Penalties Awarded to FIA Employees over their Alleged Collusion with Human Smugglers in 2022

S.#	Designation	Name	Date of Disposal	SCN INQ. Reference	Gist of Allegations	Detail
1	SI	Mr. Gulzar Ahmad SI FIA Circle Faisalabad Punjab.	19-May-22	SCN bearing No. DPL/Admn-L/426/2015 23889 dated 24.07.2017--	He cleared a pax on forged documents and was also in close contact with human smugglers.	Awarded major penalty of **"Dimissed from Service"** by DG FIA vide office order letter dated 19.05.2022.
2	ASI	Mr. Shahida Yasmeen ASI. Immigration Multan. Punjab Zone-II	30-Jun-22	No. DPZ-II/Admn/M-I-08/2022/5709-11 Dated 26.05.2022	She while posted as Shift Incharge Immigration Multan allowed pax to travel on forged documents	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** by Director Punjab Zone-II vide office order letter Dated 30.06.2022
3	HC	Mr. Muhammad Abbas HC. Immigration Multan. Punjab Zone-II	30-Jun-22	No. DPZ-II/Admn/M-II/43/2022/5715-17 Dated 26.05.2022	He while posted as General Checker allowed pax to travel on forged documents	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** by Director Punjab Zone-II vide office order letter Dated 30.06.2022
4	HC	Mr. Nazar Muhammad HC FIA Check Post Torkham. Peshawar	30-Jun-22	No. DPZ-II/Admn/O-II/43/2022/1557 Dated 26.05.2022	He while posted as General Checker allowed pax to travel on forged documents	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** by Director Punjab Zone-II vide office order letter Dated 30.06.2022
5	HC	Mr. Muhammad Ahsan HC, Immigration Multan. Punjab Zone-II	30-Jun-22	No. DPZ-II/Admn/N-II/57/2022/5703-05 Dated 26.05.2022	He while posted as General Checker allowed pax to travel on forged documents	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** by Director Punjab Zone-II vide office order letter Dated 30.06.2022
6	FC	Mr. Muhammad Waseem. FC Immigration Multan. Punjab Zone-II	30-Jun-22	No. DPZ-II/Admn/O-II/43/2022/1557 Dated 26.05.2022	He while posted as General Checker allowed pax to travel on forged documents	Awarded major penalty of **"Removal from Service"** by Director Punjab Zone-II vide office order letter Dated 30.06.2022

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: شکریہ، جناب چیئرمین! سوال نمبر ۱۳۰اس کا حصہ تھا لیکن سیکرٹریٹ نے مناسب سمجھتے ہوئے اس سوال کے دو حصے کر دیے، ٹھیک ہے۔ میں نے پچھلے سوال میں بھی پوچھا تھا،اس میں بھی پوچھا تھا، بات یہ تھی کہ چونکہ پاکستان میں سے اس طریقے کے لوگ بہت ناجائز طریقے سے باہر جا رہے ہیں۔ پاکستان کی بدنامی بھی ہو رہی ہے،لوگوں کا جانی نقصان بھی ہو رہا ہے۔ ان کے جو معاون لوگ ہیں، definitely جو لوگ seaport سے جاتے ہیں یا ایئرپورٹ سے جاتے ہیں، میں نے pertaining to immigration FIA سے میرے یہ دونوں سوالات تھے۔ اس میں وزیر موصوف نے یہ بتایا ہے کہ ان میں سے صرف 51 لوگوں کو dismiss کیا گیا ہے۔ حضور والا! جب تک میں آپ کو آپ کے سامنے یہ بتاؤں کہ انہوں نے یہ کہا کہ 2022 میں چھ، 2023 میں چار اور 2024 میں اکتالیس لوگ human trafficking میں ایف آئی اے والے ملوث پائے گئے،ان کو سروس سے dismiss کیا گیا۔ وزیر قانون صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں اور کامران مرتضیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تین چار اور بھی وکلاء یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، بات یہ ہے کہ یہ ایک تعزیری جرم ہے۔ جو اعانت کرتا ہے، جو مدد کرتا ہے، جو forge documents use کرتا ہے، جو لوگوں کو cross کراتا ہے۔ میرا تو کہنا یہ ہے کہ بندے کو نوکری سے نکالنا کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ 51 لوگ ہیں، ان کو نوکری سے نکالا ہے۔ بھائی! نوکری سے تب نکالا ہے کہ انہوں نے غلط کام کیا ہے، انہوں نے جرم کیا ہے۔ ان میں سے کتنے لوگ ہیں جن کو آپ prosecute کر کے سزا دلوانے میں کامیاب رہے ہیں؟ کم از کم میرے حساب سے یہ 51 لوگوں کی تو سزا بنتی تھی جن میں سے کسی ایک کو بھی سزا نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب! گزارش یہ ہے کہ dismissal ایک major punishment ہے۔ اس کے علاوہ بھی major punishments دی گئی ہیں۔ چونکہ question particularly dismissal کے بارے میں تھا۔ صرف 2024 میں 41 ہیں۔ حکومت کا focus نظر آتا ہے کہ کتنی accountability ان immigration اور ایف آئی اے کے لوگوں سے شروع کی گئی۔ اسی کے تناظر میں، میں نے کہا تھا کہ صرف

dismissal نہیں ہوئی، صرف major punishments نہیں ہوئیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ criminal کارروائی بھی ہوئی ہے اور criminal کارروائی میں ان ہی لوگوں میں سے 63 nominated تھے، 44 arrest ہوئے ہیں، صرف 16 acquit ہوئے ہیں۔ان acquittals کے against بھی ایف آئی اے نے تین higher courts میں appeal کی ہے۔ ایک طرف ان کے Challans اور دوسری طرف یعنی ہم ہر دو ہفتے بعد ان کا review کرتے ہیں۔ پہلے ہی لوگ گرفتار بھی ہوئے ہیں۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Order in the House. Please, Palwasha. Yes.

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! محکمانہ کارروائی ایک طرف جو اس سوال کا جواب تھا، محکمانہ کارروائی کے ساتھ ساتھ criminal کارروائی ہوئی ہے، گرفتار ہوئے ہیں، صرف dismiss نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مہمانوں کی گیلری میں سابق سینیٹر محترمہ رخسانہ زبیری صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! ایف آئی اے والوں کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے، human trafficking ہو یا جعلی دستاویزات کے حوالے سے ہو،وزیر صاحب! آپ نے یہاں پر جو لسٹ مہیا کی ہے، 51 لوگوں کو نوکری سے نکالا گیا ہے۔ جب میں لسٹ پڑھتا ہوں تو اس میں Head Constable, ASI اور SI شامل ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ Grade 17 سے اوپر کے کتنے افسران کو dismiss کیا گیا ہے، ان کے خلاف مقدمات کیے گئے ہیں یا نزلہ صرف ان چھوٹے بے چاروں پر گرتا ہے جن کا اتنا بڑا قصور نہیں ہوتا؟ کیونکہ جب تک افسران کی ملی بھگت نہ ہو تو چھوٹے اہلکار یہ نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب! گزارش یہ ہے کہ ہم نے بڑی محنت سے table بنا کر دیا ہے۔ اگر دنیش صاحب اس کو پڑھیں۔ ہر ایک کی تفصیل لکھی ہوئی ہے۔اس میں 17 Inspectors

بھی ہیں۔ اس میں Assistant Directors بھی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ کوئی بے چارے نہیں ہیں۔ یہ forefront پر، desk پر بیٹھے ہوئے غلط کام کرتے ہیں۔ اگر کسی کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو ہم عہدہ نہیں دیکھتے کہ کیونکہ یہ بے چارہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جرم جرم ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ جی۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب! یہ بے چارے نہیں ہیں۔ جس نے کیا ہے اسی کو سزا دی جا سکتی ہے۔ جو involve نہ ہو، اس لیے تو سزا نہیں دی جا سکتی کہ چھوٹے والے دس کو تو سزا دی تو دو بڑوں کو بھی دینی ہے۔ باقی ہم نے اس کا یہ طریقہ بنایا ہے اور کسی کو spare نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: وزیر صاحب نے کہا ہے کہ 16 لوگ بری ہوئے ہیں، ان کے خلاف حکومت ہائی کورٹ میں گئی ہے، appeal against acquittal داخل کی ہے۔ کیا وزیر صاحب مہربانی فرمائیں گے کہ وہ لسٹ ہمیں مہیا کر دیں۔ سیکرٹریٹ کو وہ list provide کر دیں تاکہ ایوان کو پتا چلے کہ کون سے لوگ ہیں جو بری ہوئے ہیں اور آپ نے 16 کی appeal against acquittal داخل کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! بالکل لسٹ دے دیں گے۔ میں نے کہا ہے کہ تین cases ہیں۔ تین کی ہم نے appeals دائر کر دی ہیں۔ ان appeals میں جو 16 acquit ہوئے ہیں، ان ہی کے خلاف۔ ہم اس کی لسٹ دے دیں گے کہ کس کس ہائی کورٹ میں یہ ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Deferred Question No. 102, Senator Kamran Murtaza Sahib.

(Def.)* Question No. 102 **Senator Kamran Murtaza: *Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that PIA has commenced International flight operations on certain routes which were previous non-operational, if so, details of new routes indicating also the duration for which said routes remained non-operational?*

Khawaja Muhammad Asif:

PIA has recently resumed flight operation to different International and Domestic routes, following the availability of aircraft and lifting of the EASA ban. Details of resumption of routes are as follows:

Route	Suspended	Resumption	Non-Operation Duration
Islamabad - Paris - Islamabad	Jul-2020	Jan-2025	4 Years & 5 Months
Lahore-Baku-Lahore	July-2023	Apr-2025	1 Year & 9 months
Turbat-Shariah-Turbat	Aug-2024	Jan-2025	4 Months
Turbat- Al Ain-Turbat	Jul-2024	Jan-2025	5 Months
Gwadar - Muscat - Gwadar	Nov-2023	Jan-2025	1 Year & 1 Month
Quetta - Jeddah - Quetta	Mar-2021	Aug-2024	3 Years & 4 Months
Faisalabad - Jeddah - Faisalabad	Mar-2021	Aug-2024	3 Years & 4 Months
Faisalabad - Madina - Faisalabad	Mar-2021	Aug-2024	3 Years & 4 Months
Lahore - Kuwait - Lahore	May-2024	Jan2025	7 Months
Karachi - Peshawar - Karachi	Dec-2023	Oct-2024	9 Months

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر کامران مرتضیٰ: میں نے پی آئی اے کے حوالے سے سوال پوچھا تھا۔ جو جواب آیا ہے، اس میں routes بھی بتائے ہیں۔ اس کی جو وجہ بتائی ہے کہ lifting of the EASA ban. ایک بات تو یہ ہے کہ EASA ban related to Europe تھا، چونکہ جو routes انہوں نے بتائے ہیں، وہ شارجہ کا بھی بتایا ہے، Al Ain کا بھی بتایا ہے، Muscat کا بھی بتایا ہے، جدہ کا بھی بتایا ہے۔ کیا ان routes سے EASA ban related تھا جن کے حوالے سے جواب دیا ہے۔

دوسرا، چونکہ ہم نے کچھ نئے routes resume کیے ہیں۔ اس عرصے میں ہمارے جہازوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ آیا ایسا تو نہیں ہے کہ چھوٹے علاقوں کے جیسے کہ ہمارے لیے کوئٹہ کی جو routes ہیں، ان کو cut کرکے اور پھر دوسرے جگہوں کو پورا کیا گیا ہے یا اس کے لیے جہاز بڑھائے بھی گئے ہیں؟ ان دو باتوں کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

جناب طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر نے جو سوال کیا ہے، سب سے پہلے تو میں یہ عرض کردوں کہ یہ دس وہ routes ہیں جن میں پی آئی اے کی سروس تقریباً سات مہینے کی مدت سے لے کر چار سال اور پانچ ماہ کی مدت کے درمیان بند رہی ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ جو انہوں نے خود ابھی ذکر کیا، یورپ کا ادارہ European Association of Safety Agency (EASA) کی طرف سے یورپ کی flights کے حوالے سے ایک ban تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ نقصان اگر airline کا ہوا تو وہ گزشتہ حکومت کے دور میں ہوا، اس وقت کے Aviation کے جو وزیر تھے، انہوں نے ایک statement دی کہ پی آئی اے کے اکثر Pilots کی اسناد جعلی ہیں۔ اس بنیاد پر نہ صرف پی آئی اے کو یورپی ممالک میں ban کیا گیا بلکہ جو Pakistani Pilots پوری دنیا میں مختلف Airlines میں کام کر رہے تھے، انہیں بھی وہاں سے نکال دیا گیا۔ یہ ایسا ایک بدنما داغ ہے جو ایک وفاقی وزیر کی طرف سے پی آئی اے پر لگایا گیا، وہ اس وقت انچارج وزیر تھا۔ جس سے نہ صرف پی آئی اے کو نقصان ہوا بلکہ عالمی سطح پر ملکی وقار بھی متاثر ہوا۔ اب الحمد للہ وہ ban ختم ہو چکا ہے، پیرس میں ہماری سروس شروع ہو چکی ہے اور دیگر یورپی ممالک میں بھی یہ سروس جاری ہے۔

حالیہ دنوں میں، موجودہ دور میں پی آئی اے کی privatization کی بھی بات کی گئی، اس تناظر میں فی الحال ابھی کوئی نئے جہاز تو نہیں خریدے جا رہے ہیں لیکن اس کی جو services ہیں جس میں دو تین چیزیں ہوتی ہیں وہ مختلف routes ہیں انہیں analyze کرنے کے لیے کہ route کتنا منافع بخش ہے اور اس کی اس وقت جو marketing صورت حال ہے وہ کیا ہے

اور اس route کے اوپر traffic trends کیا ہیں تو انہیں دیکھتے ہوئے بنیادی طور پر یہ routes decide کیے جاتے ہیں۔ جو دس destinations بتائی گئی ہیں اس میں کچھ ایسی ہیں جو اس ban کے زمرے میں آتی تھیں اور باقی ایسی ہیں جو میں نے کہا کہ travelling trends دیکھ کر شروع کی گئی ہیں کہ وہاں پر demand بہت زیادہ تھی، شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب! دو باتیں پوچھی تھیں دونوں کا جواب نہیں آیا، میں نے کہا کہ ban کا تعلق صرف یورپ سے ہے اور باقی جو routes آپ نے بتائے ہیں ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، دوسرا میں نے کہا کہ اس عرصے میں آپ نے یہ operation تو resume کر لیا لیکن جہاز کتنے بڑھے ہیں؟ آیا یہ جہاز کسی دوسرے چھوٹے routes سے تو نہیں نکالے گئے جیسے اسلام آباد تا کوئٹہ، کراچی تا کوئٹہ جن کو یہ سمجھتے ہیں یہ ان سے تو نہیں نکالے گئے۔ ان دونوں باتوں کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: Ban کی بات میں بڑی تفصیل سے بیان کر چکا ہوں اور میں عرض کر چکا ہوں کہ جو دس routes ابھی اس table میں دیئے گئے ہیں جس میں Islamabad- Paris ہے، Lahore- Baku ہے، Turbat- Sharjah ہے، Turbat- Al Ain ہے، Gwadar- Muscat ہے، Quetta- Jeddah ہے، Faisalabad- Jeddah ہے، Faisalabad- Madina ہے، Lahore- Kuwait ہے، Karachi- Peshawar ہے یہ وہ routes ہیں جو ban کی زد میں نہیں تھے لیکن میں نے جو عرض کی ہے کہ ہمیشہ کوئی بھی airline ہو وہ travelling trend دیکھ کر اپنے routes کو change کرتی ہے۔ ابھی aircrafts کی تعداد میں اضافہ نہیں ہو رہا لیکن جو travelling trend ہیں جہاں پر traffic کم ہے وہاں سے جہاز اس طرف divert کیے جاتے ہیں جہاں پر traffic زیادہ ہوتی ہے اور یہ صرف PIA ہی نہیں

یہ دنیا کی ہر airline کا جو operating procedure ہے اس کا mechanism یہی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ پر demand کم ہو تو اس وجہ سے یہ rerouting ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ، منسٹر صاحب! جس طرح سے آپ نے فرمایا کہ PIA پر جو ban لگا تھا وہ اس وقت کے وزیر کے بیان کی وجہ سے تھا کہ pilots کے پاس license نہیں ہے۔ اب موجودہ دور میں آپ کو 08 August کی یہی Paris flight کی ایک۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ Chair کو مخاطب کریں۔

سینیٹر دنیش کمار: چیئرمین صاحب! Paris میں 08 August کو یہی واقعہ Pakistan Airline کے ساتھ ہوا ہے، جس کی وجہ سے اب لگتا ہے کہ آپ کی حکومت میں بھی شاید ban لگے۔ PIA flight PK 734 is delayed for 55 hours in Paris. The flight was scheduled for departure on August 8th at 5:30 local time under the command of Captain Rizwan Ahmed and First officer Salahuddin Yousuf. During pre-departure check, a broken auto start engine shaft was detected by Cockpit Crew. Cockpit Crew نے detect کیا کہ ان کی auto shaft خراب ہے، وہ اڑ نہیں سکتا ہے اور پچپن گھنٹے وہاں کھڑا رہا۔ پچھلی حکومت پر تو آپ الزام لگا رہے ہیں مگر یہ آپ کی حکومت میں ہوا ہے تو اس کا کیا سد باب کریں گے؟ یہ بہت بڑا واقعہ ہے، جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! یہ واقعہ بڑا ضرور ہے لیکن یہ کوئی غیر معمولی نہیں ہے اور کسی بھی airline کی جو history ہے اس میں یہ ایک انتہائی معمولی واقعہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ airlines کے پاس سارے نئے جہاز نہیں ہوتے ہیں اور مسلسل زیرِ مرمت ہوتے ہیں اور ہر flight کے بعد ہر aircraft کی مکمل inspection کی جاتی ہے اور اگر اس میں کوئی بھی

ہے تو اس کا جائزہ لیا جاتا ہے اور یہ ایک نہیں متعدد مرتبہ ہوتا ہے اور ہر wear and tear airline کے ساتھ ہوتا ہے کہ بعض اوقات روانگی سے پہلے وہ آپ اکثر میڈیا پر بھی دیکھتے ہیں کہ فنی خرابی کی وجہ سے technical خرابی کی وجہ سے جہاز کی پرواز میں تاخیر ہوئی ہے، تو یہ ہوتا ہے اور اس کی reason کوئی administrative mismanagement نہیں ہے، یہ ایک purely technical fault تھا جسے درست کیا گیا اور اس کے بعد جہاز نے اڑان بھری۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی last question, Senator Mohammad Humayun Mohmand Sahib.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: چیئرمین صاحب، ابھی Honourable Minister نے reference دیا تھا 2020 کا کہ جب ایک بات ہوئی تھی ایک منسٹر صاحب نے بتایا تھا انہوں نے جو بات بتائی تھی سر وہ غلط نہیں تھی۔ سینیٹ میں اس پر بڑی بحث بھی ہوئی تھی، Standing Committee کے اندر بھی بحث ہوئی تھی کہ PIA کے ایسے بہت سارے pilots تھے جنہوں نے contest نہیں کیا بلکہ وہ غائب ہو گئے تھے۔ تو یہ کہنا کہ اس وقت may be ان کے کہنے کا طریقہ میں شاید فرق ہو گا لیکن انہوں نے بات غلط نہیں کی تھی اور یہی وجہ تھی کہ چار سال ساڑھے چار سال ban ہوا تھا otherwise آپ اپنی چیزیں فوراً کر لیتے ہیں۔ لیکن میرا سوال یہ تھا کہ ابھی جیسے سینیٹر کامران صاحب نے پوچھا تھا آپ اپنے جواب میں ایسا لکھ رہے ہو اور جو آپ نے 10 بتائے ان میں سے صرف ایک کا EASA سے تعلق ہے مطلب آپ صرف 10% کی basis پر آپ پورا sentence کر رہے ہو کہ following the availability of aircraft and lifting of the EASA ban. So that means it looks, اگر اس کو دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے کہ سارا کا سارا ہی EASA کی وجہ سے ہوا تھا جب انہوں نے lift کر دیا تو ساری چیزیں ٹھیک ہو گئیں۔ اس میں آپ کے 2024 ہے 2025 ہے 2024 ہے 2025 ہے 24,25 ہے 90% تو آپ لوگوں کی وجہ سے اور جو یہ بات کر رہے ہیں کہ یہ کوئی خاص بات نہیں ہے صرف معمول ہے، جب نالائق لوگ ہوں گے تو یہ معمول ہو جاتا ہے otherwise آپ کا aircraft وہاں لگ نہیں سکتا اگر اس کی چیز ٹوٹی ہوئی ہو، وہاں پر کھڑا نہیں کر سکتے، اس کو hangar پر کھڑا ہونا چاہیے، یہ طریقہ ہوتا ہے۔ یہ طریقہ نہیں ہوتا کہ جہاز

میں جتنے بھی passenger ہوں ان کو پچپن گھنٹوں کے لیے کھڑا کر دیں اور ان کے لیے کوئی compensation نہ ہو، کتنے لوگوں کی آگے کتنی important چیزیں ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے سابقہ دور حکومت کی وہ خامی، میرا خیال ہے کہ جو ایک حقیقت میں نے بیان کی وہ سینیٹر صاحب کی طرف سے محسوس کی گئی۔ بات یہ ہے کہ جب ایک وفاقی وزیر Floor of the House پر پاکستان کے ایک ادارے کے خلاف statement دیتا ہے تو اس کی آواز پوری دنیا میں جاتی ہے، اس کے بعد آپ اپنے بند کمرے میں، Standing Committee میں جو مرضی کرتے رہیں اس کی آواز پوری دنیا میں نہیں جاتی۔ آپ اسے Standing Committee میں لے جائیں، آپ اسے جہاں مرضی لے جائیں، آپ اسے لے کر گئے ہوں گے میرا اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن اس وزیر کی صرف ایک statement نے پوری دنیا میں PIA کو اور جہاں جہاں Pakistani pilots تھے نہ صرف ان کی ساکھ کو خراب کیا بلکہ وہ لوگ اپنی نوکریوں سے بھی گئے اور جب آپ نے کہا کہ وہ لوگ ادھر ادھر چھپ گئے تو یہ بھی بالکل غلط بیانی ہے۔

دو سو لوگوں کے اوپر اگر الزام لگایا گیا تو اس میں سے سات یا آٹھ لوگ تھے جن کی ڈگریاں جعلی نکلیں۔ آج پھر وہ اسی بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ شاید وہ سارے لوگ جعلی تھے، وہ بالکل نہیں تھے، میں بالکل اس کی صریحاً اس کی میں یہ کہوں گا کہ condemn کروں گا اس بات کو کہ آپ Pakistan National Airline کے pilot تھے اور پاکستان کے وہ نامور pilots جو پوری دنیا میں مختلف airlines میں کام کر رہے ہیں ان کے اوپر آپ شکوک و شبہات والے بیانات دیں، پہلی بات تو یہ جناب۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن routes کا ذکر کیا گیا اور Honourable Senator نے دوبارہ ان کا نام لیا میں بڑی وضاحت سے بتا چکا ہوں کہ ان routes کا تعین کن grounds پر کیا جاتا ہے اور traffic trend, travelling trends ان سب کو دیکھتے ہوئے ہر airline routing کا فیصلہ کرتی ہے، PIA کے ساتھ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اور آخری بات یہ ہے کہ جس ban کی بات ہوئی ہے وہ بھی اس table میں شامل ہے۔ باقی کچھ internal routes ہیں اور کچھ وہ ہیں جہاں پر کافی frequent travelling ہوتی ہے اور ان کو دیکھتے ہوئے یہ سارا data جو میں نے آپ کو دیا ہے اس کے مطابق جہاز چلائے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ Question No. 1 بھی مؤخر شدہ ہے، یہ سینیٹر عبدالشکور صاحب کی طرف سے آیا ہے اور اس کا جواب بھی نہیں آیا تو اس کو defer کیا جاتا ہے۔

Question No.5 یہ بھی مؤخر شدہ سوال ہے، جی سینیٹر انوشہ رحمان صاحبہ۔

(Def.) Question No. 5 **Senator Anusha Rahman Ahmad Khan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

> *(a) the criteria for registration and operation of Daycare Centers in Islamabad indicating any financial assistance or subsidies provided to such facilities, if so, the details thereof; and*
>
> *(b) steps taken or being taken by the Government to ensure the provision of quality childcare services at Daycare Centers?*

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) & (b) The Establishment of Day Care Centres is the responsibility of Federal Government **under Section 3** of the Day Care Centres Act, 2023 **(Annex-A).** The Federal Government may by notification in the Official Gazette make rules for carrying out the purpose of this Act **(Section 8 of this Act).** Ministry of Interior & Narcotics Control will help in the implementation of this Act as and when, the Federal Government make rules to implement this Act in ICT.

Annxure-A

THE DAY CARE CENTRES ACT, 2023

CONTENTS

1. Short title, extent and commencement.
2. Definitions.
3. Establishing day care centre.
4. Punishment for non-compliance.
5. Cognizance of an offence.
6. Application of the provisions of the Code.
7. Removal of difficulties.
8. Power to make Rules.

THE DAY CARE CENTRES ACT, 2023

ACT NO. OF 2023

[15th June, 2023]

AN

ACT

to provide for the facility of day care centres in public and private establishments

WHEREAS, it is expedient to provide for the facility of day care centres in public and private establishments and for the purposes connected therewith and ancillary thereto;

It is hereby enacted as follows:—

1. Short title, extent and commencement.— (1) This Act shall be called the Day Care Centres Act, 2023.

(2) It extends to the Islamabad Capital Territory.

(3) It shall come into force at once.

2. Definitions.— In this Act, unless there is anything repugnant in the subject or context,—

(a) "Code" means the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898);

(b) "day care" means child care during the day when the parents work; and

(c) establishment" means and includes any public, private, autonomous, semi-autonomous, corporation, body, society under the Societies Registration Act, 1860 (XXI of 1860) any club, any small and medium enterprise, any NGO, etc.

THE PAKISTAN CODE

3. Establishing day care centre.—(1) The Federal Government shall ensure the establishment of day care centre at all those establishments having at least seventy employees.

(2) All private establishments having at least seventy employees shall ensure the establishment of day care centre at their premises to provide benefit to their employees.

4. Punishment for non-compliance.— Whosoever does not comply to the provisions of this Act shall be given one warning in writing and in case of further non-compliance shall be punished with fine which may extend to one hundred thousand rupees. In case of further non-compliance, the person concerned shall be punished with imprisonment for six months.

5. Cognizance of an offence.— Notwithstanding anything contained in the Code, an offence punishable under this Act shall be trial under the Code by the magistrate of first class.

6. Application of the provisions of the Code.— Any proceedings under this Act shall be carried out in accordance with the relevant provisions of the Code.

7. Removal of difficulties.— If any difficulty arises in giving effect to any provision of this Act, the Federal Government may make such order not inconsistent with the provisions of this Act as may appear to be necessary for the purpose of removing such difficulty.

8. Power to make Rules.— The Federal Government may, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act.

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: بہت شکریہ Honourable Chair, میرا معزز وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ day care centers بنانے کی ذمہ داری Interior Minister کے پاس کیوں آتی ہے۔ Interior Ministry کا day care centers کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا ہے potentially? So, the legitimacy of putting it here makes it a little bit more questionable in the sense because making day care centers in public and private sector یہ تو اداروں کا کام ہے۔ تو ہر relevant Ministry ہے، department ہے، ان کے نیچے جو ادارے آ رہے ہیں یہ ان کی ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ day care centers کو بنائیں۔

دوسرا یہ کہ، Federal Government میں اب تک کتنے day care centers ہیں جو اس قانون کے بننے کے بعد بن چکے ہیں اور اگر نہیں بنے تو ان کے اوپر کیا اقدامات لیے گئے ہیں۔

اور تیسرا یہ کہ، 70 employees کا نمبر تو بہت زیادہ ہوتا ہے، اگر یہ پانچ یا دس بھی خواتین پنجاب میں تو ہم نے اس کو بہت چھوٹا نمبر رکھا تھا جب initially ہم نے یہ programme شروع کیا تھا۔ تو کیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ جہاں پر پانچ خواتین ایسی ہوں جو کہ مستقل ملازمت میں ہوں تو ان کے لیے day care centers کی سہولت فراہم کر دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! Interior کا اس لیے کہ کیونکہ ICT جو ہے وہ Interior میں ہے اور administrative grounds پر ساری implementation ICT کرے گی اور CDA کرے گی۔ تو اُس اعتبار سے یہ question آیا تھا۔ اس وقت اُس کی صورت حال یہ ہے کہ اس کے Rules بننے کے لیے Human Rights کے پاس ابھی pending ہے ۔ تو جیسے ہی اس کے Rules بنیں گے تو جو سینیٹر صاحبہ نے question اُٹھایا ہے کہ کتنی خواتین ہونی چاہیں، تو میرا خیال ہے کہ وہ بھی وہاں deliberate ہوگا۔ اس کے بعد جو Rules بنیں گے تو اُس کے بعد اس کی implementation شروع ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر قراۃ العین صاحبہ۔

سینیٹر قراۃ العین مری: بہت شکریہ ڈپٹی چیئرمین صاحب۔ یہ سوال میرے دل کے بہت قریب ہے کیونکہ پچھلے دور میں یہ Bill میں نے ہی pass کروایا تھا۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Please order in the House.

سینیٹر قراۃ العین مری: میں آپ سب کی توجہ چاہوں گی۔ بہت شکریہ۔ اس Bill کو pass کروانے کی وجہ یہ تھی کہ خواتین کا workforce میں maximum participation ہماری GDP کو help کرے گا۔ لیکن problem یہ آتا ہے کہ دو سال بعد تک Rules نہیں بنے۔ آج بھی ہم private institutions کو تو چھوڑ دیں لیکن جب ہم airports پر جاتے ہیں، which are government institutions تو وہاں پر civil aviation کی ساری خواتین رو رہی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے بچے کہاں چھوڑ کر آئیں۔

It’s been two years the government has failed to make even one daycare center not in private institutions and ICT but even in government owned institutions.

تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ Rules بنانے میں مزید کتنا وقت لگے گا؟ یہی سوال میں نے honourable Minister *Sahib* سے کوئی چھ مہینے پہلے بھی کیا تھا پر اُس کی کوئی progress نہیں پتا چلی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر طلال صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب! ان شاء اللہ next six months میں اس کا سارا Rules and setup, چونکہ یہ ایک بہت vast کام ہے تو اس لیے next six months میں ان شاء اللہ یہ implement ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: بہت بہت مہربانی چیئرمین صاحب۔ جناب! یہ میرا موخر شدہ سوال عزت مآب منسٹر صاحب سے تھا۔ سوال یہ تھا کہ۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کون سا سوال نمبر ہے؟

سینیٹر دوست محمد خان: سوال نمبر 22 ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ سوال ابھی نہیں آیا۔ ابھی جو سوال سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان کی طرف سے ہے، فی الحال وہ چل رہا ہے جو موخر شدہ سوال نمبر 5 ہے۔ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔ آپ سوال کریں۔

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب! آپ نے کہا کہ اسلام آباد کے تمام ادارے ICT کے under آتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ Human Rights کی خدمات بھی آپ نے دینی ہیں، lodges کی تعمیر بھی آپ نے کرنی ہے۔ یہ اتنا بڑا بوجھ ہے تو please آپ بتا دیں کہ جیسے آپ نے اس platform پر کہا کہ چھ ماہ کے اندر Rules بن جائیں گے۔ تو کیا آپ اس بات پر قائم ہیں؟ اور چھ ماہ بعد اگر نہیں بنتے تو اس کا کیا سد باب ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ایک legal question دو معزز ممبران نے اُٹھایا کہ Ministry of Interior ہی کیوں اس کا جواب دے اور کیوں Ministry of Interiorہر جگہ پر ہے۔ جناب! Islamabad Capital Territory کی legal اور قانونی حیثیت بڑی unique ہے۔ دارالخلافہ ہونے کی وجہ سے Islamabad Capital Territory کسی صوبے کا حصہ نہیں ہے۔ کئی ملکوں میں یہ model ہے کہ Capital territory کا اپنا independent تشخص یا حیثیت ہوتی ہے اور کئی ممالک میں وہاں پر ایک independent state یا province کے طور پر اُسے لے لیا ہے، جیسے کہ ہمارے ہمسایہ ملک میں اور کئی دوسرے ملکوں میں بھی ہے۔ ہمارے ہاں ICT کا word use کیا جاتا ہے، Islamabad Capital territory اور وہ یہ دو قوانین جو 1962 اور 1964 میں pass کیے گئے، ان قوانین کے تابع Capital Territory govern ہوتی ہے۔

اُس کا master plan CDA کی ذمہ داری ہے اس لیے آپ کے lodges کی مرمت، سڑکوں کی مرمت اور master plan اور تعمیرات کا ذمہ Capital Development Authority کے پاس ہے۔ جو یہاں کا law and order ہے، جو governance ہے، جو یہاں کی local government ہے، جو سارے ادارے یہاں پر قائم ہیں، اُن کی implementation اور عمل در آمد Islamabad Capital Territory کی administration میں جو اسلام آباد کے Chief Commissioner ہیں، وہ اس Capital Territory کے Chief Executive ہیں۔ بالکل اُسی طرح جس طرح صوبوں میں Chief Secretaries ہوتے ہیں اور وہ Ministry of Interior کو report کرتے ہیں۔ تو وزارت داخلہ کے جو وزیر اور جو secretary ہیں، وہ جواب دہ ہیں جس طرح صوبائی حکومتوں میں Chief Secretary اور وزیر اعلیٰ جواب دہ ہوتے ہیں۔

یہ Islamabad Capital Territory کا ایک انتظامی ڈھانچہ ہے۔ تو اس وجہ سے بار بار نظریں وزارتِ داخلہ پر جاتی ہیں اور اسی وجہ سے میرے بھائی طلال چوہدری صاحب زیادہ تر کھڑے ہو کر آپ کے سوالوں کا جواب دے رہے ہوتے ہیں۔

He is not wearing too many caps. It is because of that particular legal status which Islamabad Capital Territory enjoys and the administration's attachment to the Ministry of Interior

کہ اُنہیں ہر چیز کا جواب بھی دینا پڑتا ہے اور وہ اُس کے لیے کسی حد تک ذمہ دار بھی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر چھ ماہ میں یہ نہ ہوا، تو پھر آپ بھی یہاں پر ہیں، ہم بھی یہاں پر ہیں اور طلال چوہدری بھی یہاں پر ہے۔ یہ ان شاء اللہ ہوگا اور میں خود اس سارے process میں بطور وزیر انسانی حقوق کے اس میں Involve بھی ہوں۔ ہمارے لیے یہ بہت اچھا ہے۔

ابھی سینیٹر انوشہ رحمان صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ وہی replicate کریں جو ہم نے پنجاب میں 2012 میں کیا تھا۔ جی بالکل، ہم نے اُس model کو بھی study کیا ہے۔ Rules بننے میں اسی لیے تھوڑا time آیا تھا کہ ہم نے صوبوں سے بھی کچھ مشاورت کی ہے کہ اُن کے کون سے ایسے models ہیں جو successful ہیں، کتنے number of employees پر یہ چلتا ہے اور اُس کے اخراجات کا تخمینہ کیا ہے۔ اسی لیے تھوڑا سا time لگا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی اچھا کام کرنے سے پہلے سوچ لو، اُس میں بھلا ہوتا ہے۔ کرنے کے بعد نقصان اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی last question ہے۔ جی پلوشہ خان صاحبہ۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ میرا سوال ہے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ Chairman CDA ہی Chief Commissioner ہو۔ Already CDA کے پاس اتنے اختیارات ہیں اور اتنے کام ہیں جو وہ خود ہی نہیں کر سکتے۔ آگے انہوں نے اسلام آباد کلب سے آگے جو پل بنایا ہے، تو انہوں نے سارے نالے چھپت دیئے جس کی وجہ سے کئی embassies ڈوب گئی ہیں۔ اُن کو اپنا کام کرنے دیں۔ آپ کیوں اُن کو Chief Commissioner بناتے ہیں، پورے پاکستان میں کیا کوئی اور competent شخص نہیں ہے جو اسلام آباد کا Chief Commissioner بن سکے۔ جب ساری ٹوپیاں ایک ہی سر پر پہنائی جائیں گی تو یہی ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! ایک تو CDA کا چیئرمین ہی نہیں ہے، اُس کا پورا ایک board ہے اور یہ ایک بڑا اچھا question جو کہ غلط فہمی پر مبنی ہے اور بہت سارے social media پر بھی اس پر چیزیں چل رہی ہیں۔ Jinnah Square جو کہ Serena کے بالکل سامنے بنایا گیا ہے جس میں دو underpass ہیں، overhead bridge ہے جس میں چودہ کلومیٹر کی road ہے۔ یہ فروری میں مکمل ہوا۔ اس کے بعد اِس پورے چودہ کلومیٹر میں سے کوئی underpass, overhead یا structure میں کسی قسم کا کوئی فرق یا damage نہیں ہے۔ چودہ کلومیٹر میں سے ساڑھے تین میٹر کا ایک area جس میں سے SNGPL کی ایک pipeline گزرتی تھی، اُنہوں نے اُس پر repair work کیا اور اس کے بعد میں یہ exactly بتا رہا ہوں کہ تین سے پانچ میٹر کے درمیان، exact ساڑھے تین میٹر ہے، اُس چودہ کلومیٹر کی ایک sideline پر اُس کا repair work ہوا۔ ہم نے جو Public Accounts Committee ہے، جناب چیئرمین! اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ question ہونا ہے تو میں ایک video جو کہ اُس سے بالکل اگلے دن کی تھی جس دن کہا گیا کہ پانی کھڑا ہو گیا، جو کہ ایک آندھی کے نتیجے میں درخت drainage میں آنے کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ وہ پوری ہم نے دکھائی اور وہاں یہ کہا گیا کہ یہ شاید AI ہے یعنی Artificial Intelligence سے بنی ہے۔ جناب! جب اچھا کام کیا گیا ہو تو AI ہی لگتا ہے۔ یہ یہاں سے ڈیڑھ کلومیٹر ہے اور میں تو یہ چاہوں گا کہ سارے تشریف لائیں، ویسے روز وہیں سے گزرتے ہوں گے کہ وہاں کتنا فائدہ ہوا ہے۔ نہ صرف وہ کم time میں مکمل ہوا، کم cost میں مکمل ہوا اور environment friendly بنایا گیا۔ پھر آخر میں چھ مہینے بعد ایک دن diplomatic enclave میں کچھ پانی کھڑا ہوا تو کہا گیا کہ جی یہ اس پل کی وجہ سے کھڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ آٹھ بارشیں، اور میں اُن بارشوں کی بات کرتا ہوں جن کی مقدار 50mm سے زیادہ تھیں، اُن آٹھ بارشوں میں کبھی پانی کھڑا نہیں ہوا تھا اور جولائی میں نویں بارش کے بعد کچھ پانی کھڑا ہوا، وہ bridge جو فروری میں مکمل ہوا تھا، اس کے متعلق ایسا کہا گیا۔ بھائی بات یہ ہے کہ اگر کام time پر بھی ہوا ہو، quality پر بھی ہوا ہو اور اُس کے بعد سارے standards maintain کیے ہوں اور میں challenge کرتا ہوں پورے

ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں بلاوجہ کی point scoring مت کریں، جہاں پر credit due ہے وہ دیں۔ گزارش یہ ہے۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلال بدر: میں نے تسلی سے سنا ہے ناں۔ سوال کوئی اور تھا۔ میں challenge کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: معزز سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ، جی پلیز۔

سینیٹر محمد طلال بدر: اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں۔ میں as a Minister خود اجازت لے کر PAC میں گیا۔ میں کسی standing committee میں کسی جگہ پر، کسی میڈیا پر challenge کرتا ہوں، بیس سال بعد اسلام آباد کے infrastructure میں پہلی مرتبہ شہباز شریف صاحب کے ہوتے ہوئے اضافہ ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ میں ہر ایک کا PPRA rules ہوں ان کا design ہو، اس کی implementation ہو اور اس کے بعد میں اپنی معزز ممبر کو کہوں گا کہ میرے ساتھ چلیں، ایک کلومیٹر دور ہے، دیکھیں تو سہی کہ کیسے bridges بنتے ہیں اور کیسے چلتے ہیں۔ آپ جب مرضی time رکھیں لیکن میری گزارش ہے جہاں کمی کوتاہی ہوگی مانیں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Please order in the House.

سینیٹر محمد طلال بدر: لیکن جہاں کمی کوتاہی نہیں ہے، جہاں پر بہترین کام ہوا ہے، جہاں پر speed کوئی match نہیں کر سکتا تو speed match نہ کرنے کو ایسے point scoring نہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، اس پر منسٹر صاحب۔ ایک منٹ۔ تین question ہو گئے۔ دیکھیں بڑا مفصل جواب حکومت کی طرف سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کمیٹی بنانے کے لیے بھی تیار ہیں۔ جی، سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، ایک منٹ، میں مائیک کھلوادوں گا۔ آپ تسلی رکھیں۔ جی، سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ۔ جی مائیک پلوشہ خان صاحبہ کو دے دیں۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ Mic کے بغیر بھی میرا گلا اس قابل ہے کہ میں پورے پاکستان کو سنا سکتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں ان کا challenge قبول کرتی ہوں۔ پہلا سوال یہ تھا کہ Chief Commissioner کیوں Chairman, CDA ہیں؟ دوسرا سوال speed جو ہے وہ اتنی تیزی سے چل رہی تھی Iran Avenue میں کئی کئی فٹ، میں روز خود گزرتی ہوں۔ میں ان کو challenge کرتی ہوں، یہ آئیں۔ وہاں کتنے کتنے کھڈے جو ہیں، compaction ہی نہیں ہوئی اور اتنے اتنے بڑے dips بن گئے کہ گاڑیاں اچھلتی ہیں۔ وہ speed یوں گئی، پھر نیچے گئی اور پھر گاڑی اوپر اچھلی تو speed کو control کرنا ہوتا ہے۔ اسی لیے آج کل NHA ایک سو چالیس سے اوپر لوگوں پر FIR کاٹ رہی ہے۔ بے ہنگم speed کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب والا! ، آپ یہ بھی بتائیں کہ اگر اتنا اچھا کام ہے کہ چند ماہ پہلے Iran Avenue بنا ہے why it has depressed in places جگہ جگہ سے it has sunk in اور یہ بھی بتائیں میرا سوال تھا وزیر صاحب سے کہ Chief Commissioner کے لیے کوئی اور آپ کو موزوں بندہ نہیں ملتا کہ ساری ٹوپیاں ایک ہی شخص کو دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! مسئلہ bridge اور underpass کا نہیں ہے۔ مسئلہ Chief Commissioner کا ہے۔ دیکھیں ناں مقصد ہے کہ وہ speed انہیں لگ رہی ہے۔ چیئرمین صاحب بہترین officer ہے۔ یہ انتظامی معاملہ ہے اور انتظامی معاملے پر Ministry اور حکومت فیصلہ کر سکتی ہے کہ کس کو ایک time پر کون کون سی assignments دینی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پلوشہ صاحبہ بات سنیں انہوں نے آپ کو بڑی زبردست کمیٹی بنانے کی offer بھی دی ہے۔ اس کے بعد حکومت کی طرف سے۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے Iran avenue کی یہ جو بات کرتے ہیں چیئرمین صاحب، مسئلہ پتا کیا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ بنتی چیزیں وہاں ہی ہیں جہاں مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہوتی ہے یعنی پہلے کبھی آپ دیکھیں ناں کہاں جاتا تھا خزانہ Metro بنے، Orange Line بنے۔

Mr. Deputy Chairman: No crosstalk please.

سینیٹر محمد طلال بدر: موٹر وے بنے، ہوائی اڈے بنے۔ اچھا مجھے بتائیں باقی حکومتوں میں کیا ہوتا رہا ہے اور بنتی بھی کم time میں ہے۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب آپ سوال کریں تو اس کا جواب بھی سنا کریں۔

سینیٹر محمد طلال بدر: اس کے بعد یعنی تین Metros پاکستان کی تاریخ کی کتنی، ستائیس ستائیس کلومیٹر لمبی، اسلام آباد سے راولپنڈی، ملتان، لاہور۔ جناب والا! صرف ایک ستائیس کلومیٹر سے کم، Peshawar Metro یہ نوّے ارب میں تین بنی ہیں اور وہ ابھی سو ارب سے زیادہ ہے جو ابھی تک بنی نہیں ہے۔ جناب والا! نقل کے لیے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے ہم تو دینے کے لیے تیار ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ ایک Iran Avenue اور اسلام آباد کا infrastructure یہ ابھی تو شروع ہے۔ ابھی تو پہلا ڈیڑھ سال ہے۔ اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ جتنی infrastructure میں بہتری پچھلے چالیس پچاس سال میں نہیں آئی وہ آئے گی اور صرف speed نہیں ہے۔ یہ شہباز شریف صاحب کے ہوتے ہوئے speed, quality and محسن اور شہباز شریف صاحب کا combination speed بھی ہے quality بھی ہے اور میں challenge کرتا ہوں کام کرتے رہیں گے اس طرح کے طعنوں سے نہیں رکیں گے اور پل بنتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال نمبر۔9 یہ بھی موخر شدہ سوال ہے۔ سینیٹر عبدالشکور صاحب موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو defer کرتے ہیں۔ مؤخر شدہ سوال نمبر 19، سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ جی، سوال نمبر 17، سینیٹر سید مسرور احسن صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر۔18 سینیٹر سید

مسرور احسن صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 19، سینیٹر پلوشہ خان صاحبہ۔ جی پلیز۔Mic کھول دیں جی۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! پہلے اگلا سوال لے لیں۔ دو منٹ مجھے دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، سوال نمبر 21، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

*Question No. 21 **Senator Shahadat Awan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state number of rape cases registered in the ICT since 1-1-2021 alongwith present status of each case indicating also the number of persons arrested, challaned and convicted in said cases?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

It is submitted that as per reports obtained from all Police Stations of Islamabad through Zonal Superintendent of Police, during the period from 01.01.2021 to 20.06.2025, total 567 cases of rape were registered and 625 accused were arrested.

Out of 567 cases, 485 cases were challaned, 80 accused were convicted, 23 accused were acquitted and accused in 406 cases are still facing trial in the competent courts.

29 cases are under investigation and will be concluded as soon as possible.

Detail of cases is attached as Annex-A. Moreover, supplementary material is attached as Annex-B.

Annex-A

CHILD MISSING AND SEXUAL ABUSE (TOTAL)

Zone	Year	Cases Registered	Number of male victim(child)	Number of Female victim(child)	Accused Arrested	At Large	Challan	Convicted	Under Trial	Acquitted
Soan Zone	2022	17	6	11	18	2	14	0	13	1
	2023	17	6	12	19	9	14	0	14	0
	2024	22	7	15	20	5	16	0	16	0
	2025	9	7	4	4	9	4	0	5	0
City Zone	2022	27	18	11	20	6	14	0	12	2
	2023	30	16	14	25	1	22	4	18	0
	2024	34	17	17	34	3	27	0	30	0
	2025	19	13	6	1	0	1	0	1	0
I-Area Zone	2022	12	6	6	11	0	5	0	4	1
	2023	13	8	5	20	2	9	0	9	0
	2024	8	3	5	5	0	4	0	4	0
	2025	4	0	4	0	0	0	0	0	0
Rural	2022	27	12	11	18	0	18	1	10	12
	2023	32	13	20	25	2	24	2	18	7
	2024	35	22	13	26	1	20	0	15	7
	2025	10	4	6	4	2	3	0	4	1
Saddar Zone	2022	59	29	32	44	4	45	2	40	3
	2023	30	14	17	28	4	23	4	18	1
	2024	39	29	13	29	16	27	0	27	1
	2025	22	16	6	6	9	6	1	8	0
Total all Zones	2022	142	71	71	111	12	96	3	79	19
	2023	122	57	68	117	18	92	10	77	8
	2024	138	78	63	114	25	94	0	92	8
	2025	64	40	26	15	20	14	1	18	1
Grand Total		466	246	228	357	75	296	14	266	36

Annex-B

CHILD SEXUAL ABUSE

Zone	Year	Cases Registered	Number of male victim(child)	Number of Female victim(child)	Accused Arrested	At Large	Challan	Convicted	Under Trial	Acquitted
Soan Zone	2022	11	4	7	11	1	10	0	9	1
	2023	8	3	5	9	1	9	0	9	0
	2024	15	4	11	14	4	12	0	12	0
	2025	4	3	1	4	4	4	0	4	0
City Zone	2022	4	2	1	4	0	4	0	2	2
	2023	7	5	2	9	0	8	2	6	0
	2024	4	2	2	8	0	7	0	7	0
	2025	2	1	0	0	0	0	0	0	0
I-Area Zone	2022	6	1	5	10	0	4	0	4	0
	2023	8	4	4	19	2	8	0	8	0
	2024	5	2	3	5	0	4	0	4	0
	2025	2	0	2	0	0	0	0	0	0
Rural	2022	18	7	11	16	0	16	1	10	7
	2023	20	6	14	20	0	20	2	17	0
	2024	20	11	9	22	0	16	0	12	0
	2025	5	2	3	4	1	3	0	4	0
Saddar Zone	2022	31	17	14	33	3	33	2	28	3
	2023	9	2	7	14	0	13	4	8	1
	2024	16	14	5	17	7	15	0	15	1
	2025	5	3	2	3	3	3	1	4	0
Total all Zones	2022	70	31	38	74	4	67	3	53	13
	2023	52	20	32	71	3	58	8	48	1
	2024	60	33	30	66	11	54	0	50	1
	2025	18	9	8	11	8	10	1	12	0
Grand Total		200	93	108	222	26	189	12	163	15

Annex-C

CHILD MISSING DATA										
Zone	Year	Cases Registered	Number of male victim(child)	Number of Female victim(child)	Accused Arrested	At Large	Challan	Convicted	Under Trial	Acquitted
Soan Zone	2022	6	2	4	7	1	4	0	4	0
	2023	9	3	7	10	8	5	0	5	0
	2024	7	3	4	6	1	4	0	4	0
	2025	5	4	3	0	5	0	0	1	0
City Zone	2022	23	16	10	16	6	10	0	10	0
	2023	23	11	12	16	1	14	2	12	0
	2024	30	15	15	26	3	20	0	23	0
	2025	17	12	6	1	0	1	0	1	0
I-Area Zone	2022	6	5	1	1	0	1	0	0	1
	2023	5	4	1	1	0	1	0	1	0
	2024	3	1	2	0	0	0	0	0	0
	2025	2	0	2	0	0	0	0	0	0
Rural	2022	9	5	0	2	0	2	0	0	5
	2023	12	7	6	5	2	4	0	1	7
	2024	15	11	4	4	1	4	0	3	7
	2025	5	2	3	0	1	0	0	0	1
Saddar Zone	2022	28	12	18	11	1	12	0	12	0
	2023	21	12	10	14	4	10	0	10	0
	2024	23	15	8	12	9	12	0	12	0
	2025	17	13	4	3	6	3	0	4	0
Total all Zones	2022	72	40	33	37	8	29	0	26	6
	2023	70	37	36	46	15	34	2	29	7
	2024	78	45	33	48	14	40	0	42	7
	2025	46	31	18	4	12	4	0	6	1
Grand Total		266	153	120	135	49	107	2	103	21

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ ICT میں 01.01.2021 سے لے کر کے آج تک کتنے number of cases rape کے register کیے گئے ہیں جس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ 20.06.2025 تک rape کے کل cases register جو کیے وہ 567 ہیں اور اس میں سے 625 accused انہوں نے arrest کیے ہیں۔ اس کے بعد نیچے یہ کہتے ہیں کہ 567 cases انہوں نے register کیے ہیں ان میں سے 485 کے challan کیے ہیں، 88 accused ان میں سے convict ہوئے ہیں اور 32 acquittal ہوئے ہیں۔

جناب والا! اب انہوں نے نیچے ایک chart دے دیا ہے۔ بڑی غور طلب بات ہے۔ دیکھیں اوپر انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 567 cases چیئرمین صاحب یہ بہت اہم سوال ہے یہ دیکھئے گا کہ یہاں پر کہتے ہیں 567cases register ہوئے ہیں نیچے جو chart دیا ہوا ہے اس میں یہ کہتے ہیں 466 cases دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ یہ جو 466 cases ہیں ان میں سے جو بچے ہیں جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے وہ 246 ہیں اور جو بچیاں ہیں ان کی تعداد 228 ہے، جو accused arrest ہوئے ہیں وہ 357 ہیں۔ آگے دیکھیں کہ انہوں نے جو چالان دیئے ہیں، اوپر انہوں نے کہا ہے کہ 485 چالان ہوئے ہیں، نیچے کہا ہے کہ 296 چالان ہوئے ہیں۔ اس کے

بعد انہوں نے جو conviction کی بات کی ہے اور under trial کی بات کی ہے وہ 266 ہیں اور اوپر جو figure دیا ہے، میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ جناب ایک ہی سوال کے جواب میں آپ نے دو متضاد باتیں کی ہیں تو آپ کی کون سی والی بات صحیح ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ ICT کا بیس سے بائیس کلومیٹر کا area ہے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس ICT کے اندر اتنے بچے اور بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو اور اب آپ بتائیں کہ اس میں کتنے لوگ convict ہوئے ہیں۔ ظلم خدا کا 567 cases اور total conviction 24 ہے۔ جناب بات یہ ہے کہ اگر یہ صورت حال ہے کہ جو بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی وہ 200 cases ہیں اور صرف 12 conviction میں ہوئی ہے اور اسی طرح سے جو بچیاں missing ہیں ان کے 266 cases ہیں اور conviction صرف دو میں ہوئی ہے۔ حضور والا، یہ ICT کی کارکردگی ہے۔ Crime exemplary punishment سے رکے گا، جہاں آپ کے 400 cases میں سے دو میں سزائیں ہوں گی تو وہاں پر کیا ہو گا۔ متضاد figures دیے گئے ہیں، even کہ جواب متضاد دیا گیا ہے تو میں اسے sum-up کروں گا کہ پہلے تو آپ نے اس صفحہ پر جو data دیا ہے ان میں سے کون سا صحیح ہے اور آپ کی conviction اتنی low کیوں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسلام آباد کی حد تک rape control کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ مہمانوں کی گیلری میں موجود Pakistan Institute for Conflict and Security Studies کے طلباء اور طالبات کو ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! ایک تو جو table ہے اس میں total غلطی سے لکھا گیا ہے، وہ 567 ہی ہے اگر آپ اسے ٹوٹل کر لیں۔ دوسرا جناب سینیٹر شہادت اعوان صاحب بڑی باریک بینی سے دیکھتے ہیں اور بڑے ماہر قانون ہیں اس لیے انہوں نے یہ بات identify کی ہے، اس لیے میں معافی چاہتا ہوں کہ یہاں ٹوٹل غلط لکھا گیا ہے۔

جناب جو conviction ہے وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے اور عدالتوں کے حوالے سے ہم کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ جو چیزیں prosecution کے حوالے سے ہیں اس میں investigation ہے، اس میں prosecution کا جو اگلا مرحلہ ہے، اس میں کسی trial کے لیے باقی سارے لوازمات پورے کرنا پولیس کا کام ہے اور اس میں وہ ساری چیزیں پوری کی گئی ہیں اور یہ conviction rate بھی اسلام آباد میں ہماری prosecution and investigation کی وجہ سے دوسرے صوبوں سے قدرے بہت زیادہ ہے۔ باقی جو کہا گیا کہ ہم ناکام ہوئے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں ہماری ایک helpline 5080 ہے جو کہ safe city میں کسی بھی اس طرح کی واقعہ کی اطلاع ہوتی ہے تو فوری طور پر ایک Joint Investigation Committee بن جاتی ہے جس کو S.P. head کرتا ہے اور اس کے بعد جو Anti-Rape Act, 2021 ہے اس کے مطابق ہم اسے پوری speed کے ساتھ دیکھتے ہیں، آپ دیکھیں کہ اس میں arrest almost 85% سے زائد ہیں جو لوگ nominated یا investigation میں آئے ہیں۔ یہاں پر جب investigation بھی ہو، اس کے بعد prosecution میں بھی بڑی توجہ دیتے ہیں لیکن سزا دینا تو پھر عدالت کا کام ہے، وہ کیوں نہیں دے رہیں یہ تو شہادت اعوان صاحب خود بڑے وکیل ہیں ان سے پوچھ لیں کہ انہوں نے جو cases کیے ہیں اور ان میں سے سزا کتنوں کو ہوئی ہے تو یہ بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب میں نے اور اعظم نذیر صاحب نے زندگی بھر defence کا کام کیا ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ وزیر موصوف نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ data calculate کرنے میں حالت یہ ہے کہ چند figures لکھنے میں بھی mistake ہے لیکن جناب میں بتاؤں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ICT کامیاب ہے تو جناب کامیاب کہاں سے ہے۔ Chart میں آپ کا conviction rate دیکھیں کہ آپ کی 2 convictions ہیں اور 21 acquittal ہیں، تو بھائی آپ کا 4.2 conviction rate ہے جس کا مطلب ہے کہ 95% مقدمات میں آپ نے جھوٹے لوگوں کا ڈالا، آپ کی prosecution fail ہوئی، آپ کی investigating agency fail ہوئی تو جناب ہم تو چاہتے ہیں کہ اس قسم کے heinous

اس ICT crime جیسے چھوٹے سے علاقے میں نہیں ہونے چاہییں۔ خالی pressure کم کرنے کے لیے آپ لوگوں کو چالان کرلیں اور اس کے بعد سارے لوگ چھوٹتے جائیں۔ 466 میں سے دو سزائیں جناب، یہ تو آٹے میں نمک بھی بہت زیادہ ہوتا ہے یہ تو نہ ہونے سے بھی کم ہے، یہ ناکامی ہے اور شرمندگی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی طلال صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب سزاؤں والے معاملے میں تو میں نے کہا ہے کہ اگر prosecution or investigation میں کوئی کمی کوتاہی ہے، FIR سے لے کر چالان پیش کرنے تک اور اس کا پورا مقدمہ لڑنے تک کوئی کمی یا کوتاہی ہے تو اس کے ذمہ دار تو ہم ہیں، اب سزا جج صاحبان کیوں نہیں دیتے یہ تو عدالت یا پھر ہمارے وکلاء بہتر بتا سکتے ہیں۔ جناب جس طرح کے ہم نے ICT میں اقدامات اٹھائے ہیں ان سے اس طرح کے جرائم میں 15% کمی اس لیے آئی ہے کہ nominated لوگ پکڑے جاتے ہیں، اس کے بعد investigation ہوتی ہے اور پھر وہ عدالتوں تک پہنچتے ہیں، باقی جناب اگر یہ نہ ہو کیونکہ ہر سال یہ trend بڑھ رہا تھا، اس سال یہ trend 15% نیچے آیا ہے تو deterrence ہے جناب۔ سزاؤں کے حوالے سے کئی مرتبہ وزیر قانون نے کہا ہے کہ انہوں نے بڑا comprehensive package بنایا ہوا ہے، باقی ساری چیزیں ہوتی ہیں تو اسے بھی کسی side پر لگائیں، وزیر قانون تو دے چکے ہیں تاکہ انصاف کی بہتری ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ جناب۔ منسٹر صاحب توجہ چاہیے۔ آپ نے خود غلطی تسلیم کی کہ یہاں پر mistake ہے۔ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ آپ کے ادارے سے جنہوں نے یہ mistake کی ہے ان کے خلاف آپ کیا کارروائی کریں گے۔ دوسری بات آپ کہہ رہے ہیں کہ ہر بوجھ عدلیہ پر ہے کہ عدلیہ کی وجہ سے ICT کے 20-25 کلومیٹر کے علاقے میں بھی cases حل نہیں ہو رہے ہیں، میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ ICT پولیس کس کے under ہے، investigation کس کے under ہے، اگر آپ کی investigation ہی صحیح نہیں ہو گی تو

عدلیہ ان کو کس طرح سزا دے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑی وجہ investigation ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! میں دوبارہ کہہ دوں کہ دنیش کمار صاحب کسی وقت تشریف لائیں، ہم انہیں brief کرتے ہیں کہ کس طرح سے اس طرح کے cases کا آغاز ہوتا ہے، کتنی جلدی اس کی FIR, اس کی legal requirements پوری کرنے کے بعد، ملزم کا arrest, اس کا چالان، چالان کے بعد prosecution کے حوالے سے تمام چیزیں، جناب سزاؤں والی بات ICT میں قدرے زیادہ ہے۔ باقی صوبوں کا بھی ملاحظہ کریں تو overall issue ہماری side پر نہیں ہے، اب وہ سزا کیوں نہیں دیتے، یہ تو جج صاحبان سے یا عدالت سے پوچھا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب شہادت اعوان صاحب نے بہت اہم معاملہ raise کیا ہے کیونکہ issue یہی آتا ہے جس طرح دنیش کمار صاحب نے کہا کہ کیا investigation ٹھیک تھی یا عدالت کی غلطی تھی۔ میرا خیال ہے یہ ایسا issue ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ عدالت کی غلطی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ شاید investigation میں خامیاں ہیں تو اس کو آپ ایک کمیٹی کے پاس بھیجیں گے جو تمام cases ہیں تاکہ انہیں examine کیا جائے اور پھر اسے واپس لے جائیں، یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اسے ہم صرف question and answer session میں چھوڑ سکتے ہیں۔ کل بھی اس پر بڑی گفتگو ہوئی تھی، ایک motion تھی کہ یہ معاملہ rape کا ہے اور یہاں مسئلہ یہی آتا ہے کہ implementation نہیں ہوتی ہے۔ تو میری نظر میں اگر اس issue کو question answer میں ختم نہ کریں۔ اس کو باقاعدہ کمیٹی کے پاس لے کر جائیں تو ہم دیکھیں گے کہ جو سارے cases ہیں ان میں کیا خامیاں ہیں۔ ہم نے judicial system کی مدد کرنی ہے اس وقت ہمیں صرف تنقید کی ضرورت شاید نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر اعظم نذیر تارڑ۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرے خیال سے میری statement کو آپ نے غور سے نہیں سنا۔ کل میں نے اسی لیے floor of the house پر یہ بات کہی تھی۔ اسی موضوع پر بات کو سینیٹر شیری رحمان کا جو motion تھا اس پر جب ہم debate کر رہے تھے تو میں نے یہ ہی کہا تھا کہ law and Justice committee میں الحمدللہ ہمارے پاس اچھے legal brains ہیں۔ We are blessed علی ظفر صاحب کا نام لیتا ہوں، سینیٹر شہادت اعوان ہیں، فاروق نائیک صاحب اس کو چیئر کرتے ہیں، ضمیر حسین گھمرو صاحب ہیں، کامران مرتضٰی صاحب ہیں۔ ہم سب وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہت سال عدالتوں میں گزارے ہیں۔ میں اب دوسرے role میں ہوں لیکن میں ان کی کیا کہتے ہیں معاونت کے لیے اور سہولت کاری کے لیے وہاں پر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! کل بھیج دیا ہے اسی کے اوپر جو low conviction rates ہیں اور جو overall revamping ہے۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا میری تو پارٹی کے منشور میں تھا۔ جب میاں نواز شریف صاحب نے کہا تھا کہ منشور تیار کریں تو انصاف تک رسائی میں مسائل حائل ہیں اور جو low conviction rates ہیں یہ ہمارے manifesto میں ہیں اور PPP نے بھی اس پر ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے کہ system کو revamp کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ سب لوگ وقت نکالیں Law and Justice Committee میں بیٹھتے ہیں۔ ہمارا دوسرا bill National Assembly میں پڑا ہے ادھر بھی میں کوشش کرتا ہوں کہ اگر ہو سکے تو ہم joint committee بنا لیں۔ ان شاءاللہ یہ حل ہو جائے گا۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Chairman: The question hour is over. The remaining questions and their replies are taken as read.[1]

(Def.) Question No. 6 **Senator Syed Waqar Mehdi:** *Will the Minister for Defence be pleased to state that:*

---

[1] [The question hour is over. Remaining questions and their replies place on the table of the House shall be treated as read].

(a) *the average monthly pension of each cadre / category of employees of PIA indicating also the increase made in their pension during the last twenty years with date wise breakup; and*

(b) *whether it is a fact that the commuted portion of pension of the employees of PIA, due to be released after 10 years of retirement, has not yet been released despite the decision of Board of Directors of PIACL on 3rd May, 2019, if so, the reasons thereof indicating also the time / date by which the same will be released / paid?*

Khawaja Muhammad Asif:

(a) Category wise average pension data is tabulated hereunder, while increase in last 20 years notified vide multiple circulars may please be find attached at Annex-I.

Category	Average Pension (PKR)
Aircraft Engineers	36,613
Cabin Crew	9,422
Cockpit Crew	31,410
Executives	21,045
Officer Engineering	10,445
Officers	8,489
Staff	5,808

(b) The system of pensions in Pakistan International Airlines Corporation Limited (PIACL) is governed under PIA Pension Rules, 1976. These pension rules are structurally different from the pension rules of the Federal Government. In the Federal Government, commutated pension is restored after a fixed number of years which depends upon age of the employee at retirement. On the other hand, **PIA Pension Rules, 1976 does not provide for any such restoration.** There are two systems of post-retirement benefits: pension system and provident fund system. PIA follows provident fund system. In this system, pension is not granted to employees, a lump-sum amount at time of retirement is given. In PIA, 8.9% of Basic pay is contributed to Provident Fund by the employee, same amount is deposited by employer in the fund. A lump-sum amount is given to PIA employees at time of retirement. However, PIA as an additional welfare step, also provides pensions to its employees.

Decision of Board dated 2nd May 2019 (32nd Meeting) resolved that **restoration of pension shall be conditional upon the provision of requisite financial assistance from the Government of Pakistan**. However, support and subsidy from Government of Pakistan is suspended since 2018. Hence, revision in pension rules to incorporate restoration could not be materialized.

Annex-I

PAKISTAN International Airlines
Great People to Fly With

Human Resource Department

CIRCULAR NO.01/2022
Dated: 3rd February, 2022

INCREASE IN PENSION OF PIACL PENSIONERS

1. Management is pleased to announce 10% increase in pension, admissible to all existing PIACL Pensioners, with effect from 01-01-2022, as approved by the PIACL Board of Directors in its 62nd Meeting held on 28-12-2021.

2. Increase in pension to retired employees, widows / widowers & other beneficiaries, as per rules, shall be allowed on the amount of monthly pension being drawn as on 31-12-2021.

3. All other conditions / provisions governing entitlement / calculation / payment of pension etc., contained in Chapter-18 of PIA Personnel Policies Manual (Volume-I) shall remain unchanged.

4. Circular No.21/2019, dated 24-05-2019 stands superseded. Clause 18.20 of PPM-I stands amended to this extent only.

AIR CDRE AMER ALTAF
Chief Human Resource Officer

DISTRIBUTION

- SA to the CEO (for information please)
- All Chiefs& equivalents
- All General Managers & Equivalents
- Manager Payrolls / Manager Pension
- All Area / Station Heads
- PIA Intranet

PAKISTAN
International Airlines

Chief Human Resource Officer

CIRCULAR NO.21/2019
Dated: 24th May, 2019

INCREASE IN PENSION OF EXISTING PENSIONERS

1. Management is pleased to announce increase in pension of PIA Pensioners, with effect from 01-05-2019, as authorized by the PIA Board of Directors in its 32nd Meeting held on 02-05-2019, stated below:

Period of Drawing Pension	Percentage Increase in Pension w.e.f.01-05-2019
Over 30 years	25%
Over 20 years	20%
Over 10 years	15%
Less than 10 years	10%
Retired b/w 01-10-2015 to 30-04-2019	10%

2. Increase in pension to retired employees, widows & other beneficiaries, as per rules, shall be governed by the following laid down conditions:

a- Increase shall be allowed on the amount of monthly pension being drawn as on 30-04-2019.
b- Financial impact for increase in pension w.e.f.01-05-2019 shall be with in allocated amount per month approved by BoD, which shall be ensured by the Finance Department.
c- Widows of deceased employees who are being paid 50% pension for life-time shall be allowed increase in pension on the amount of monthly pension being drawn, as applicable.

3. All other conditions / provisions governing entitlement / calculation / payment of pension etc., shall remain unchanged.

4. Circular No.14/2013, dated 19-04-2013 stands superseded. All other relevant Orders / Circulars and provisions in the PPM, stand amended to this extent only.

5. This Circular has the approval of President & CEO.

Air Cdre Amer Altaf
Chief HR Officer

DISTRIBUTION

- SA to President & CEO (*For Information only, please*)
- All Chiefs & equivalents
- All General Managers & Equivalents
- DGM Payrolls / Manager Pension
- All Area / Station Heads
- PIA Intranet

PIA
Great People to Fly With

POLICIES & PROCEDURES
SECTION

CIRCULAR NO. 14 / 2013
Dated, 19th April, 2013

INCREASE IN PENSION OF EXISTING PENSIONERS

1. Management is pleased to announce increase in monthly pension of PIA Pensioners, with effect from 01-04-2013, as approved by the PIA Board of Directors in its 346th Meeting held on 21-01-2013, in accordance with the laid down conditions stated below:

S.NO	DRAWING MONTHLY PENSION	INCREASE IN PENSION
i	upto Rs. 5,000/-	30%
ii	More than Rs. 5,000/- and upto Rs. 10,000/-.	25%
iii	More than Rs. 10,000/- and upto Rs. 15,000/-	20%
iv	More than Rs. 15,000/- and upto Rs. 20,000/-	15%
v	More than Rs. 20,000 /-	10%

Conditions:

(a) Increase in pension shall be designed in a manner whereby nominal increase in succeeding tier should be at least equal to or more than the maximum nominal increase in pension of preceding tier.

(b) Financial impact for increase in pension w.e.f. 01-04-2013 shall not exceed Rs.150 million per annum.

(c) Widows of deceased employees who are being paid 50 % pension for life-time shall be allowed increase in pension on the amount of 50 % pension, as applicable & specified above.

2. All other conditions / provisions governing entitlement / calculation / payment of pension etc., shall remain unchanged.

3. All relevant orders / circulars and provisions in the rules, stand amended to this extent only.

19/04/2013
ABDUL RAUF AKHTAR
Dy. General Manager
Policies & Procedures

DISTRIBUTION:

- Deputy Managing Director (Engg:)
- All Directors / CFO /CIA
- SA to the Managing Director
- All General Managers & Equivalents
- Secretary PIA
- All HR DGMs / HR Managers
- All Area / Station Heads
- PIA Intranet

PIA

HR Management Division

CIRCULAR NO. 01/2010
Dated: 11th January, 2010

INCREASE IN PENSION OF EXISTING PENSIONERS

1. Management has approved increase in monthly pension for Pensioners of the Corporation, in accordance with the laid down conditions, stated below:

a- 15% increase in pension, w.e.f.1st **August** 2009, in respect of existing Pensioners belonging to Staff Cadre (PG-I to IV). The increase in pension shall be allowed on the amount of pension drawn as on **31st December** 2008.

b- 15% increase in pension, w.e.f **1st August 2009**, in respect of existing Pensioners belonging to Officer Cadre (PG-V, equivalent & above). The increase in pension shall be allowed on the amount of pension drawn as on 31st **July, 2009**.

c- Widows of deceased employees who have opted 50% pension for life-time shall be allowed increase in pension on the amount of 50% pension.

2. Increase in pension, stated above, shall not be admissible to those pensioners whose pension has been calculated on the revised basic pay after allowing 20% increase w.e.f.01-01-2009 / 01-08-2009, as applicable.

3. All other conditions / provisions governing entitlement / calculation / payment of pension etc., shall remain unchanged.

4. Circular No.21/2003, dated 31-07-2003 stands superseded.

NAUMAN SHAH
General Manager
HR Management

DISTRIBUTION:

- Deputy Managing Director
- All Directors
- Sr. GM Marketing
- All General Managers
- Secretary-PIA
- Chief Internal Auditor
- SA to the Managing Director
- All HR DGMs / HR Managers
- All Area / Station Heads

(Def.) Question No. 19 **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state that:*

(a) *the number of security cameras installed in ICT at present indicating also the number of operational and non-operational cameras along with dates since which the same became out order;*

(b) *the steps taken or being taken by the Government for repair of the said cameras; and*

(c) *whether the installed cameras fulfill the security surveillance requirements of ICT, if not, the steps being taken in this regard?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

(a). Currently, 3159 CCTV cameras of Safe City, Islamabad have been installed at key locations in Islamabad. These Cameras include PTZ, ANPR and Fix Cameras etc. that cover approx. 35% of critical area of ICT, including Red Zone, all major entry and exit points, important marketplaces, High-Traffic Roads and other significant public spaces through continuous 24/7 digital surveillance with approx. 95% network uptime.
At any given time, around 120 to 140 cameras are typically undergoing scheduled repairs or maintenance as part of regular upkeep.

(b). In line with PPRA rules, vendors for the operations and maintenance of Safe City, Islamabad camera infrastructure are selected through a transparent tendering process, ensuring continuous and efficient system performance.

(c). Additionally, the PC-I for the expansion of the Safe City project has been approved, which will extend surveillance coverage to approximately 90% of ICT. This expansion will significantly enhance the project's capacity to meet the security and surveillance requirements of the Capital Territory.

*Question No. 17 **Senator Syed Masroor Ahsan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state*

whether there is any proposal under consideration of the Government to start Electric Bus route from Khanna pul to Pak-Secretariat via Aabapara to accommodate the low income commuters?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Thirteen (13) Feeder routes have been identified as a result of Feasibility study carried out by NUST (Route Map Annexed). As per study there is no direct route from Khanna Pul to Pak Secretariat however, a connecting route may be used as detailed below.

The Blue Line Feeder Route is operational since April, 2022 from Gulberg Green to PIMS covering Khanna Pul. From PIMS station the Red Line Metro Bus service can be used for access through Pak Secretariat.

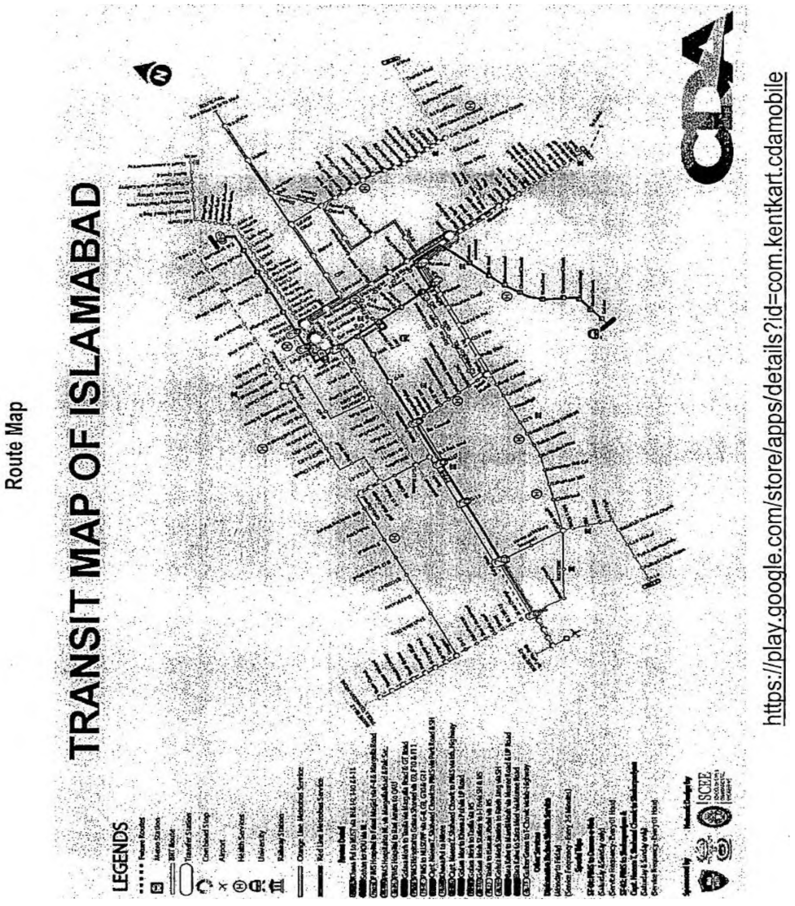

Question No. 18 **Senator Syed Masroor Ahsan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state total number of housing societies in Islamabad which have been granted NOC by CDA on the basis of proper lay out plan and possession of required area of land during the last five years?*

Syed Mohsin Raza Naqvi: During the last five years, CDA has issued No Objection Certificate (NOC) to Seven Housing Schemes. Detailed list is attached at **Annex-I**.

Annex-I

Details of Housing Schemes which have been Issued
No Objection Certificate (NOC) by CDA during the last 5 years.

Sr. No.	Name of Housing Scheme	Zone	Date of Issuance of NOC
1.	Paradise City Housing Scheme, SectorF-16, F-17, G-17	2	18-3-2022
2.	Supreme Court Employees Co-operative CHS Sector G-17	2	25-3-2022
3.	AGOCHS-II Co-operative Housing Scheme	5	15-5-2023
4.	Grace Valley Housing Scheme, off GT Road	5	10-3-2023
5.	Naval Anchorage Housing Scheme, Off Islamabad Expressway	5	28-5-2020
6.	Gulberg Residencia Housing Scheme, Off Islamabad Expressway	5	01-6-2020
7.	Senate Avenue Co-operative Housing Scheme, Japan Road	5	12-11-2021

*Question No. 19 **Senator Palwasha Mohammad Zai Khan:** *Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state that:*

(a) the criteria laid down for appointment of Chairman, PEMRA; and

(b) the date of appointment of the incumbent Chairman of the said authority indicating also extension in service

granted to him, if any, and the pay, allowance and other perks and privileges admissible to him?

Mr. Attaullah Tarar:

(a). • As per Section-6 (1) of the PEMRA Ordinance, 2002, as amended by PEMRA (Amendment) Act, 2023, the Authority shall consist of a Chairman and twelve members to be appointed by the President of Pakistan Annex-A.

• **Section-6 (2):** The Chairman of the Authority shall be an eminent professional of known integrity and competence having substantial experience in media, business, management, finance, economics or law.

• **Section-6 (2A):** The division to which business of this Ordinance stands allocated shall recommend a panel of five candidates fulfilling the conditions of sub-section (2) and send it to a parliamentary committee consisting of four members two from the National Assembly and two from the Senate to be nominated by the Speaker of the National Assembly and the Chairman of the Senate respectively out of which one shall be from the treasury benches and one from the opposition in each House and the parliamentary committee shall consider the panel and recommend one candidate for appointment by the President under sub-section (1)and where the parliamentary committee fails to recommend within thirty days of receipt of the panel any person, the division concerned shall forward the panel to the Prime Minister who shall recommend to the President the candidate eminently suited to be appointed as Chairman by the President.

(b). • **Date of Appointment:** Mr. Muhammad Saleem Baig was appointed as Chairman, PEMRA on 28.06.2018 for a period of four years, for the first time Annex-B.

• **Re-appointment**: As per Section-7 (1) of the PEMRA Ordinance, 2002, as amended by PEMRA (Amendment) Act, 2023 Annex-C, Mr. Muhammad Saleem Baig was re-appointed as Chairman, PEMRA on 12.08.2022. He will be retired on attaining the age of 65 years on 30.09.2025 Annex-D.

• **Pay, Allowance and other Perks and Privileges:** As per Section-9 (1), the Chairman and members shall be paid such emoluments as the President of Pakistan may determine and shall not be varied to their disadvantage during their term of office Annex-D. Currently, he is working in MP-I Scale with the approval of the President of Pakistan Annex-D.

[1][4. **Functions of the Authority.- (1)** The Authority shall be responsible for regulating the establishment and operation of all broadcast media and distribution services in Pakistan established for the purpose of international, national, provincial, district, local or special target audiences.

(2) The Authority shall regulate the distribution of foreign and local TV and radio channels in Pakistan;

(3) The Authority may, by notification in the official Gazette, make regulations and also issue determinations for carrying out the purposes of this Ordinance.]

[2][(4) The Authority by registering rating companies shall ensure that a fair, transparent, and independent forums shall issue rating to the licensees.]

5. **Power of the Federal Government to issue directives.** – The Federal Government may, as and when it considers necessary, issue directives to the Authority on matters of policy, and such directives shall be binding on the Authority, and if a question arises whether any matter is a matter of policy or not, the decision of the Federal Government shall be final.

6. **Members of Authority.- (1)** The Authority shall consist of a Chairman and twelve members to be appointed by the President of Pakistan.

(2) The Chairman of the Authority shall be an eminent professional of known integrity and competence having substantial experience in media, business, management, finance, economics or law.

[3][(2A) The division to which business of this Ordinance stands allocated shall recommend a panel of five candidates fulfilling the conditions of sub-section (2) and send it to a parliamentary committee consisting of four members two from the National Assembly and two from the Senate to be nominated by the Speaker of the National Assembly and the Chairman of the Senate respectively out of which one shall be from the treasury benches and one from the opposition in each House and the parliamentary committee shall consider the panel and recommend one candidate for appointment by the President under sub-section (1)and where the parliamentary committee fails to recommend within thirty days of receipt of the panel any person, the division concerned shall forward the panel to the Prime Minister who shall recommend to the President the candidate eminently suited to be appointed as Chairman by the President:

Provided that at any time when the National Assembly stands dissolved, all members of the parliamentary committee shall be from the Senate nominated by the Chairman Senate.]

---

[1] Subs. by Act II of 2007, s.5 for (section 4).
[2] Added by Act LXI of 2023, s.3A.
[3] Ins. by Act LXI of 2023, s.4.

Annex-B

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-1

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF INFORMATION, BROADCASTING, NATIONAL HISTORY AND LITERARY HERITAGE
(INFORMATION & BROADCASTING DIVISION)

*****

[redacted]

NOTIFICATION

No. 2(30)/2015-PEMRA (Vol.III). In pursuance of the orders of the Supreme Court of Pakistan dated 27-06-2018 and approval of the Competent Authority, Mr. Muhammad Saleem is appointed as Chairman, Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA) on contract basis, for a period of four years, in terms of Section 7 (1) of PEMRA (Amendment) Act, 2007 as amended PEMRA (Amendment) Ordinance, 2018, with immediate effect and until further orders. His appointment is subject to resignation or seeking retirement from his government service as per condition mentioned in Finance Division's O.M. No. 3(10) R-4/2000 dated 8th May, 2001.

2. The terms and conditions of his appointment shall be settled separately, in terms of Section 9 of PEMRA (Amendment) Act, 2007.

(Athar Zeb Abbasi)
Deputy Director (PBC)

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Karachi-5

Distribution:

1. The Secretary to the President, President's Secretariat (Public), Islamabad
2. The Secretary to the Prime Minister, Prime Minister's Office, Islamabad
3. The Secretary to the Cabinet Division, Islamabad
4. The Secretary to the Establishment Division, Islamabad
5. The Attorney General for Pakistan, Supreme Court of Pakistan, Islamabad
6. Joint Secretary (Media), Prime Minister's Office, Islamabad
7. Managing Director, Pakistan Television Corporation, Islamabad

8. Managing Director, Shalimar Recording & Broadcasting Company, Islamabad
9. Director General, Pakistan Broadcasting Corporation, Islamabad
10. Managing Director, Associated Press of Pakistan Corporation, Islamabad
11. Principal Information Officer, Press Information Department, Islamabad
12. Director General, External Publicity Wing, Islamabad
13. Director General, Internal Publicity Wing, Islamabad
14. The Chairman, PEMRA, Islamabad
15. Officer concerned.
16. DMO, MOIBNH&LH, Islamabad
17. DSO, MOIBNH&LH, Islamabad
18. AGPR, Islamabad
19. General file.

(Athar Zeb Abbasi)
Deputy Director

(3) Out of [1][twelve] members one shall be appointed by the Federal Government on full time basis and five shall be eminent citizens chosen to ensure representation of all provinces with expertise in one or more of the following fields: media, law, human rights, and social service. Of the five members from the general public, two members shall be women.

(4) Secretary, Ministry of Information and [2][Broadcasting, Secretary, Interior Division, Chairman, Pakistan Telecommunication Authority and Chairman, Central Board of Revenue] shall be the *ex officio* members.

[3][(4A) The remaining two members shall, by the division to which business of this Ordinance stands allocated, be appointed on need basis on recommendation of the Chairman and they shall be nonvoting honorary members, one from broadcasters and one from Pakistan Federal Union of Journalists (PFUJ).]

(5) The members, [4]*** shall receive such fee and expenses for each meeting as may be prescribed.

(6) [5][A member, other than an *ex officio* member, shall be deemed to have vacated his office if he absents himself for three consecutive meetings of the Authority without the leave of the Authority.]

7. **Tenure of members.-** (1) The Chairman and members, other than *ex officio* members, unless earlier removed for misconduct or physical or mental incapacity, shall hold office for a period of four years and shall be eligible for re-appointment for a similar term or as the Federal Government may determine:

Provided that the Chairman and a member shall retire on attaining the age of sixty-five years.

Explanation.- For the purposes of this section the expression "misconduct" means conviction for any offence involving moral turpitude and includes conduct prejudicial to good order or unbecoming of a gentleman.

(2) The Chairman or a member may, by writing under his hand, resign his office.

8. **Meetings of the Authority, etc.** (1) The Chairman or, in his absence, the member elected by the members for the purpose, shall preside at a meeting of the Authority.

(2) One-third of the total members shall constitute a quorum for meetings of the Authority requiring a decision by the Authority.

---

[1] Subs. by Act II of 2007, s.6.
[2] Subs. by Act II of 2007, s.6.
[3] Subs. by Act LXI of 2023, s.4 which was previously Ins. by Act II of 2007, s.6.
[4] Omitted by Act II of 2007, s.6.
[5] New Sub-section (6) added by Act II of 2007, s.6.

Annex-D

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE
OF THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
ESTABLISHMENT DIVISION
*****

No. 1/49/2004-E-6 [redacted]

NOTIFICATION

The President of Pakistan has been pleased to [redacted] Mr. Muhammad Saleem Baig as Chairman, Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA), [redacted] under Ministry of Information and Broadcasting till he attains the age of 65 years i.e. on 10.09.2013, in terms of Article 48 (1) of the Constitution of Pakistan, 1973 read with Section 6 and 7 (1) of PEMRA Ordinance, 2002 as amended vide PEMRA (Amendment) Act, 2007 with immediate effect and until further orders.

(Majid Mohsin Panhwar)
Deputy Secretary to the
Government of Pakistan

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
KARACHI.

Copy to:

- The Secretary, to the President, President's Secretariat (Public), Islamabad,
- The Secretary, to the Prime Minister, Prime Minister's Office, Islamabad.
- The Secretary, Cabinet Division, Islamabad.
- The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
- The Secretary, Ministry of Information and Broadcasting, Islamabad.
- The Chairman, Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA), Islamabad.
- The Principal Information Officer, PID, Islamabad.
- The Director, IT, Establishment Division, Islamabad.
- The officer concerned.

(Muhammad Asad ul-Haq)
Section Officer (E-6)
Tele# 9200651

Annex-E

(3) The members shall have reasonable notice of the time and place of the meeting and the matters on which a decision by the Authority shall be taken in such meeting.

[1][(3A) Meetings of the Authority may also take place through modern devices including but not limited to video link.]

(4) The decisions of the Authority shall be taken by the majority of its members present, and in case of a tie, the member presiding a meeting shall have a casting vote.

(5) All orders, determinations and decisions of the Authority shall be taken in writing [2]* * *.

9. **Remuneration of Chairman and members.-** (1) The Chairman and members shall be paid such emoluments as the President of Pakistan may determine and shall not be varied to their disadvantage during their term of office.

10. **Chairman and members not to engage themselves in certain business, etc.-**

(1) The Chairman shall not, during his term of office, engage himself in any other service, business, vocation or employment, or enter into the employment of, or accept any advisory or consultancy relationship with any person or entity engaged in applying for a licence from the Authority or operating a broadcast station established within the purview of the Authority or in providing services or products to the Authority on any of the projects, schemes, proposals or plans undertaken, executed or supervised by the Authority or any related undertaking of such aforesaid person or entity.

(2) The members shall not have any direct or indirect financial interest, or have any connection with any such person, entity or related undertaking as mentioned in sub-section (1) of this section associated in any way with the licensee of a broadcast station for so long as they are members and hold office.

11. **Officers, employees, etc.** – To carry out the purposes of this Ordinance, the Authority may, from time to time, appoint members of its staff, experts, consultants, advisers and other officers and employees on such terms and conditions as [3][may be prescribed by regulations].

12. **Officers, etc. deemed to be public servants.** – The Chairman, members, members of its staff, other officers and employees of the Authority shall be deemed to be public servants within the meaning of section 21 of the Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860).

---

[1] Ins. by Act LXI of 2023, s.5.
[2] Omitted by Act LXI of 2023, s.5.
[3] Subs. by Act LXI of 2023, s.6.

*Question No. 22 **Senator Dost Muhammad Khan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the details/volume of the drinking water supply by CDA to Bani Gala*

and its quality specifically in the area of Raja Ashraf Road during the last 2 years?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Capital Development Authority (CDA), Islamabad, is not providing any water supply system in Bani Gala. The residents arrange water supply through their own sources.

*Question No. 23 **Senator Mohammad Humayun Mohmand:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that Islamabad Traffic Police has issued driving licenses to medically unfit people during the last three years, if so, the details thereof indicating also the action taken against responsible officials and any reward announced for those identifying the same?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

No. Islamabad Traffic Police (ITP) strictly adheres to the legal provisions governing the issuance of driving licenses and has never issued a license to any medically unfit individual. As mandated under Section 7, Sub-Section 5 of the Motor Vehicle Ordinance 1965, every applicant must undergo a comprehensive medical examination to assess their physical and mental fitness before the commencement of any licensing process. This mandatory procedure ensures that only individuals who meet the prescribed health and fitness standards are granted driving privileges, thereby safeguarding public safety and reducing the risk of road accidents. The provision of Section 7(5) is hereby reproduced for reference:

"7(5) If, from the application or from the medical certificate referred to in sub-section (3) it appears that the applicant is suffering from any disease or disability specified in the Second Schedule or any other disease or disability which is likely to cause the driving by him of a motor vehicle of the class which he would be authorised by the licence applied for to drive to be a source of danger to the public or to the passengers, the licensing authority shall refuse to issue the licence".

It is further stated that the Islamabad Traffic Police has dedicated medical staff and doctors to conduct medical and eyesight examinations of applicants. These examinations are carried out in accordance with First Schedule, Form 'B' of the Motor Vehicle Ordinance, 1965, to ensure compliance with the prescribed fitness standards.

*Question No. 24 **Senator Quratulain Marri:** *Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that employees of Pakistan Television Corporation (PTV) have been receiving their salaries with delays for the past 4-5 months, if so, the reason thereof; and

(b) the steps being taken by the Government to ensure timely disbursement of salaries to PTV employees?

Mr. Attaullah Tarar:

(a). The delay in the disbursement of salaries for PTV regular employees, which are usually being paid between the 17th to 20th of each month for the last five to six months is primarily due to temporary cash flow constraints currently being faced by the organization. However, there is lag of about two months in payment of salaries to the contractual employees such as anchors. This situation has arisen due to significant operational expenditures, including substantial payments made towards acquiring crucial international media rights and other strategic commitments aimed at enhancing the national broadcaster's outreach and content quality. While these investments are vital for the long-term sustainability and competitiveness of PTV, they have put short-term pressure on liquidity.

(b). The management is actively engaged in addressing this situation through internal resource optimization, improved revenue generation strategies and coordination with relevant departments for financial support where necessary.

*Question No. 25 **Senator Quratulain Marri:** *Will the Minister for Railways be pleased to state:*

(a) *the details of railway stations in the country where solar energy systems have been installed so for with province wise break-up; and*

(b) *the steps taken or being taken by the Government to solarize railway stations in the country indicating also the timelines, estimated cost and expected savings in electricity expenditure from the same?*

Mr. Muhammad Hanif Abbasi:

(a) Pakistan Railways has initiated "Installation & Commissioning of Solar System at 155 Nos. Railway Stations" across railway network as part of on-going energy conservation policy to reduce electricity consumption. Out of a total of 155 railway stations, solar energy systems have been installed at 37 stations, while solarization work at 76 stations is currently in progress. Furthermore, the tendering is in process for the remaining 107 railway stations. Details of province wise break-up of such installations is as under:

Sr.#	Province	Nos. of Railway Stations	Name of Railway Stations
1	Khyber Pakhtunkhwa (KPK)	09	Kundian, Peshawar City, Nowshera, Attock City, Jand, Basal, Pabbi, Daud Khel and Jahangira Road Railway Stations.
2	Punjab	28	Hassanabdal, Nur, Taxila, Chaklala, Domeli, Bakrala, Raiwind, Lahore Cantt, Walton, Kala Shah Kaku, Kot Radha Kishan, Okara City, Okara Cantt, Changa Manga, Chak Jhumra, Sangla Hill, Darul Ehsan, Kot Lakhpat, Gujranwala, Gujrat, Rukanpur, Jhanian, Shorkot, Rajpoot Nagar, Sher Shah, Galewala, Jan Muhammad Wala Railway Stations.
	Total	**37**	

(b) Pakistan Railways has targeted 155 railway stations for solarization across the country at an estimated cost of Rs. 450.00 million. It shall entail in annual savings of approximately Rs. 200.00 million in electricity expenses with reduction of 2.9

million units per annum. The work is underway and is expected to be completed by 31 December 2025.

Province-wise details of ongoing work along with estimated cost, timeline and expected savings in electricity expenditures is as under:

(Rs. in Million)

Sr.#	Province	Railways Operating Division	Nos. of Railway Stations	Estimated Cost	Expected Electricity Bill Savings per anum	Timeline	Work in Progress
1	Punjab	Multan	23	43.83	23.66	31.12.2025	Solarization is in under progress.
2	Punjab	Rawalpindi	9	26.809	16.74	31.12.2025	Solarization is in under progress.
3	Baluchistan	Quetta	10	13.396	9.18	31.12.2025	Solarization is in under progress.
4	Baluchistan		15	15.00	2.88	31.12.2025	Tender re-advertised on 14.05.2025 and scheduled to be opened on 09.08.2025.
5	Sindh	Sukkur	34	124.21	77.4	31.12.2025	Bids are under Financial Evaluation.
6	Sindh	Karachi	27	59.02	33.66	31.12.2025	Tender re-advertised on 28.06.2025 and scheduled to be opened on 18.07.2025.
	Total		**118**	**282.265**	**163.52**		

*Question No. 26 **Senator Shahadat Awan:** *Will the Minister for Defence be pleased to state the steps taken by the Government to improve the operation and services of PIA during the last five years?*

Khawaja Muhammad Asif:

Over the past five years, the Government has taken the following key steps to improve the operations and services of PIACL:

Organizational Restructuring:

Separation of core (aviation) and non-core functions. Establishment of a holding company to manage non-core assets and liabilities.

Financial Reforms:

Debt restructuring and conversion of government loans into equity.

Enhanced financial oversight and auditing.

Operational Improvements:

Upgradation of fleet.

Rationalization of unprofitable routes to reduce losses.

Service Enhancements:

Improved digital services (online booking, mobile apps).

Better in-flight and ground services.

Leadership & Governance:

Merit-based appointments of senior management. Reconstitution of the Board with professionals.

Safety & Compliance:

Verification of pilot credentials and enhanced regulatory oversight.

Coordination with international aviation bodies to regain certifications.

Privatization Roadmap:

A strategic plan is underway to privatize PIA for long-term sustainability and improved efficiency.

*Question No. 27 **Senator Quratulain Marri:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) the number of students caught using or possessing drugs in educational institutions in ICT during the last three years;

(b) the number of students referred to rehabilitation centres out of the said students along with details of rehabilitation services provided to them; and

(c) the steps taken or being taken by the Government to address the said issue?

Syed Mohsin Raza Naqvi:

(a). The Anti-Narcotics Force (ANF) conducts strategic seizures and enforcement actions in accordance with the Control of Narcotic Substances (CNS) Act, 1997.

(b). **As per Higher Education Commission (HEC)'s guidelines, internal hierarchy & administrations are themselves responsible for discipline enforcement/ regulatory mechanisms, within the premises of EIs.**

- ANF does not directly intervene with internal disciplinary framework of EIs. But focus of its counter narcotics (CN) operations remains on targeting the drug dealers, suppliers, & key facilitators, operating in the vicinity of EIs.
- The data on arrested students for supplying drugs within EIs, as well as the number of students, referred to rehabilitation or treatment centers, along with details of the rehabilitation services provided, may therefore, be acquired from respective EI/ University administrations or the local Police authorities, who are mandated to undertake such operations within premises of EIs. As regards rehabilitation, one Model Addiction Treatment and Rehabilitation

Replies

Centre (MATRC) is being run at Islamabad, under supervision of ANF. In last three years, 4 x addicted students have been treated there.

(C). **ANF conducted EI-Centric CN Campaign for 2024/25 from 11 Sep 2024 to 31 May 2025**. ANF covered **263 x Higher EIs** across Pakistan with concurrent advancement of **hard (enforcement operations) & soft (awareness campaigns) prongs**. Campaign resulted in seizure of **1457.709 Kgs** of narcotics, destined to be supplied to the students of EIs, with **arrest of 451 drug peddlers** in **395 x cases**. **EIs-Centric CN Campaign plan for 2025/26 is now being conducted**, in which HEC, Provincial Governments, Education Departments and LEAs are collaborating with ANF. **Enhancing the scope of campaign, Colleges and Schools have also been incorporated**. **Like yester year, Universities will be covered by ANF whereas Colleges and Schools will be covered by Provincial Governments, Education Departments, LEAs and other agencies**. ANF will provide needful assistance for coordination and training of master trainers.

NO OF STUDENTS CAUGHT IN LAST THREE YEARS

Ser	Date	FIR No & PS	Recovery of Drugs	Place of Arrest	Particulars of accused	Name of Els	Case Status
1.	27 Jul 23	127/2023	1.800 Kg Charas	PIMS Hospital Isb Parking Area Isb	Imran Khan s/o Muhammad Sher r/o Batara, Tehsil Chagarzai, District Buner	Prime Institute of Health Science Isb	Under Trial
2.	08 Jan 24	10/2024 PS-RD	0.315 Kg Weed	D-12 Islamabad	a. Abdullah Rizwan s/o Rizwan Ahmed, r/o Kazimabad, Model Colony Karachi	NUST	-do-
					b. Shahzaib Shakeel s/o Muhammad Shakeel, r/o PO Gulhaar Distt Kotli,	Quaid-Azam Uni Isb	-do-
3.	11 Mar 24	63/2024 PS-RD	2.400 Kg Charas	Near Barani institute of IT Murree Road Rwp	Hamza Sajid Abbasi s/o Sajid Abbasi, r/o Dhok paracha street no 07 near Muslim public school Rwp.	PMAS AAUR	-do-
4.	28 Mar 24	79/2024 PS-RD	2.400 Kg Charas	Near Afzal Electronics Airport housing society Rwp	Muhammad Ali Kiyani s/o Sultan Shahab Jahangir, r/o House No 07 Street No.99 Sector G-13/1 Islamabad	Iqra Uni Isb	-do-
5.	03 Jun 24	120/2024 PS RD	19.200 Kg Charas	Near 26 no. Chungi M-1 Exit, Islamabad	Salam Khan s/o Gul Kareem, r/o Muhallah Muslimabad Wahid Gari Peshawar	G.C.M HSS Nahaqi Peshawar	-do-
6.	24 Oct 24	231/2024 PS RD	0.600 Kg weed	Near Fusion Heights, Bahria Enclave, Isb	Farrukh Mustafa s/o Ghulam Mustafa, r/o Margallah Town, House No. 134, Street No. 12, Islamabad	Bahria Uni Isb Campus	-do-
7.	20 Dec 24	236/24 PS ICT	0.200 Kg Charas	Near Ibadat International University Japan Road Islamabad	a. Hassan Sardar s/o Arshad Mehmood r/o PO Tarlai Kalan, Muhallah Dhok Ali Muhammad, Shareef Abad, Islamabad	Ibadat Intl Uni Isb	-do-
					b. Abdul Momin s/o Azad Ahmed r/o Barma Town, Jabba Khanna Dak, Islamabad		
8.	07 Aug 25	178/2025 PS-RD	1.000 Kg Charas	Near Golra Morr Srinagar Highway , Islamabad	Muhammad Jamal s/o Meher Rehman, r/o IESCO Flat , Block1 , House No 8A , sector G 9/ 2 Islamabad	Quaid-Azam Uni Isb	-do-

Cases – 8
Arrested – 10

STUDENTS TREATED IN MATRC

Ser	Name	Father Name	Age	Reg No	Addiction	Drug	District	Education
1.	M. Shahid	Raja Muhammad Safdar	18	12203	Smoke	Ice	Islamabad	Primary
2.	Hasnain Iqbal	Muhammad Iqbal	21	12335	Smoke	Hash	Islamabad	Intermediate
3.	Sahrosh Hafeez	Abdul Hafeez	20	12675	Smoke	Hash	Islamabad	Middle
4.	Bilal Ali	Waqar Zahoor	18	12895	Smoke	Ice	Islamabad	Middle

CN OPERATION IN / AROUND EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN LAST THREE YEARS

Years	Cases	Arrests	Drug Recovered in Kgs						Veh Seized
			Opium	Heroin	Hashish	Meth	Coacaine	Other	
2023	-	-	-	-	-	-	-	-	-
2024	102	125	13.400	4.300	117.277	14.690	0.000	26.740	39
2025	41	52	1.000	0.772	28.080	21.942	0.102	1.042	13
G.Total	**143**	**177**	**14.400**	**5.072**	**145.357**	**36.632**	**0.102**	**27.782**	**52**

*Question No. 28 **Senator Zeeshan Khanzada:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:-*

(a) *whether it is a fact that Government has recently adopted a policy to block passports of deportees from various countries for a period of five years, if so, the details thereof; and*

(b) *whether the said policy has been approved by the Cabinet, if not the reasons thereof?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

(a & b). It is submitted that the deportees on account of undesirable activities or illegal entry or criminal charges are placed on Passport Control List (PCL) for a period of five years as per provision of Rule 21 (I) read with Rule 22 (2)(b) & (2)(c) of Passport Rules, 2021 which are also reproduced as under;

Rule 21 (I)

" A citizen of Pakistan may be refused issuance of passport for the time being on any of the following grounds, namely:-

(I) a person previously deported from abroad on account of undesirable activities or illegal entry or criminal charges;"

Rule 22(2)(b)

"Under category „B", the names of those persons are placed who have been refused passport under these rules....;"

(c) "Normal period of retaining a person on the PCL is five years. However, a person may be kept on PCL even beyond five years provided the referring department or agency recommends for further retention having full justification in this regard....."

Moreover, Passport Rules, 2021 have been approved by the Federal Cabinet of Government of Pakistan notified vide S.R.O 245(1)/2022 dated 14-02-2022.

*Question No. 29 **Senator Abdul Shakoor Khan:** *Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names, designations, educational qualifications, place/district of domicile and date of appointment of the persons appointed in Pakistan Television Corporation, against the quota reserved for Balochistan, on regular, contract, adhoc and daily wages basis during the last ten years?*

Mr. Attaullah Tarar:

During the last (10) ten years from 2015 to 2025 PTV appointed 94 employees on contract/daily wages basis having Balochistan domicile as per list attached at Annex-A.

Annex-A

S.NO	Name M/s.	Place Of Birth	Initial Appointment Category	Designation	Pay Scale/Group	Place of Posting	Initial Date of Joining	Date of Regularizitation	Qualification	Current Working Status
1	Adil Arshad	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd	Regular
2	Altaf Hussain	Quetta	On contract	Studio Hand	Group-1A	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Middle	Regular
3	Arbab Uzair Khan	Quetta	On contract	Typist Cum Junior Assistant	Group-2	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd, 1 year diploma of MS office	Regular
4	Ehsan Ullah	Quetta	On contract	Jr. Secretary	Group-3	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd, FA 2nd, BA 2nd	Regular
5	John Junaid Arif	Quetta	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	DAE (Electronics) 1st	Regular
6	Kashif A.J	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 3rd	Regular
7	Muhammad Asif	Quetta	On contract	Jr. Secretary	Group-3	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd, FA 1st, 01 year diploma of MS Office, 6 months diploma of short hands	Regular
8	Muhammad Awais Naveed	Quetta	On contract	Assistant Accountant	Group-4	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	B.Com 2nd	Regular
9	Muhammad Hassan	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Middle	Regular
10	Muhammad Khalid	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 3rd, FSc 3rd	Regularized w.e.f 15.03.2023 Redesignated as Associate Engineer (Electronics) (Group-4) w.e.f 10.01.2024
11	Muhammad Rashid	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 3rd	Regularized w.e.f 15.03.2023 Redesingnated as Associated Engineer (Electrical) (Group-4) w.e.f 10.01.2024
12	Muhammad Yousaf	Kalat	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Kalat	02-05-16	15-03-23	Matric 3rd	Regular
13	Nabeel Abbas	Quetta	On contract	Store Clerk	Group-3	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	MSc 1st/MA Mathamitics), BSc 1st, Matric (Science) 1st	Regularized w.e.f 15.03.2023 Redesignated as Producer Current Affairs (Group-5) w.e.f 31.05.2024

S.NO	Name M/s.	Place Of Birth	Initial Appointment Category	Designation	Pay Scale/Group	Place of Posting	Initial Date of Joining	Date of Regularizitation	Qualification	Current Working Status
14	Naseeb Ullah	Quetta	On contract	Khateeb	Group-3	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd, FA 2nd, Dars-e-Nizami Complete	Regular
15	Sajid Ali	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 2nd	Regular
16	Shahbaz Masih	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Middle	Regular
17	Sher Muhammad	Sibbi	On contract	Naib Qasid	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Middle	Regular
18	Vicky Tariq	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Middle	Regular
19	Waleed Sabir	Quetta	On contract	Cableman	Group-2	TV Centre Quetta	02-05-16	15-03-23	Matric 1st, FA 2nd, BA 1st	Regularized w.e.f 15.03.2023 Redesignated as Associate Cameraman (Group-4) w.e.f 31.05.2024
20	Muhammad Sarfraz	Loralai	On contract	News Producer/Reporter	Group-5	TV Centre Quetta	06-06-16	15-03-23	MA (Urdu) 2nd, MA (IR) 2nd	Regular
21	Muhammad Khan	Pishin	On contract	Associate Engineer (Civil)	Group-4	TV Centre Quetta	16-06-16	15-03-23	Matric 1st, FSC 2nd, BSc(Civil) 2nd	Regular
22	Abdul Salam	RBS Qilla Saifullah	Daily Wages	Mali	Group-1	RBS Qilla Saifullah	25-07-16	15-03-23	Middle	Regular
23	Behram Khan	Mastoong	Daily Wages	Driver	Group-2	RBS Lakpass	25-07-16	15-03-23	Matric 3rd+LTV	Regular
24	Habibullah	Zhob	Daily Wages	Diesel Mechanic	Group-2	RBS Zohb	25-07-16	15-03-23	Matric (Science) 1st	Regular
25	Irshad Ali	Dera Bhugti	Daily Wages	Diesel Mechanic	Group-2	RBS Dera Bughti	25-07-16	15-03-23	Matric (Science) 2nd	Regular
26	Lal Bukhsh	Gawaddar	Daily Wages	Sanitary Worker	Group-1	RBS Gawadar	25-07-16	15-03-23	Middle	Regular
27	Shafiq-ur-Rehman	Dera Bhugti	Daily Wages	OB Helper/Engg	Group-2	RBS Dera Bughti	25-07-16	15-03-23	Matric Science 2nd, FSc 2nd	Regular
28	Sunny Masih	RBS Qilla Saifullah	Daily Wages	Sanitary Worker	Group-1	RBS Qilla Saifullah	25-07-16	15-03-23	Middle	Regular
29	Usman Shahid	Quetta	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	TV Centre Quetta	02-08-16	15-03-23	Matric 1st, DAE (Electronics) 1st	Regular
30	Zubair Ahmed	Mastoong	On contract	Assistant Electrician	Group-1	TV Centre Quetta	02-08-16	08-08-23	Maric 1st, FA 1st	Regular
31	Ali Ahmed	Quetta	On contract	Cableman	Group-2	TV Centre Quetta	05-12-16	15-03-23	Matric (Arts) 1st	Regular

S.NO	Name M/s.	Place Of Birth	Initial Appointment Category	Designation	Pay Scale/Group	Place of Posting	Initial Date of Joining	Date of Regularizitation	Qualification	Current Working Status
32	Muhammad Zeeshan	Quetta	On contract	Producer Programmes	Group-5	TV Centre Quetta	05-12-16	15-03-23	BA, MA (Pol Science) 2nd	Regular
33	Faizan John	Quetta	On contract	OB Helper/Engg	Group-1A	TV Centre Quetta	18-07-17	15-03-23	Matric 3rd/FA 3rd	Regular
34	Yasir Ali	Turbat	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Gawadar	19-07-17	15-03-23	Middle	Regular
35	Muhammad Yaseen	Quetta	On contract	Boom Operator	Group-2	TV Centre Quetta	28-03-18	15-03-23	Matric (Science) 2nd	Regular
36	Mubeen Ahmed	Quetta	On contract	Dispatch Rider	Group-2	TV Centre Quetta	03-08-18	15-03-23	Matric 2nd	Regular
37	Tahir Shah	Quetta	On contract	Jr. Secretary	Group-3	TV Centre Quetta	28-05-19	15-03-23	FA 2nd, 06 months diploma of short hand/06 months diploma of MS Office	Regular
38	Asma	Khuzdar	On contract	Typist Cum Junior Assistant	Group-2	RBS Sheikhmanda	29-05-19	15-03-23	Matric 1st, FA 2nd , 01 year diploma od MS office	Regular
39	Yasir Iqbal	Baloch	On contract	Transmission Assistant	Group-3	PTV World	08-05-20	15-03-23	Intermediate	Regular
40	Saddam Tareen	Harnai	On contract	Assistant Personnel Officer	Group-5	PTV Headquarter	17-01-22	-	MPA 1st Division	On contract
41	Mr. Zeeshan Raza	Quetta	On contract	Revenue Assistant	Group-4	PTV Headquarter	05-09-22	15-03-23	BBA (Hons)	Regular
42	Madiha Yaqoob	Quetta	On contract	Assistant Lady Makeup Artist	Group-3	PTV Quetta	28-10-22	15-03-23	Intermediate	Regular
43	Muhammad Moiz Yousaf	Quetta	On contract	Boom Operator	Group-2	PTV Quetta	28-10-22	15-03-23	Intermediate	Regular
44	Mr.Shakur Ullah	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Loralai	29-10-22	15-03-23	Under Matric	Regular
45	Arooj Ashfaq	Khojakpass	On contract	Assistant Personnel Officer	Group-5	PTV Quetta	04-11-22	15-03-23	MBA (Banking & Finance)	Regular
46	Mr.Naeem Khan	Zhob	On contract	Junior Secretary (English)	Group-3	RBS Zhobe	15-06-23	08-08-23	Intermediate	Regular
47	Ali Raza	Quetta	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Middle pass	On contract
48	Amar Masih (Masih)	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Under Matric	On contract
49	Chando Chand	Kalat	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Kalat	24-08-23	-	Under Matric	On contract
50	Faizan Nasir	Quetta	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 1st div,FA 2nd div, DAE (Electrical) 1st Division	On contract
51	Farman Ullah	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 1st div, FA 1st Division	On contract

S.NO	Name M/s.	Place Of Birth	Initial Appointment Category	Designation	Pay Scale/Group	Place of Posting	Initial Date of Joining	Date of Regularizitation	Qualification	Current Working Status
52	Jawad Ali Baig	Quetta	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 2nd div,Intermediate 3rd division	On contract
53	Muhammad Azeem	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Middle	On contract
54	Muhammad Nasir	Noshiki	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 1st division	On contract
55	Mujahid Ul Islam	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	FSc (1st division)	On contract
56	Nadeem Ahmed	Kalat	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Middle Pass	On contract
57	Naqash Masih	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 1st div	On contract
58	Rawal Masih	Islamabad	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Headquarter	24-08-23	-	Middle	On contract
59	Rizwan Masih (Masih)	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Under Matric	On contract
60	Sana Ullah	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Middle	On contract
61	Sanjay Shahzad	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric,2nd division	On contract
62	Shah Faisal	Noshiki	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Nushki	24-08-23	-	Under Matric	On contract
63	Shahzaib Khan	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	FSc	On contract
64	Syed Abdul Wahid Shah	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Middle	On contract
65	Usama	Panjgoor	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 2nd div, F.sc 1st div	On contract
66	Usama	Quetta	On contract	Mali	Group-1	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric 1st div, F.sc 1st div, B.A 2nd div, M.A 2nd div	On contract
67	Waheed Ahmad	Mastoong	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	Matric	On contract
68	Waqas Ur Rehman	Quetta	On contract	Carpenter	Group-2	PTV Quetta	24-08-23	-	FSc	On contract
69	Muhammad Tariq	Kharan	On contract	Mali	Group-1	RBS Kharan	09-09-23	-	Matric (Arts)	On contract
70	Sameullah	Muslim bagh	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	PTV Quetta	14-09-23	-	Matric, DAE (Electronics)	On contract
71	Sami Ullah	Yaro Pishin	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	PTV Quetta	14-09-23	-	Matric, B.Sc (Electronics Engineering), DAE (Electronics)	On contract
72	Afnan Tahir	Quetta	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	PTV Quetta	15-09-23	-	Matric, DAE (IT)	On contract
73	Muhammad Wali	Dasht	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	PTV Quetta	15-09-23	-	Matric, DAE (Electronics)	On contract

S.NO	Name M/s.	Place Of Birth	Initial Appointment Category	Designation	Pay Scale/Group	Place of Posting	Initial Date of Joining	Date of Regularizitation	Qualification	Current Working Status
74	Mutanza Irum	Quetta	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	PTV Quetta	15-09-23	-	Matric, B.Sc (Electronics Engineering), MS (Electronics Engineering),	On contract
75	Sawali Khan	Dera Bhugti	On contract	Associate Engineer (Electronics)	Group-4	RBS Dera Bugti	15-09-23	-	Matric, DAE (Electronics)	On contract
76	Rawal Ilyas	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	19-09-23	-	Middle Pass	On contract
77	Aziz Ullah	Zhob	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Zhobe	10-10-23	-	Matric 3rd, FA 3rd, B.A 3rd	On contract
78	Juma Khan	Dera Bhugti	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Kohlu	10-10-23	-	Middle Pass	On contract
79	Muhammad Younas	Baloch	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Kalat	10-10-23	-	BA	On contract
80	Ali Muhammad	Lasbela	On contract	Driver	Group-2	RBS Bela	10-10-23	-	Middle Pass, HTV	On contract
81	Azhar Gill	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	10-10-23	-	Matric, (3rd Division)	On contract
82	Bashir Ahmed	Quetta	On contract	Driver	Group-2	RBS Khojak Pass	10-10-23	-	Matric (3rd Division)	On contract
83	Govinda	Pasni	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Pasni	10-10-23	-	Middle Pass	On contract
84	Hamayun Khan	Loralai	On contract	Naib Qasid	Group-1	RBS Dukki	10-10-23	-	Matric 3rd, F.A 3rd	On contract
85	Hamid Hussain	Quetta	On contract	Cableman	Group-2	PTV Quetta	10-10-23	-	Matric (1st Division)	On contract
86	Khan Muhammad	Nushki	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Nushki	10-10-23	-	Matric 3rd	On contract
87	Muhammad Ayub	Turbat	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Turbat	10-10-23	-	Middle Pass	On contract
88	Muhammad Nasir Khan	Zhob	On contract	Duty Officer	Group-3	RBS Zhobe	10-10-23	-	B.A 2nd division	On contract
89	Muhammad Saleem	Quetta	On contract	Naib Qasid	Group-1	PTV Quetta	10-10-23	-	MA (Arabic)	On contract
90	Sajid Khokar	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	10-10-23	-	MAtric 2nd div ,FA 2nd div	On contract
91	Shakeel Dewan	Quetta	On contract	Sanitary Worker	Group-1	PTV Quetta	10-10-23	-	Matric (3rd Division)	On contract
92	Sikandar	Bela	On contract	Sanitary Worker	Group-1	RBS Bela	10-10-23	-	Matric (C-Grade), F.A 3rd	On contract
93	Tahir	Quetta	On contract	Typist Cum Junior Assistant	Group-2	RBS Sheikh Manda	10-10-23	-	Matric Science 2nd	On contract
94	Maryam Mazhar	Quetta	On contract	Programmes Assistant	Group-3	PTV Quetta	10-09-24	-	Matric 1st div, FSc 2nd div, B.A 2nd div	On contract

*Question No. 30 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to refer to Senate Starred Question No. 49, replied on January 17th 2025, and state the reasons for handing over scheme for water supply to Mohalla Chaudharian, Nai Abadi, UC Kot Hathyal, Bara Kaho, Islamabad to user Committee indicating also the legal status of the said Committee?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

The water supply committees have been formed for smooth functioning of the water supply schemes under notification No. A&R-1(1)/82-709 dated 21-09-1999 issued under section 103 of the Capital Territory Local Government Ordinance, 1979.

*Question No. 31 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that possession of plots in "D" Block of Federal Residents Cooperative Housing Society, Islamabad have not been handed over to the allottees, so far, if so, the reasons thereof indicating also the plot wise detail of name of the allottee, amount deposited so far and NDC issued, if any; and

(b) steps taken or being taken by the management of the Society to ensure timely handing over of the possession to the respective allottees?

Syed Mohsin Raza Naqvi:

(a). As per report of the Society the allottees of D-Block have not yet been handed over with the possession of their plots. The society comprises of 4 blocks of approved layout plan namely A, B, C and D. At present, possession of Block A, B, C is almost ready and is being delivered to members who clear their dues time by time. The development of project has been delayed due to default in payment of development charges by all allottees of all blocks in general.

At present, lying of sewerage, water pipelines and sub-base roads is under process in Block-D and work is being done as per available funds. However, the construction of the Bridge & Access Road work of which has already been awarded and construction at a slow pace is under progress. Non-payment of development charges has caused delay completion of works which has resulted in delay in handing over of possession to allottees. The detail of allottees of D-Block along-with deposited amount is at **Annex-A**.

(b). As per report of the Society, the Society is trying its best to recover dues from defaulter members whereas AGM of society has already approved to cancel plots of defaulter allottees. Society is hopeful that recovery position will be better in upcoming months and incomplete works will be completed after which possession to allottees of D-Block will be handed over accordingly.

Annex-A

SNO	M/S NO	Applicant Name	Total Paid
1	32	Shabir Hussain Khokar	1,500,000
2	40	Irfan Ahmad	2,601,699
3	48	Muhammad Nawaz Sial	1,235,000
4	63	Zulfiqar Ali	2,491,699
5	65	Tahir Waseem	1,605,492
6	79	Mukhtar Ahmed Khan	1,040,000
7	119	Sheikh Ghulam Asghar	655,000
8	125	Ghulam Shabbir	2,491,700
9	144	Noor Ali	650,000
10	175	Tariq Azim Khan	945,500
11	250	Mukhtar Ahmed Siddiqui	892,500
12	251	Muhammad Ali	655,000
13	269	Hamza Shafiq/Nauman Wahid	1,200,000
14	313	Muhammad Sharif	2,491,699
15	321	Rafaqat Waheed	2,491,699
16	430	Riaz Akhtar	650,000
17	497	Israr Ul Haq	1,355,000
18	503	Abdul Rehman	650,000
19	507	Irfan Mustafa	592,200
20	518	Muhammad Saleem Akhtar	2,601,699
21	545	Sabz Ali Khan	1,680,000
22	549	Muhammad Irshad-Ul-Haq	2,602,000
23	556	Ali Asif	482,500
24	602	Zainab Noor	2,601,699
25	604	Aftab Azeem	650,000
26	613	Arif Hussain Awan	2,601,699
27	614	Ch. Zulaqar Ali	2,601,700
28	617	Sajid Hafeez	2,200,000
29	622	Ali Muhammad	2,601,699
30	666	Hafiz Muhammad Shafiq	2,601,699
31	775	Muhammad Umar Siddique	2,601,700
32	831	Shah Waliullah	2,601,699
33	832	Abdul Razzaq Mughal	1,400,000
34	847	Ghulam Muhammad	2,601,699
35	867	Muhammad Saghir Ahmed Khan	480,000
36	915	Ijaz Adalat	650,000
37	937	Usman Ali Azam	650,000
38	947	Arshad Jamil	2,491,699
39	1012	Ziafat Ali	2,600,000
40	1074	Arshad Mehmood	2,400,000
41	1105	Muhammad Zia Ul Rasool Butt	2,200,000
42	1110	Rana Khurram Shehzad	2,090,000
43	1123	Syed Hizbullah Shah Bukhari	2,200,000
44	1223	Muhammad Siddique	2,601,699
45	1237	Ahsan Khan	2,601,699

*Question No. 32 **Senator Dost Muhammad Khan:** *Will the Minister for Railways be pleased to state the details of land and properties of Pak Railways on lease/rent alongwith total amount of income received from each during the last five years?*

Mr. Muhammad Hanif Abbasi:

Pakistan Railways has leased out 14,740 acres of its commercial land to private individuals and firms through a competitive bidding process, and to government departments through a non-competitive process, in accordance with Pakistan Railways policy. The division wise details of leased out/commercial land all over the Railway network are as under:-

(Area in Acres)

Sr. No	Division Name	Commercial	Residential	Agriculture	Others	Govt. Dept	Grand Total
1	Peshawar	17	0	621	0	406	1044
2	Rawalpindi	9	114	855	0	162	1140
3	CFI	1	18	5	1	3	28
4	Others	0	0	0	0	5	5
5	Lahore	25	255	2024	129	1438	3871
6	Moghalpura	26	0	0	0	17	43
7	Multan	40	0	5854	0	370	6264
8	Sukkur	2	0	925	35	261	1223
9	Quetta	4	55	145	1	48	253
10	Karachi	12	0	272	0	585	869
	Total	**136**	**442**	**10701**	**166**	**3295**	**14740**

Pakistan Railways has generated a total revenue of Rs. **16,661** million from the leasing and licensing of railway land over the last five financial years (2020-21 to 2024-25) as shown below.

(Rs. In Million)

Division	2020-21	2021-22	2022-23	2023-24	2024-25	Total
Peshawar	94	158	262	634	509	1657
Rawalpindi	179	253	681	513	524	2150
Lahore	536	619	649	1245	1595	4644
Moghalpura/HQ	316	252	448	742	90	1848
Multan	196	255	165	879	780	2275
Sukkur	24	12	25	151	165	377
Karachi	202	337	320	382	620	1861
Quetta	25	17	32	32	64	170
REDAMCO	0	0	49	355	1275	1679
Total	**1572**	**1903**	**2631**	**4933**	**5622**	**16661**

This amount includes rental income from previously leased land as well as revenue from new leases during the period. The details of income generated from each category of lease are attached as
Annexure-A/1 to A/5 .

SUNDRY EARNING

Annex-A/1

SUNDRY EARNING w-e-f 01-07-2020 to 30-06-2021

Month	Shops	Agriculture	Stacking Plots	Parking Stands	Postal & other Govt/Private deptt	Food deptt	Oil Co.	ROW charges	Buildings	Temporary leasing less than 6 month	Total	Rs. In Million
A/c Head	Z-233	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231			
Peshawar	29839546	1336650	3216084	5384450	13751788	3962911	0	19179302	5102583	11818791	93592105	94
Rawalpindi	50372085	2998361	6679517	9780222	23001522	9078170	8136899	64036035	758032	4173213	179014056	179
Lahore	223150000	19140000	44270000	0	24220000	189180000	7970000	26730000	370000	0	535030000	535
Moghalpura	27813698	4599569	71148137	304038	1074382	0	0	105942063	2133620	102528990	315544497	316
Multan	47323863	64393604	31740595	0	37368474	0	0	0	14872416	0	195698952	196
Sukkur	9112757	2128233	2688293	831875	193257	675605	0	0	3989429	4822836	24442285	24
Karachi	3754216	4529705	6772528	8791936	62122000	0	200	51760387	1109050	63619586	202459608	202
Quetta	6860937	452071	6449497	0	419566	0	0	5019250	5889382	1213321	26304024	26
Total	398227102	99578193	172964651	25092521	162150989	202896686	16107099	272667037	34224512	188176737	1572085527	1572
Total in million	398	100	173	25	162	203	16	273	34	188	1572	

Annex-A/2

SUNDRY EARNING w-e-f 01-07-2021 to 30-06-2022

	18854565		-66739314	-183760					-5143756			
Month	Shops	Agriculture	Stacking Plots	Parking Stands	Postal & other Govt/Private deptt	Food deptt	Oil Co.	ROW charges	Buildings	Temporary leasing less than 6 month	Total	Rs. In Million
A/c Head	Z-233	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231			
Peshawar	42436639	7728460	28323	55844	0	8718404	34303376	61402897	3067163	0	157741106	158
Rawalpindi	9025841	33700000	13289378	12080005	10208535	11095529	71263405	88399959	833288	3262900	253158840	253
Lahore	36948070	163660	77284380	33260686	9710580	219291624	73596447	15000	3341069	165515984	619127500	619
Moghalpura	20411843	208052	6557422	2929667	191230001	0	0	450955	7200	30102081	251897221	252
Multan	9413919	17432028	55854565	9816240	0	33303369	25412959	8169868	0	95486738	254889686	255
Sukkur	3450657	1343814	1224356	0	25369	0	0	1050430	4856244	0	11950870	12
Karachi	16063874	988500	1770415	73325600	5758930	0	85213000	20951856	124479022	8837143	337388340	337
Quetta	298896	3158031	22988	2954779	0	0	0	10353551	0	0	16788245	17
Total	138049739	64722545	156031827	134422821	216933415	272408926	289789187	190794516	136583986	303204846	1902941808	1903
Total in million	138	65	156	134	217	272	290	191	137	303	1903	

Annex-A/3

SUNDRY EARNING w-e-f 01-07-2022 to 30-06-2023

Month	Shops	Agriculture	Stacking Plots	Parking Stands	Postal & other Govt/Private deptt	Food deptt	Oil Co.	ROW charges	Buildings	Temporary leasing less than 6 month	Total	Rs. In Million
A/c Head	Z-233	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231			
Peshawar	108005340	2315659	1854527	3717040	31225687	3962911	13006975	80363321	6391549	10844003	261687012	262
Rawalpindi	157101437	60886077	61337624	15926713	17006000	5043436	0	310309779	6700	53303666	680921432	681
Lahore	243315871	91757379	70616128	2416876	28127087	189189724	16538544	0	3299383	3525392	648786384	649
Moghalpura /REDAMCO	89846051	4067345	9612568	53142303	293010300	0	0	317451	47162300	211400	497369718	497
Multan	23079997	538526	16227151	57123256	307000	45024514	21999481	370385	0	82222	164752532	165
Sukkur	576880	6124164	3210102	0	545900	0	0	11250000	2659255	873282	25239583	25
Karachi	2644021	800242	89747739	55239800	39886000	0	0	23551334	1252302	107050012	320171450	320
Quetta	19110239	347370	3849907	0	3768000	0	0	997675	2920136	1256500	32249827	32
Total	643679836	166836762	256455746	187565988	413875974	243220585	51545000	427159945	63691625	177146477	2631177938	2631
Total in million	644	167	256	188	414	243	52	427	64	177	2631	

Annex-A/4

SUNDRY EARNING w-e-f 01-07-2023 to 30-06-2024

Month	Shops	Agriculture	Stacking Plots	Parking Stands	Postal & other Govt/Private deptt	Food deptt	Oil Co.	ROW charges	Buildings	Temporary leasing less than 6 month	Total	Rs. In Million
A/c Head	Z-233	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231			
Peshawar	237946606	70017731	7178455	6643120	54418486	4953638	50000000	178362468	13126201	11401989	634048694	634
Rawalpindi	125778310	128769	21273647	18789016	5670511	6304295	26923929	299744221	2340556	6195098	513148352	513
Lahore	232713360	205936868	50770807	21178200	17255964	236487155	6450251	459075970	1966388	12840422	1244675385	1245
Moghalpura	98979910	296643	79030080	154156	797123546	0	0	476511	102365600	18699090	1097125536	1097
Multan	166365180	224673124	23276146	2838202	3661142	56280643	21209506	332506370	24287141	24020743	879118197	879
Sukkur	22132286	10356177	7528312	0	0	0	0	83374116	4209235	23061305	150661431	151
Karachi	28274281	7996622	34962386	11825499	34528319	0	0	149938078	24397204	89600525	381522914	382
Quetta	19638049	2806001	2357245	1798698	0	0	0	0	5305365	418950	32324308	32
Total	931827982	522211935	226377078	63226891	912657968	304025731	104583686	1503477734	177997690	186238122	4932624817	4933
Total in million	932	522	226	63	913	304	105	1503	178	186	4933	

Annex-A/5

SUNDRY EARNING w-e-f 01-07-2024 to 30-06-2025

Month	Shops	Agriculture	Stacking Plots	Parking Stands	Postal & other Govt/Private deptt	Food deptt	Oil Co.	ROW charges	Buildings	Temporary leasing less than 6 month	Total	Rs. In Million
A/c Head	Z-233	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231	Z-232	Z-232	Z-232	Z-231			
Peshawar												
Rawalpindi												
Lahore												
Moghalpura												
Multan												
Sukkur												
Karachi												
Quetta												
Total												
Total in million												

PR has generated an amount of **Rs.5622 Million in the Year 2024-25**.
Category-wise segregation of Earning is pendig on account of Reconciliation, the same shall be apprised shortly.

*Question No. 33 **Senator Mohammad Humayun Mohmand:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the average cost (yaksala Oasth) of the land in Bara Kahu, Islamabad before the purchase of land by FGEHF for its Green Enclave Project, in 2009?*

Syed Mohsin Raza Naqvi: Report has been obtained from the Field Revenue Staff which is stated that the Average cost (Yaksala Oasth) of the land in Bhara Kahu,befor the purchase of land/by FGEHF for its Green Enclave/project in 2009 was 3/32 Rs. 28 Paisas/Marla, and 62605 Rs. And 60 Paisas per Kanal.

*Question No. 34 **Senator Mohammad Humayun Mohmand:** *Will the Minister for Railways be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that the Risalpur Locomotive Factory is running in losses, if so, the details thereof; and

(b) the income and expenditure of the said factory during the last three years with head wise break-up?

Mr. Muhammad Hanif Abbasi:

(a). Pakistan Locomotive Factory, Risalpur is a strategic asset of Pakistan Railways (PR) and is operating on no profit/ no loss basis. The factory was commissioned in 1993 with cooperation of Japan, and designed to manufacture 25 locomotives per annum. However, it is not an earning unit and its core function is to manufacture new locomotives for PR, through PSDP funding. So far, 102 DE locomotives had been manufactured and 26 overage locomotives have been rehabilitated in this factory. In case of non-manufacturing of DE Locos, other tasks/manufacturing of Diesel Spares as well as other rolling stock/jobs are done regularly. Currently, the factory is engaged in local manufacturing of High Capacity Bogie Freight Wagons. The factory is fully equipped & functional and is in position to manufacture locos, spares and freight wagons, however, there are some key constraints causing imbalances in revenues for the factory such as: -

1. No project for manufacturing of locomotives has been approved by the Government since long.
2. Insufficient vendors support for indigenous manufacturing of DE Locomotives.
3. Shortage of skilled workforce due to retirements over the time.

4. Lack of modern machinery and delay in procurement of essential equipment.
5. Delays in release of allocated funds and inadequate repair of existing machinery.

(b). **Financial summary for the last three years**

The details of the expenditure and income for the last three years are given below:

(Rs million)

Year	Expenditure	Earnings/Income
2022-23	410.183	309.69
2023-24	472.492	328.58
2024-25	490.043	406.40

The head-wise details of expenditure during the last three years are tabulated below:

(In Rs. Million)

Expenditure Head	2022-23	2023-24	2024-25
Pay & Allowances	284.218	359.464	380.958
Electricity	54.758	67.486	46.596
Sui Gas Bill	8.828	9.847	10.013
Others *	62.379	35.695	52.476
Total	**410.183**	**472.492**	**490.043**

* *"Others" include maintenance of plant & machinery, vehicles, buildings, procurement of material, stationery, POL, HSD Oil, Gases, common users, telephone bills, etc.*

The head wise breakup of earnings is given below:

(In Rs. Million)

Description	2022-23	2023-24	2024-25
Locomotives (Repair work)	82.59	78.03	0.000
Bogies of Locomotives (Repair Work)	02.11	15.27	16.30
Diesel Spares (All Classes)	157.69	104.06	158.89
Car body Shell with Bogies of German Coaches	24.39	59.00	3.48
Bogies BG-64	42.91	72.22	25.15
ZBKCs (Open Top Freight Wagons)	-	-	202.57
Total	**309.69**	**328.58**	**406.40**

*Question No. 35 **Senator Dost Muhammad Khan:** *Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is fact that a number of railways quarters in Peshawar and Rawalpindi are*

occupied by illegal occupants, if so, details thereof indicating also their names, designations, CNIC, date of birth and action taken against them during the last 2 years?

Mr. Muhammad Hanif Abbasi:

Since the data required is complex / vast in nature and has to be collected from different quarters of Pakistan Railways, therefore more time is required for collection and compilation of data. Ministry of Railways is working on it with dedicated efforts. The detailed reply will be submitted by 25-08-2025

*Question No. 36 **Senator Syed Waqar Mehdi:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) the details of funds allocated to CDA for renovation and maintenance of Parliament Lodges during the fiscal years 2024-25 & 2025-26; and

(b) whether the Chairman CDA has any discretionary powers to treat any request for renovating a lodge as ordinary or special case, if so, the details thereof?

Syed Mohsin Raza Naqvi:

(a). Budget is allocated every year for maintenance of Parliament Lodges & MNA Hostel detail of head wise allocation as under:

i. Repair Maintenance works allocated budget for the year **2024-25** **Rs.369.261.**

ii. Repair Maintenance works allocated budget for the year **2025-26** **Rs.369.261.**

(b). No, Chairman CDA has no any discretionary power to treat as ordinary or especial case to renovate a lodge. It is only National Assembly or Senate discretion to decide approved work plan or case to case basis.

*Question No. 38 **Senator Jan Muhammad:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) the number of residential and commercial plots sold or leased by the Capital Development Authority CDA during the last ten years indicating also the location, category, size, price, date of transaction, name of buyer and mode of transaction in each case;

(b whether any complaints have been reported in the sale or leased of these plots during the same period, if so, the details thereof indicating also the nature of complaints, status of inquiry and actions taken by the CDA?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) & (b) Following sectors residential plots ballot/auction last 10 years Details are as under:-

(a) Balloting of 300 plots in Park Enclave Phase-II was held on 09-02-2016 (list Annex-A)

(b) Auction of 13 plots in 2017 in different sectors i.e. G-10,
F-11, & D-12 (list Annex-B)

(c) Auction of 41 plots in year of 2019 in different sector i.e.
G-10, F-10, F-11 & D-12 (Annex-C)

(d) Balloting of 984 plots in Park Enclave Phase-Ill was held on 24-09-2020 (list Annex-D)

(e) Auction of 09 plots in Sector Park Enclave Phase-I Phase-II was held on January 2023 (list Annex-E)

(f) Auction of 01 plot in F-10 was held in 20-10-2023, (list Annex-F)

(g) Balloting of Sector C-14 was held on 14-01-2025 and 43 plots were· sold (list Annex-G)

(Annexures have been placed in library and Table of the mover/ concerned Member).

*Question No. 39 **Senator Jan Muhammad:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) the details of officer / officials of CDA found involved in corruption cases during the last ten years indicating also their names and designations, nature of allegations, names of investigating agencies, current status / outcomes of inquiries and penalties imposed with case wise breakup;

(b) whether it is fact that a number of such officers / officials are still working in CDA despite proven or pending charges, if so, the details thereof indicating also the posts and designations they are currently holding; and

(c) *the steps taken or being taken by the Government to ensure better transparency and accountability in CDA?*

Syed Mohsin Raza Naqvi:

a. The details of officer / officials is attached at **(Annexure-A)**.

b. The majority of officers against whom charges of corruption have been substantiated have already been subjected to significant penalties, including dismissal, removal, compulsory retirement, or reduction to lower time scales, in accordance with the severity of the charges. Some officers, against whom charges have not yet been proven and whose inquiries are still ongoing, are currently serving in the CDA. However, these officers have been relieved from the positions or posts in relation to the ongoing investigations. A detailed list of the officers and officials is provided in Annexure-A.

c. In order to enhance transparency and accountability, the Capital Development Authority (CDA) has implemented the Public Procurement Regulatory

Authority (PPRA) Rules in their true letter and spirit for all types of procurement, tendering, and auction processes. The use of the **E-PADS online** system has been made mandatory in this regard.
Furthermore, the Directorate of Procurement and Contracts has been restructured to ensure more effective oversight and control over all procurement and tendering activities. In addition, all land records have been **digitized** through the Punjab Land Record Authority (PLRA).
The process of property transfers under the Estate Management Directorate has also been digitized, with case tracking now facilitated through a dedicated mobile application.
In its ongoing efforts to streamline administrative processes and enhance operational efficiency, the Capital Development Authority (CDA) has successfully implemented the e-Office system across the organization. This initiative is aimed at expediting the processing and resolution of cases while ensuring greater transparency, accountability, and seamless coordination among various departments. The adoption of the e-Office system not only accelerates decision-making but also reduces delays, eliminates paperwork, and fosters a more efficient and transparent workflow, thereby contributing to the overall effectiveness of the authority's operations.

Annexure-A

List of Officers / Officials found Involved in Corruption Cases

Sr. No.	Name of Officer/Officials	Designation	Current Posting	Nature of Allegation	Investigation Agency	Outcome	Penalty	Detail of Penalty
1	Ejaz Ul Hassan	Deputy Director (Civil)	DD Sector Development	Illegal Allotment of Plots	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Reduction to Lower Time Scale for period of 02 Years
2	Arif Ali	Assistant Director (Civil)	Water Supply	Illegal Allotment of Plots	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Reduction to Lower Time Scale for period of 02 Years
3	Muhammad Rafique	Audit Officer	Dismissed	Payment of Land Compenstation to fake affectee	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
4	Qazi Ihsan Haider	Sub-Assistant / Cashier	Dismissed	Payment of Land Compenstation to fake affectee	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
5	Zeeshan Majeed	Sub-Assistant / Cashier	Dismissed	Payment of Land Compenstation to fake affectee	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
6	Riaz Mustafa Abidi	Ex Personal Secretary	Compulsory Retired	Selling of fake / bogus Plot files	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
7	Zafeer Ahmed	Sub-Assistant	BCS	Taking bribe	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
8	Sajjad Hussain	Sub-Engineer	Report to HRD	Fake signature of MB's without execution of work	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Reduction to Lower Time Scale
9	Maqsood	Tube Well Operator	Compulsory Retired	Submission of fake document for appointment	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Compulsory Retirement
10	Saeed Ahmed	Fireman	Dismissed		CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
11	Maqsood Khan	Divisional Account Officer	Compulsory Retired	Embazzelement	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Compulsory Retirement
12	Ejaz Hussain Shah	Sub-Assistant	Dismissed	Embazzelement	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
13	Muhammad Sheraz	Patwari	Dismissed	Theft of Naqsha-III of Shah Allah Ditta, Islamabad	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Removal from Service
14	Fakhar Abbas	Patwari	Dismissed	Theft of Naqsha-III of Shah Allah Ditta, Islamabad	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Removal from Service
15	Gul Nawaz	Security Guard	Dismissed	Theft of Diesel from official vehicle	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
16	Mubashir Shah	Sr. Assistant	Dismissed	Allotment of alternate Plot not available on Layout Plan	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Removal from Service
17	Ali Mustafa	Sr. Assistant	Report to HRD	Involved in Property Busniess inconsistant with his official position	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Reduction to Lower Time Scale
18	Majid Hussain	Sub-Assistant	Dismissed	Involved in Allotment of Plots to illegitimate Affecttees	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
19	Aqeel Khan	Jr. Assistant	Dismissed	Involved in Allotment of Plots to illegitimate Affecttees	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Dismissal from Service
20	Ahsan Shah	OGM	Dismissed	Taking bribe for booking of Cricket Ground	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Major Penalty	Removal from Service
21	Aftab Saleem	Admin Officer	Under Suspension	Illegal swapping of land in E-11 / Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	Presently under suspension
22	Jamshaid Khokhar	Jr. Assistant	Under Suspension	Illegal swapping of land in E-11	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	Presently under suspension
23	Afnan Alam	PA&AS BS-19 / Member Estate	Repatriated from CDA	Illegal swapping of land in E-11 / Illegal allotment of 62 plots	Refferred to his Parent Dept	-	-	Repatriated to his Parent Department
24	Sidra Anwar	PAS BS-18 / Director Land	Repatriated from CDA	Illegal swapping of land in E-11 / Illegal allotment of 62 plots	Refferred to his Parent Dept	-	-	Repatriated to his Parent Department
25	Sobia Hassan Toru	PAS BS-18 / DC, CDA	Repatriated from CDA	Illegal allotment of 62 plots	Refferred to his Parent Dept	-	-	Repatriated to his Parent Department

26	Amir Hayat Aulakh	Naib Tehsildar	Repatriated from CDA	Illegal allotment of 62 plots	Refferred to his Parent Dept	-	-	Repatriated to his Parent Department
27	Mirza Saeed Akhter	Naib Tehsildar	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
28	Mubashir Hussain Shah	Sr. Assistant	Dismissed	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
29	Aqeel Khan	Jr. Assistant	Dismissed	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
30	Wajahat Hussain	Jr. Assistant	Report to HRD	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
31	Muhammad Shakeel	Sub-Assistant	Engineering Wing	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
32	Muhammad Junaid Anwar	Jr. Assistant		Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
33	Muhammad Ibrar	Jr. Assistant	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
34	Muhammad Yasin Khan	Jr. Assistant	Health Services	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
35	Abid Hussain	Patwari	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
36	Rashid Mehmood	Patwari	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
37	Muhammad Asif	Patwari	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
38	Mudasir Hussain	Patwari	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
39	Saeed Akhter	Jr. Assistant	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
40	Muhammad Ramzan	Assistant Account Officer	Accounts Directorate	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
41	Iqbal Hussain	Record Keeper DC Office	Land & Rehabilitation	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
42	Amir Raza Mughal	Jr. Assistant	Engineering Wing	Illegal allotment of 62 plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
43	Irfan Azeem Khan	DDG	Environment	Non-remitance of Departmental Collection charges / Entry fee of Lake View Park	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
44	Asif Majeed	Director	Environment	Non-remitance of Departmental Collection charges / Entry fee of Lake View Park	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
45	Zubair	Manager Parks	Environment	Non-remitance of Departmental Collection charges / Entry fee of Lake View Park	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
46	Zubair Kabeer	Manager Parks	Environment	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
47	Idrees Anjum	Deputy Director	Environment	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
48	Ibrar Hussain	Manager Park Daman-e-Koh / F-9 Park	Environment	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
49	Javed Jutt	Sub-Assistant	Under Suspension	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
50	Nasar Ullah	Supervisor	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
51	Adalat Shah	Assistant Director	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
52	Mian Dabeer	Deputy Director	Retired	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure

53	Sheikh Zeeshan	Assistant Director	Solid Waste Management Dte	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
54	Sikandar	Assistant Director	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
55	Imran Ullah	Inpsector	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
56	Bilal Zafar Malik	Sub-Inspector	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
57	Sheraz Ali	Sub-Inspector	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
58	Badar Moasood	Inspector	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
59	Usman Lashari	Inspector	Enforcement	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Minor Penalty	Censure
60	Rizwan Sarwar	Assistant Director	MCI	Illegal construction in Saidpur Model Village	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
61	Khalid Malik	Ex-Director Parks	Repatriated from CDA	Non-recovery of Entry Fee at Lake View Park from contractor	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
62	Rana Tahir Hassan Khan	Deputy Director Parks	Environment	Non-recovery of Entry Fee at Lake View Park from contractor	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
63	Tariq Aziz	Assistant Director Parks	Environment	Non-recovery of Entry Fee at Lake View Park from contractor	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
64	Ch. Bashir Ahmed	Assistant Account Officer	Retired	Non-recovery of Entry Fee at Lake View Park from contractor	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
65	Junaid Afzal	Assistant Manager Parks	Environment	Non-recovery of Entry Fee at Lake View Park from contractor	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
66	Muhammad Irshad	Director	Expired	Spring Tree Planatation 2009 and fencing with RCC poles and barbed wire at Shahrah-	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
67	Ghizwan Shamshad	Director	Expired	Spring Tree Planatation 2009 and fencing with RCC poles and barbed wire at Shahrah-	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
68	Irfan Azeem Khan	Director	Environment	Spring Tree Planatation 2009 and fencing with RCC poles and barbed wire at Shahrah-	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
69	Dr. Sheikh Suleman	DG	Retired	Spring Tree Planatation 2009 and fencing with RCC poles and barbed wire at Shahrah-	CDA's Internal Inquiry	Inquiry Closed	-	Abated Inquiry Process
70	Iftikhar Ahmed Awan	DDG	Retired	Spring Tree Planatation 2009 and fencing with RCC poles and barbed wire at Shahrah-	CDA's Internal Inquiry	Inquiry Closed	-	Abated Inquiry Process
71	Rizwan Sarwar	Project Manager DMA	MCI	Leasing out of five public transport facilities (intercity wagon/taxi stand) by DMA / MCI	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
72	Zafar Iqbal	Additional Director	Capital Emergency Service	Leasing out of five public transport facilities (intercity wagon/taxi stand) by DMA / MCI	CDA's Internal Inquiry	Charges Proved	Exoneration	Exonerated
73	Asad Waqas Malik	Jr. Technician	Under Suspension	Tehft of medicine at Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
74	Shehzad Ahmad	Security Guard	Under Suspension	Tehft of medicine at Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
75	Musthaq Ahmed	Security Guard	Under Suspension	Tehft of medicine at Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
76	Mukhtiyar Ahmed	Ward Boy	Under Suspension	Tehft of medicine at Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
77	Fakhar Abbas	Jr. Assistant	Estate Management-II	Demanding bribe against proceesing of Plot file	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
78	Kamran Bakhat	Director	Enforcement	Taking bribe for installation / running of khokha/Tea Stall/ Cabin in Blue Area,	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
79	Muhammad Akram	Security Guard	Enforcement	Taking bribe for installation / running of khokha/Tea Stall/ Cabin in Blue Area,	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-

80	Farman Ullah	Assistant Director (Civil)	Maintenance-II	Illegal parking facility in the vicinity of Faisal Masjid Islamabad	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
81	Mr. Fareed-ud-Din	Addl: Director	Retired	Allotment Of Plots No.59, In Sector D-13, Islamabad without balloting	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
82	Mr.Taimoor Ahmed	Dy: Director	Under Suspension	Allotment Of Plots No.59, In Sector D-13, Islamabad without balloting	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
83	Mr. Asghar Ali	Assistant Director	Retired	Allotment Of Plots No.59, In Sector D-13, Islamabad without balloting	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
84	Mr. Malik Sajid	Admin Officer(Rehabilitation)	Report to HRD	Allotment Of Plots No.59, In Sector D-13, Islamabad without balloting	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
85	Mr. Muhammad Latif	Sub: Assistant	Retired	Allotment Of Plots No.59, In Sector D-13, Islamabad without balloting	CDA's Internal Inquiry	-	-	-
86	Muhammad Iqbal	Sub-Assistant	Dismissed	Submission of fake Domicile	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Major Penalty	Dismissal from Service
87	Zaki Khalid	Helper	Under Suspension	Non-remitance of Rent of Shops in authority's official account	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
88	Javed Rafi	Sub-Assistant	Under Suspension	Non-remitance of Rent of Shops in authority's official account	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
89	Aaroon Jousha Das	Deputy Director (Civil)	On Deputation Ministry of Federal Education and	Advance payment in construction of Additional block of CDA Model School	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
90	Alam Ujjan	Deputy Director (Civil) / Sub-Engineer	Engineering Wing	Advance payment in construction of Additional block of CDA Model School	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
91	Rashid Abbas	Sub-Engineer	Report to HRD	Advance payment in construction of Additional block of CDA Model School	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
92	Shehzad Ahmad	Sub-Engineer	Engineering Wing	Advance payment in construction of Additional block of CDA Model School	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
93	Muhammmad Shafiq	Divisional Account Officer	Accounts Directorate	Advance payment in construction of Additional block of CDA Model School	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
94	Aaroon Jousha Das	Deputy Director (Civil)	On Deputation Ministry of Federal Education and	Undue payment against defective work and release of premature retention money	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
95	Sameer Bashir	Jr. Assistant	DG Services office	Misplacement / by hand process of file Plot 1-C, Street 100, Sector D-13/3, Islamabad	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Major Penalty	Reduction to Lower Post i.e. Naib Qasid
96	Muhammad Ikram	Sr. Assistant	Report to HRD	Defrauding the authority by issuing withdrawal/cancellation of provisional bid	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Major Penalty	Compulsory Retirement
97	Qamar ud Din Junejo	Assistant Director	Engineering Wing	Purchase of Explosive detectors for Supreme Court of Pakistan	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Minor Penalty	Withholding of one increment for one year
98	Sanam Abbas Shah	Sub-Assistant	Mechanical-I	Involved in double allotment of Plot No. 559-C, Margallah Town, Phase-I, Islamabad	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Minor Penalty	Withholding of five increment for five year
99	Imdad Ali	Assistant Director	Law Directorate	Allotment of Plot No. 1242, Sector G-11/2, Islamabad which had been deleted from	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Minor Penalty	Censure
100	Muhammad Asif	OGM	Dismissed	Theft of Diesel from official vehicle	CDA's Internal Inquiry	Charges proved	Major Penalty	Dismissal from Service
101	Umair Ayaz	LDC	Report to HRD	Non-remitance of payment on account of registration slip in Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
102	Ch. Shahid Hussain	Admin Officer / DDO	Under Suspension	Double / fake payment by using photocopies on a/c of decoration indoor	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
103	Muhammad Saleem Minhas	Audit Officer	DMA	Double / fake payment by using photocopies on a/c of decoration indoor	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
104	Zubair Hussain	Divisional Account Officer	Audit Directorate	Double / fake payment by using photocopies on a/c of decoration indoor	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
105	Faheem Mustafa Soomro	Assistant Account Officer	Accounts Directorate	Double / fake payment by using photocopies on a/c of decoration indoor	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
106	Malik Fayyaz	Acting Inspector Weekly Bazar	MCI	Taking bribe / money	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-

107	Muhammad Shafique	Imaging Technologist	Capital Hospital	Unthorizedly Dis-assembling of MRI machine in Capital Hospital	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
108	Khizar Hayat	Sub-Assistant	Under Suspension	Illegal allotment of Plots	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
109	Muhammad Mehmood	OGM	Environment	Theft of Diesel from official vehicle	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
110	Sakoon Ullah	OGM	Environment	Theft of Diesel from official vehicle	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-
111	Patrash Masih	Cleaner	Solid Waste Management Dte	Theft of Diesel from official vehicle	CDA's Internal Inquiry	Inquiry In-process	-	-

*Question No. 40 **Senator Jan Muhammad:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) the details of agreement under which CDA transferred approximately 2412 Kanal land to DHA in 2007-2008 indicating also the conditions regarding time lines, default penalty or late delivery;

(b) whether DHA has handed over allotment and possession of 729 plots to CDA under the said agreement, if so, the details thereof;

(c) whether the said plots have been allotted on original location agreed upon in that agreement, if not, the reasons thereof indicating also the current location, estimated market value and plan for utilization of the same; and

(d) whether it is a fact that the allotment / handing over of those plots has been delayed beyond the agreed upon timeline, if so, the details of penalty, compensation or adjustment for market value devaluation, if any, imposed on DHA?

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) Two Agreement dated 12-09-2007 and 14-03-2008 were signed between CDA and DHAI, as per said agreements, CDA allocated 2412 Kanal raw land to DHA-I and in exchange of that allocated / allotted land, DHA-I agreed to handover 729 developed plots to CDA (measuring 500 Sq.yard each). (Copy of agreement Annexed).

(b) DHA-I handed over 727 allotment certificate on 31-12-2013, in allotment certificates plots numbers were not mentioned. Now, DHA-I handed over allotment letters of 725 plots with designated plot numbers in September 2024.

(c) As per agreements Plots were to be offered in Phase-II (Extension). 725 plots are allotted in DHA Phase-VI.

CDA vide letter dated 15-05-2025, allotments of 193 plots were returned to DHA to dispose of the same, and CDA has asked the DHA that in first instance the offered amount may be shared with CDA so that the same may be approved. (copy Annexed).

(d) No penalty, imposed on DHA.

(Annexures have been placed in library and Table of the mover/ concerned Member).

*Question No. 44 **Senator Syed Masroor Ahsan:** *Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:*

(a) *the details of development projects completed by CDA during the last two years; and*

(b) *the details of ongoing development projects initiated by CDA indicating also expected date of completion of the same in each case?*

Syed Mohsin Raza Naqvi: (a) List of development projects completed by Road Division-II in last two years is annexed at **A**.

(b) Currently there are no ongoing development projects in progress under this office.

Annex-A

Subject: SENATE QUESTION NO. 44 MOVED BY SENATOR SYED MASROOR AHSAN

No	Project	Cost	Contractor	Date of Start	Date of Completion	Current Status
1.	Construction of Grade separated arrangement at Intersection of Khayaban-e-Iqbal with 11th Avenue Islamabad (Iran Avenue)	Rs. 3,983 Million	National Logistic Cell (NLC)	21-12-2022	31-01-2024	Completed and operational.
2.	Construction of Khayaban-e-Margalla from GT Road to Sector D-12 Islamabad	Rs. 2,513 Million	Frontier Works Organization (FWO)	11-06-2021	30-06-2023	Completed and operational.
3.	Construction of Bharakahu Bypass Islamabad	Rs. 6,515 Million	National Logistic Cell (NLC)	11-10-2022	31-07-2023	Completed and operational.
4.	Recep Tayyip Erdoğan Interchange, Islamabad *(Resolving Traffic Congestion Issues at Crossing of 9th Avenue & Jinnah Avenue/ Ibn-e-Sina Road, Islamabad)*	Rs. 4,000 Million	M/s Maaksons Engineering Corporation	25-11-2024	18-02-2025	Completed and operational.

*Question No. 45 **Senator Kamran Murtaza:** *Will the Minister for Railways be pleased to state:*

(a) whether it is a fact that only one train i.e. Jaffar Khan Express is plying between Quetta to Peshawar, if so, details thereof;

(b) whether it is also a fact that the condition of the coaches of the said train is very much deteriorated, if so, the details and reasons thereof; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to enhance the services and coaches of Jaffar Khan Express on the same route, if so, the details thereof?

Mr. Muhammad Hanif Abbasi: (a) At present only Jaffer Express (39Up/40Dn) is plying between Peshawar and Quetta as per following time table:

- Ex: Quetta departure 09:00 Hrs, Peshawar arrival 19:35 Hrs (Next day).
- Ex: Peshawar departure 07:00 Hrs, Quetta arrival 17:00 Hrs (Next day)

(b) It is not a fact that coaches of the Jaffer Express are in deteriorated condition. All the coaches running with this train are well maintained and are fit mechanically as well as-electrically in all respect.

(c) At present, Jaffer Express is running with composition and services which are sufficient to cater to the needs of the current potential of traffic of that area. Hence there is no such proposal to enhance coaches of Jaffer Express so far.

ISLAMABAD, SYED HASNAIN HAIDER,
the 18th August, 2025 *Secretary.*

PCPPI—6866(2025) Senate—18-08-2025 —275.

Mr: Chairman: I now take leave applications.

<u>Leave of Absence</u>

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar has requested for the grant of leave for the 18th and 19th August, 2025, due to the official visit abroad. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Rahat Jamali has requested for the grant of leave for 15th to 19th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Farooq Hamid Naek has requested for the grant of leave for 15th to 19th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Syed Masroor Ahsan has requested for the grant of leave for 15th to 19th August, 2025, due to official visit abroad. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Saadia Abbasi has requested for the grant of leave for 18th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Sarmad Ali has requested for the grant of leave for 12th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Bushra Anjum Butt has requested for the grant of leave for 15th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Anusha Rahman Ahmad Khan has requested for the grant of leave for 15th and 18th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Abdul Shakoor Khan has requested for the grant of leave for 18th and 19th August, 2025, due to personal engagements. Is the leave granted?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman: Senator Jam Saifullah Khan, Chairman Standing Committee on Railways to move Order No.3.

Motion Under Rule 194 (1) moved by the Chairman, Standing Committee on Railways on Starred Question No. 58 regarding outsourcing of luggage vans by Pakistan Railways during the last three years

Senator Jam Saifullah Khan: I, Chairman, Standing Committee on Railways, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 58, asked by Senator Qurat-Ul-Ain Marri, on 18th February, 2025, regarding outsourcing of

luggage vans by Pakistan Railways during the last three years, including details of arrangements and stakeholders, year-wise revenue comparison between outsourced and directly operated vans, and information on any proposals to enhance operational efficiency and earnings, may be extended for a period of sixty days with effect from 18th August, 2025.

Mr. Chairman: I, now put the motion before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.4. Senator Bushra Anjum Butt.

Motion Under Rule 194 (1) moved by the Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025].

Senator Bushra Anjum Butt: I, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill to provide for the establishment of the University of Business, Sciences and Technology [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025], introduced by Senator Abdul Shakoor Khan on 17th February, 2025, may be extended for a period of sixty days with effect from 16th August, 2025.

Mr. Chairman: I, now put the motion before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.5. Senator Umer Farooq, Chairman Standing Committee on Petroleum, may move Order No.5. Senator Qurat-ul-Ain-Marri please move on behalf of Senator Umer Farooq.

Presentation of the report of Standing Committee on Petroleum on [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025].

Senator Qurat-ul-Ain-Marri: I would like the attention of the Minister for Petroleum for this please. Thank you Minister, it is your bill.

I, on behalf of Senator Umer Farooq, Chairman, Standing Committee on Petroleum, present report of the Committee on a Bill further to amend the Petroleum Act, 1934 [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025].

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Bushra Anjum Butt, please move Order No.6. She was sitting here. Can somebody on her behalf? Senator Fawzia Arshad.

Presentation of the report of Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024]

Senator Fawzia Arshad: I, on behalf of Senator Bushra Anjum Butt, Chairperson, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on the Bill further to amend the Federal Supervision of Curricula, Text-books and Maintenance of Standards of the Education Act, 1976 [The Federal Supervision of Curricula, Text-books and

Maintenance of Standards of the Education (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Qurat-Ul-Ain Marri on 9 th September, 2024.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, may move Order No.7.

Consideration and Passage of [The Pakistan Land Port Authority Bill, 2025].

Senator Muhammad Tallal Badar: I, on behalf of Senator Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move that the Bill to provide for establishment of Pakistan Land Port Authority [The Pakistan Land Port Authority Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس میں چار ماہ deliberations ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی 24 amendments تھیں وہ بھی incorporate کی گئیں، نوید قمر صاحب نے ڈالیں۔ This may be put for vote.

Mr. Chairman: I, now put the motion before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted unanimously. Second reading of the bill, there is no amendment in Clauses 2 to 55, so, I put the clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 55, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 55 stand part of the Bill. Now, we take up Clause 1 The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1 The Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 1, the Preamble and the Title, stand part of the Bill. Order No. 8, please move.

Senator Muhammad Tallal Badar (Minister of State for Interior and Narcotics Control): Sir, I rise to move that the Bill to provide for establishment of Pakistan Land Port Authority [The Pakistan Land Port Authority Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: I, now put the motion before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously. Order No. 9, Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, on his behalf.

<u>Consideration and Passage of [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2025]</u>

Senator Muhammad Tallal Badar: Sir, I rise to move that the Bill further to amend the Anti-terrorism Act, 1997 [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ایک amendment ہے۔ یہ اس پر بولیں۔ ہم جواب دیں گے۔ ہاؤس کو پتا ہونا چاہیے کہ اس میں کیا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Parliamentary Leader of the PTI.

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: شکریہ، جناب چیئرمین !آج ہمیں کہا جارہا ہے کہ آپ قانون کی کتاب میں ایک نہایت طاقتوراور نہایت متنازعہ قانون کی ترمیم کریں۔ یہ Anti-terrorism Act, 1997 کا قانون ہے۔ جناب چیئرمین ! یہ قانون بہت غیر معمولی حالات میں وجود میں آیا اور اس وقت اس کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں جو غیر معمولی خطرات ہیں اُن سے پاکستان کو بچانا ہے۔ تو میں ایوان کو یہ کہنا چاہوں گا کہ بطور ایک قانون دان جب بھی آپ ریاست کو ایسے اختیار دیں گے جو بڑے غیر معمولی ہوں تو پھر ان اختیارات کا درست استعمال بھی ہو سکتا ہے اور غلط استعمال بھی۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم اس کے background میں جاتے ہیں کہ یہ قانون کیوں نافذ کیا گیا۔ Anti-terrorism Act, دہشت گردی کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ معاشرے اور ریاست کا جو امن و امان تھا اس کو تباہ و برباد کیا جارہا تھا۔ یہ قانون اس وقت بنایا گیا تھا جب لاکھوں پاکستانی اس دہشت گردی کی لعنت کی وجہ سے شہید ہو رہے تھے اور اُس کے ساتھ ساتھ انتہا پسندی بھی ہماری قوم کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی تھی اور جو ہماری یک جہتی تھی اس کو تہس نہس کر رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ دہشت گردی ختم ہو۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سب ایک ہیں جہاں تک اس کا مقصد ہے کہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا جائے اور ان کو سزائیں دی جائیں۔ ان شاء اللہ ہم یہ جنگ جیتیں گے بھی لیکن جناب چیئرمین ! ہمیں جلدی تو ضرور ہے۔ ہمیں جلدی ہے کہ گرفتار ہوں، سزائیں ہوں ان کو but urgency should not eclipse wisdom جلد بازی میں جو آپ کی دانش ہے اور جو آپ کی عقل ہے جلد بازی اُس پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ جب یہ ATC کا قانون پہلی حکومت لے کے آئی اور اس کے draft کو پارلیمنٹ نے pass کیا تھا۔ وہ پاس قانون سپریم کورٹ کے پاس گیا اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے اُس کو آئین کی ایک ایک شق کے مطابق دیکھا۔ جو original قانون تھا اس میں آج جو ترمیم لے کر آنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ شق بھی موجود تھی جب سپریم کورٹ اس کو دیکھ رہی تھی اور سپریم کورٹ نے بہت ساری شقیں including this particular amendment اس کو کہا کہ یہ قانون اور آئین کی

خلاف ورزی ہے اس کو ختم کر دیں۔ پارلیمنٹ نے پھر سپریم کورٹ کی judgmentکے مطابق نیا قانون بنایا اور اس نئے قانون میں پارلیمنٹ نے یہ وہی شق نہیں رکھی۔ Basically ATA کا جو اس وقت Act ہے وہ شاید آئین کے خلاف ہو لیکن اس میں ایک بھی گنجائش نہیں ہے کہ چھوٹی سی بھی ترمیم کی جائے۔ یہ اس کی پوزیشن ہے۔

جناب چیئرمین! اب ذرا نظر دوڑاتے ہیں کہ یہ amendmentاجو لے کر آرہے ہیں وہ کہتی کیا ہے۔ ایک Section 11EEEE یہ ڈالنا چاہ رہے ہیں۔ اس میں لکھا گیا ہے میں پڑھتا ہوں۔ یہ آپ سب سن لیجیے لکھا گیا ہے کیونکہ یہ چیز ایسی ہے جو ہم سب کو کسی نہ کسی وقت affect کر سکتی ہے۔

"The Government or, where the provisions of section 4 have been invoked, the armed forces or civil armed forces, as the case may be, subject to the specific or general order of the Government in this regard, for a period not exceeding three months and after recording reasons thereof, issue order for the preventative detention of any person who has been concerned in any offence under this Act relating to the security or defence of Pakistan or any part thereof, or public order or relating to target killing, kidnapping for ransom, and extortion, bhatta, or the maintenance of supplies or services.

Provided that the detention of such person, including detention for a further period of three months, shall be subject to the provision of Article 10 of the Constitution."

جناب چیئرمین! اس amendment کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو جب بھی حکومت میں کوئی بھی چاہے، اگر وہ ایک SHO کو یہ اختیار دے دیں گے تو وہ کسی کو بھی کسی وجہ کے بغیر اٹھا سکتا ہے۔ تین مہینے تک اس کو وہ جیل میں بند کر سکتا ہے اور اس کی کوئی رسائی نہیں ہے کہ وہ عدالتوں

تک پہنچ سکے، کوئی رسائی نہیں ہے کہ وہ جا کر اپنی کسی قسم کی بھی اس detention کو challenge کر سکے۔ یہ وہ والا قانون ہے شاید جو کہ آج سے دو سو سال پہلے جب پاکستان اور انڈیا اکٹھے تھے اور British Rulers تھے تو یہ قانون نافذ کیا تھا۔ اس وقت بھی قائدِ اعظم محمد علی جناح نے یہ کہا تھا کہ یہ قانون draconian ہے۔ کسی بھی جمہوری ملک میں یہ نافذ نہیں ہو سکتا۔ تو سوال میں یہ پوچھتا ہوں اور خود سے ہم سوال پوچھتے ہیں۔ میں اپنے Opposition members سے بھی کہوں گا کہ آپ پوچھیں کہ کیا یہ ترمیم پاکستان کو زیادہ محفوظ کرتی ہے یا یہ آئینی حقوق کو کمزور کرتی ہے۔ ان آئینی حقوق کو کمزور کرتی ہے جن آئینی حقوق کا ہم نے oath لیا ہے کہ ہم ان کا تحفظ کریں گے۔ ہمارا اس وقت فرض دہرا ہے جب ہم یہ ترمیم کو دیکھ رہے ہیں تو ہمارا فرض دہرا ہے۔ ایک طرف ہم نے شہریوں کی جانوں کو دہشت گردی کے عذاب سے بچانا ہے لیکن دوسری طرف ہم نے اُن آئینی آزادیوں کا بھی دفاع کرنا ہے۔ جناب چیئرمین! اُن آئینی آزادیوں کا جن کے بغیر پاکستان ایک جمہوری ملک نہیں کہلا سکتا۔ We have to do a balancing Act. Sir, we have to balance security versus liberty, Power versus accountability. سالہا سال سے ہم دیکھ رہے ہیں، سالوں سے دیکھ رہے ہیں اور بالخصوص پچھلے دو سال سے کہ ATA, Anti-terrorism Act کو جو اس کا اصل دائرہ اختیار تھا اس سے بڑھ کر استعمال کیا جا رہا ہے۔ وہ دفعات Anti-terrorism Act کی جو کہ خطرناک دہشت گرد کے لیے استعمال کرنی تھی، جو ان کے لیے مخصوص تھی اس کو سیاسی کارکنوں، ہمارے صحافیوں اور یہاں تک کہ جو پرامن مظاہرین ہیں ان کے اوپر لاگو کیا جا رہا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سابق وزیرِ اعظم پاکستان جو کہ پاکستان کو rule کرتے رہے ان کے خلاف اس کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان کو اس کی وجہ سے جیل میں رکھا جا رہا ہے۔ اس کی example یہ ہے کہ پچھلے جو سو سے زیادہ لوگوں کو اسی قانون کے تحت سزا دے دی گئی ہے صرف اس لیے کہ وہ اختلاف رائے کا اظہار کر رہے تھے۔ اس ترمیم کے ذریعے جو اب کہنا چاہ رہے ہیں، جو میں نے پڑھی ہے، اب تو اور بھی حدیں ختم کرنے جا رہے ہیں۔ اس ترمیم کے بعد Anti-Terrorism Act (ATA) نہ صرف آئین کے آرٹیکل 10A، آرٹیکل 9 اور آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ جو پوری counter terrorism strategy ہے، یہ اس کو بھی کمزور کر دیں گے۔ میں اپنے دوستوں سے کہنا

چاہوں گا کہ counter terrorism does not mean counter democracy. The law must be targeted, precise and just. میں تجویز کروں گا کہ یہ ایسی ترمیم ہے، میں آپ کو چھ وجوہات بتاتا ہوں کہ یہ ایسی شق ہے جس کو ہمیں آج کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیے کیونکہ چھ ایسے معاملات ہیں جو کمیٹی نے دیکھنے ہیں۔

ایک تو میں نے ذکر کیا کہ یہ کمیٹی نے دیکھنا ہے اور اس پر بحث کرنی ہے کہ کیا یہ شق آئین کے آرٹیکل 9، 10A اور 19 کی خلاف ورزی ہے۔ دوسرا، ہمیں یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ 'دہشت گردی' کی تعریف کو محدود رکھیں۔ اس کو صرف اس حد تک رکھیں کہ خطرناک دہشت گرد کو پکڑنا ہے، اس کو اتنا وسیع نہ کر دیں کہ عام شہری جو اپنا قانونی حقِ اختلاف استعمال کر رہا ہے، اس کو بھی آپ دہشت گرد قرار دے دیں۔ اس کو اتنا وسیع نہ کریں۔ تیسری چیز، عدالتی نگرانی بہت ضروری ہے۔ ہمیں اس ترمیم کے بعد اور اس کے ساتھ عدالتی نگرانی کو اور مضبوط بنانا ہے۔ قانون کے تحت اگر کوئی بھی گرفتاری ہوتی ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ تین مہینے کسی وجہ، کسی چیلنج کے بغیر اسے اندر رکھیں۔ ضروری ہے کہ imprisonment کے بعد فوراً عدالتی جائزہ لیا جائے۔ یہ ایک بہت اہم point ہے۔

چوتھی چیز، بہت ضروری ہے کہ اس ترمیم کے ساتھ ایسے حفاظتی انتظامات کیے جائیں کہ اس کا غلط استعمال رک جائے۔ جس طرح میں نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ اس چیز کا غلط استعمال کیا جائے گا۔ میرے ساتھ اس ہال میں بلوچستان کے سینیٹرز موجود ہیں، خیبر پختونخوا کے بھی، ان کے خلاف بھی اس کو استعمال کیا جائے گا۔ آپ کے عوام کے خلاف بھی اسے استعمال کیا جائے گا اور کسی وجہ سے اٹھا کر تین مہینے کے لیے اندر رکھا جائے گا۔ بہت ضروری ہے کہ ہم اس ترمیم کے ساتھ ایسے حفاظتی اقدامات شامل کریں کہ اس کا misuse نہ ہو سکے۔

پانچویں اور بڑی اہم بات، ایسا accountability mechanism ہو کہ اگر اس detention کو کوئی اپنے غلط مقصد کے لیے استعمال کرے تو پھر اس کی بھی accountability ہو، اس کو بھی پکڑا جائے کہ کیوں اس نے کسی کو تین مہینے جیل کے اندر رکھا۔ آئین میرے سامنے ہے، میرا چھٹا point جسے کمیٹی کو دیکھنا ضروری ہے کہ کیا یہ ترمیم ہمارے

اسلام کے اصولوں کے خلاف تو نہیں ہے۔ آئین کے آرٹیکل 2A کے تحت Objective Resolution جو اب آئین کا حصہ ہے، اس کے Preamble کی opening کیا کہتی ہے:

> Whereas sovereignty over the entire universe belongs to Almighty Allah alone and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust.

ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ ترمیم کرکے ہم کہیں trust betray تو نہیں کر رہے؟ ہم اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے؟ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو آرٹیکل 227 کا بھی بخوبی پتا ہے جسے میں پڑھ دیتا ہوں:

> All existing laws shall be brought in conformity with the injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah.

کیا یہ قانون injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran کے مطابق ہے یا نہیں؟ میں نے علما سے discuss کیا ہے، میں نے ان سے بات کی ہے، میں نے مولانا فضل الرحمان صاحب کی statement پڑھی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ بالکل قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کیا ہم آج یہ ترمیم کسی discussion کے بغیر اور کمیٹی کو بھیجے بغیر pass کر دیں گے؟ جناب! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم دہشت گردی کے خلاف جذباتی ضرور ہیں اور ہونا بھی چاہیے لیکن اس کی خاطر ہم قانون کی حکمرانی ختم نہیں کر سکتے۔ We cannot replace due process with perpetual punishment. یہ یاد رکھیں کہ دہشت گردی بڑھے گی جہاں انصاف کا فقدان ہو۔ اگر ہمارے قوانین کو جبر کا ہتھیار سمجھا جائے گا تو پھر وہ امن سے زیادہ نفرتیں بڑھائے گا۔ اگر آپ قانون میں عدل ڈالیں گے، شفافیت ڈالیں گے، حقوق کا احترام ڈالیں گے تو پھر مجھے یقین ہے کہ عوام مکمل طور پر اس کی حمایت کریں گے۔

میں اس ایوان سے گزارش کروں گا کہ ہم وہی ترمیم pass کریں جو سلامتی کو مضبوط کرے لیکن آزادی کو کمزور نہ کرے۔ میں اس ایوان سے گزارش کروں گا کہ وہی ترمیم pass کریں جو ریاست کو طاقتور کرے لیکن عوام پر تشدد کا باعث نہ بنے۔ میں request کروں گا کہ آپ وہی ترمیم pass کریں جو پاکستان کا تحفظ کرے لیکن ان اصولوں کو پامال نہ کرے جو پاکستان کی بنیاد ہیں۔ جن اصولوں کی بنیاد پر پاکستان بنا۔ دہشت گردوں کو ہمارا پیغام واقعی یہ ہونا چاہیے کہ اس کے خلاف ہم پوری قوت سے لڑیں گے لیکن اپنی قوم کے ساتھ ناانصافی کرکے ہم نہیں لڑیں گے۔ Let us fight terror without becoming what we fear. I would like to repeat the saying of somebody that our oath is not to safety alone but our oath is to the Constitution and that is what makes us true Pakistanis. When terrorism becomes catch all, when even suspects, even dissent is a suspect and a criminal and a terrorist, then all of us will be swept in the dragon net. جیسا کروگے، ویسا ہی آپ پاؤگے۔ میری نظر میں my humble request again is کہ اس ترمیم کو کمیٹی میں بھیجیں۔ پاکستان زندہ باد۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: جناب وزیر قانون صاحب۔ معزز سینیٹر نے legal points اٹھائے ہیں۔ I want to hear from you first. پہلے ان کو سن لیتے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں ایک تو یہ عرض کروں گا۔ میری بڑی ادب سے یہ استدعا ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: معزز وزیر قانون۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں، انہوں نے to apprise the House جو legal matters اٹھائے ہیں تاکہ اس میں آسانی پیدا ہو جائے۔

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! میں اسی لیے سر تسلیم خم اور میں اپنے دوستوں کو appreciate کرتا ہوں کہ وہ یہ بات ایوان میں لائے اور ہمیں موقع ملا، ابھی باقی دوست بھی بات کریں گے اور rest assured I will be available unless and until I answer all the questions raised by the honourable members from this side or that side. فیصل سبزواری صاحب، شیری رحمان صاحبہ نے بھی بات کرنی ہے، کامران مرتضٰی نے amendment file کی ہے۔ جناب والا! میں دو، تین وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل سینیٹر علی ظفر صاحب نے بات کی کہ یہ amendment اسی صورت میں آئی اور strike down کر دی گئی، میں اس پر تھوڑی سی وضاحت کردوں کہ محرم علی case at the initial stage Lahore میں آیا، محترم اصغر روکھڑی صاحب ہمارے senior counsel تھے، وہ یہ case کر رہے تھے، جب یہ law آیا تو اس کی شقیں challenge ہوئی تھیں، ان proceedings کا حصہ رہنے کا مجھے موقع ملا۔ اس کے بعد یہ معاملہ سپریم کورٹ میں آیا and that case is known as Mehram Ali's Case. اس میں کافی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا اور پھر ان guidelines کی روشنی میں بعد میں وقتاً فوقتاً Anti-Terrorism Act کو amend کیا جاتا رہا۔ یہ جو 11EEEE in its present form ہے، یہ سانحہ APS Peshawar کے بعد پہلی مرتبہ introduce ہوئی تھی، اسے بہت carefully draft کیا گیا تھا اس وقت کی اپوزیشن سے consultation کے بعد اور اس میں تمام safeguards جو کہ آئینِ پاکستان تحفظ فراہم کرتا ہے، Article 10 کے اندر جو کہ گرفتاری کے متعلق آئینِ پاکستان میں fundament rights کا جو Part-II ہے، اس میں Article 10 میں preventive detention جسے ہم عام لفظوں میں نظر بندی کہتے ہیں، اس کے قانون کو وہاں واضح کیا گیا ہے۔ جب 11EEEE کو 2014 میں نافذ کیا گیا تھا تو یہ سارے safeguards سامنے رکھے گئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ یہ قانون دو سالوں کے لیے نافذ العمل رہا، اُس وقت اِس میں sunset clause ڈالی گئی تھی جو کہ ابھی بھی ڈالی گئی ہے۔ ان دو سالوں میں اس قانون نے جو test of

judicial scrutiny pass کیا تھا، یعنی اس کے بارے میں جو عدالتی چارہ جوئی ہوئی یا جو writs file ہوئیں، ان میں اس قانون کو strike down نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ قانون اپنی دو سالہ مدت پوری ہونے کے بعد ختم ہوا تھا، جسے ہم لوگ قانون کی نظر میں sunset clause invocation کہتے ہیں کہ یہ اس کی وجہ سے ختم ہوا۔

جناب والا! یہ قانون کیا کہتا ہے؟ قومی اسمبلی میں اس قانون کو بہتر کرنے کے لیے اس میں ترامیم ڈالی گئی تھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی میں بتاؤں گا کہ کس کس نے ڈالی ہیں۔

جناب چیئرمین: شیری رحمان کو credit دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی جی۔ یہ جو pass شدہ شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے، اس کے draft میں جو Bill پیش کیا گیا تھا اور جو Bill کسی حد تک کمیٹی سے بھی pass تھا۔ اس کے بعد پھر سید نوید قمر صاحب نے کہا کہ اسے مزید بہتر اور water tight کرنے کی ضرورت ہے۔ شیری رحمان صاحبہ نے بھی اسمبلی کے باہر اپنا input دیا، فاروق نائیک صاحب بھی اس میں تھے۔ میں نے بیرسٹر گوہر صاحب کے سوال کے جواب میں on the floor of the House یہ ساری تفصیلات بیان کی تھیں۔ میں پڑھتا ہوں کہ یہ کیا ہے، پھر میں آئین سے پڑھوں گا کہ آئین کیا کہتا ہے اور پھر یہ سوال آپ سب کے سامنے رکھوں گا کہ آیا آئینِ پاکستان جو 1973 کی original provision ہے، جس پر پورے پاکستان کے سیاسی زعماء نے دستخط کیے تھے، یہ اس سے متصادم ہے یا نہیں ہے، اگر یہ اس سے متصادم ہے تو سرِ تسلیم خم کروں گا لیکن اگر یہ ان constitutional guarantees کے عین مطابق ہے اور in line with those directives ہے تو پھر میرے خیال میں، میں اس ایوان سے درخواست کروں گا کہ ملک دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے، ہم اپنے جوانوں کو، ماؤں کے بیٹوں اور بہنوں کے بھائیوں کو ہاتھ باندھ کر اور ان سے بندوقیں لے کر انہیں میدان میں نہ اتاریں، انہیں تحفظ دینا بھی آپ ہی کا کام ہے، اسی پارلیمان کا کام ہے۔ میں اسے پڑھتا ہوں۔

For sub-section one following shall be substituted namely;

اس میں جو تبدیلیاں ہیں، 11 پہلے تھا لیکن یہ sunset clause کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا۔ The Governmentاب یہ صرف افواج پاکستان Anti-Terrorism Act کے تحت استعمال نہیں کریں گی۔

The Government or where the provisions of Section IV have been invoked.

جناب! Section IV ہے جہاں آپ سب کو معلوم ہے کہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو اپنے اپنے علاقوں میں یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ افواج پاکستان کو in aid of civil administration Article 245کے تحت طلب کر سکتے ہیں، یہاں پر read with Section IV of Anti-Terrorism Actآئے گا۔ پہلی قدغن تو یہ ہے کہ فوج وہاں استعمال کرے گی جہاں اسے lawfully Article 245 and 4کے تحت طلب کیا گیا ہے۔ جوعلاقے ان کے operationsمیں دیے گئے ہیں، جہاں پر وہ in aid of civil forces کام کر رہے ہیں۔ So the Government or where the provisions of Section IV have been invoked the armed forces or civil armed forces as the case may be subject to specific or general order of the Government in this regard, کہ حکومت کا order ہو گا۔ سو یہ پہلی بات ہے کہ یہ جا کر خود بخود نہیں لگے گا۔ اگر خیبر پختونخوا میں اس کا استعمال ہونا ہے تو وزیراعلیٰ خیبر پختونخوااور ان کی کابینہ اس کی اجازت دے گی۔ اگر یہ سندھ میں استعمال ہونا ہے تو وزیراعلیٰ سندھ اور ان کی کابینہ پہلے اجازت دے گی، اگر یہ بلوچستان، پنجاب یا اسلام آباد میں لگنا ہے تو وفاقی حکومت کرے گی۔ بلوچستان کی اپنی حکومت ہے اور پنجاب کی اپنی حکومت ہے۔

In this regard, for a period “not exceeding three months and after recording reasons thereof”.

تین مہینوں کے لیے نظر بندی کے order کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے تحریری حکم نامہ جاری کرنا پڑے گا کہ issue order for preventive detention of any person, ہم اسے حفاظتی تحویل بھی کہتے ہیں اور نظر بندی بھی کہتے ہیں۔

جناب والا! جرم میں اور نظر بندی میں فرق یہ ہے کہ جرم وہ ہے جب آپ ایک کام کر چکے ہیں، آپ کے خلاف الزام FIR کی صورت میں آ گیا۔ تفتیش میں ثبوت قابل دست اندازی پولیس اور گرفتاری آ گیا ہے، آپ نے اس شخص کو گرفتار کر لیا، یہ گرفتاری ہے۔ Preventive detention یہ ہے کہ آپ کے بارے میں مستند خبریں ہیں کہ آپ security of Pakistan, sovereignty of the State, law and order کے حوالے سے ایک threat ہیں اور آپ کی activities ایسی ہیں کہ اگر آپ کو نہ روکا گیا تو آپ افراتفری پیدا کر سکتے ہیں یا آپ enemy کے لیے اس طرح کا کام کر رہے ہیں کہ ابھی آپ اس process میں ہیں کہ دشمن طاقتیں آپ کو پاکستان کے خلاف استعمال کر سکتی ہیں تو آپ کو حفاظتی تحویل میں لے کر ایک inquiry کر لی جاتی ہے اور اس کا دورانیہ نوے دن کا ہے۔ اس عرصے میں اگر آپ کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں آتا تو آپ کو release کر دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ آئین کے Article 10 کے تحت جو نیچے آئے گا اور جو appropriate review board ہے، اگر آپ کو صوبے میں گرفتار کیا گیا ہے تو Provincial Review Board جس میں ہائیکورٹ کے جج صاحبان بیٹھتے ہیں۔ اگر یہ مرکز میں ہے، مرکزی قانون کے تحت ہو رہا ہے اور ایسی جگہ پر ہے جہاں مرکز کی طرف سے Article 245 کے احکامات ہیں تو پھر Federal Review Board جس کی appointment Chief Justice of Pakistan کرتے ہیں، اس میں ایک جج سپریم کورٹ کے اور دو جج مختلف صوبوں کے High Courts کے ہوتے ہیں۔ آپ اس Review Board میں اپنا case پیش کرتے ہیں، وہاں باقاعدہ hearing ہوتی ہے اور وہاں اس کا فیصلہ ہوتا ہے کہ یہ extend ہونا ہے یا ختم ہونا ہے اور اس کا ایک mechanism ہے جو میں آئین سے بھی پڑھوں گا۔ وہاں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ not exceeding three months, and after recording reasons thereof, یعنی یہ justiciable ہو گیا اور issue order for preventive

یعنی کس کے بارے میں جاری کریں گے detention of any person who has been concerned in any offence under this Act relating to security or defence of Pakistan. اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے connected ہے لیکن under the Anti-Terrorism Act ابھی وہ جرم نہیں ہوا ہے اور وہ صرف اس category میں ہوگا جو پاکستان کے دفاع اور اندرونی security کے حوالے سے connected ہے or public order relating to target killing, kidnapping for ransom, extortion or the maintenance of supplies or services. اب یہ generally سنگین جرائم کی categories ہیں جو اس شورش زدہ علاقے میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں اگر information آتی ہے تو وہ ہو سکتا ہے۔ اسے further qualify کیا گیا کہ against whom sufficient grounds exist of having been so connected for purpose of inquiry. پہلے جو قومی اسمبلی میں draft گیا تھا، اس میں reasonable suspicion تھا۔ وہاں بحث، مباحثے کے بعد یہ کہا گیا کہ suspicion ایک بڑی vague term ہے اور کسی کو صرف شک کی بنیاد پر نہ پکڑیں اور آپ نے reasons record کرنی ہیں اور ساتھ میں sufficient grounds exist کرتی ہوں کہ وہ اس میں concerned ہے۔

جناب! اب inquiry کرنی ہے اور حفاظتی تحویل میں رکھنا ہے اور یہ ایک lawful process ہے۔ لاپتا اور غائب نہیں کرنا ہے۔ کسی نے enforced disappearance میں نہیں جانا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ جو جبری گمشدگیاں ہیں، ان کا حل نکالا جائے۔ یہاں ابھی ہمارے ایک جبری گمشدہ ہونے والے ایک بزرگ بھائی سینیٹر عرفان الحق صدیقی بیٹھے ہیں جنہیں وہ لے گئے، وہ ڈھونڈتے رہے اور صبح پتا چلا کہ انہیں کرایہ داری کے الزام میں اٹھایا گیا تھا۔ ایک اور بھی بیٹھے ہیں جو سینیٹر احد چیمہ ہیں۔ پہلے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیس کیا ہے۔ کوئی inquiry نہیں ہوئی اور اگر ہوئی تو اس میں انہیں شامل نہیں کیا گیا۔ سوال، جواب کوئی نہیں ہے۔ پہلے NAB کے قانون کے تحت انہیں اٹھالیا گیا اور بعد میں باقی کچھ کیا گیا۔ سوا تین سال جیل میں رکھا گیا۔ سینیٹر شیری رحمان بھی بیٹھی ہیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ انہیں بھی دس دن رکھا گیا اور پھر release کر دیا گیا۔ یہ کہہ رہے ہیں

کہ اس کا misuse نہ ہو۔ Bill میں یہ چیزیں دی گئی ہیں۔ وہ پڑھ لیں۔ میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ اتنی water tight provision نہیں تھی۔ یہ 2014 سے 2016 تک رائج الوقت تھا۔ اس نے judicial scrutiny کے tests pass کیے اور اسے strike down نہیں کیا گیا۔ اس میں یہ proviso ڈالا ہے کہ

Provided that detention of such person including detention for a further period after three months shall be subject to provisions of Article 10 of the Constitution.

جو Anti-Terrorism law ہے، اگر آپ اس کے دیگر provisions دیکھ لیں تو رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے framers نے اتنا سخت قانون بنایا اس لیے کہ ملک دہشت گردی کی زد میں تھا اور crime زیادہ تھا۔ آج کیا ہو رہا ہے؟ بسوں سے اتار کر شناختی کارڈ دیکھ کر گولی مار دیتے ہیں کہ تو پنجابی ہے اور تجھے جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کون سا قانون اور کون سا آئین اس کی اجازت دیتا ہے؟ ہم کیوں ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہم کیوں action نہیں لیتے۔ State کیوں بے بس ہے۔ یہ آپ کا ہی فرض ہے اور یہ آپ نے ہی کرنا ہے۔ سیاست نہ کریں، ملک بچائیں۔ ملک ہوگا تو آپ بھی آئیں گے اور ہم بھی آئیں گے۔ سیاست ہوگی اور سب کچھ ہوگا لیکن پاکستان کو سب سے پہلے رکھیں۔ جو بات میں نے پہلے کی تھی، اس میں مزید یہ ڈالا گیا اور second proviso یہ ہے کہ Provided that where detention order has been issued by armed forces or civil armed forces under sub-section 1, the inquiry shall be conducted by the JIT comprising of a police officer not below the rank of Superintendent of Police, intelligence agencies اور دوسرے armed forces کے لوگ جنہوں نے allegations لگائے ہیں تاکہ وہ وہاں سارے ثبوت اکٹھے کر سکیں۔

Section 2A میں یہ ترمیم کی گئی کہ

The provisions of sub-section 1 and sub-section 2 shall remain enforced for a period of three years from commencement of Anti-Terrorism (Amendment) Act, 2025.

جناب! اس میں تین سال کی sunset clause ڈال دی گئی ہے اور یہ ختم ہو جائے گا۔ اللہ کرے ہم دہشت گردی کی اس عفریت سے جان چھڑا سکیں۔ میں دو منٹ اور لوں گا۔ وہ Article 10 of the Constitution original provision ہے جسے ہمیں 1973 کے آئین کے framers نے دی تھی۔ میرے بھائی سینیٹر علی ظفر اور سینیٹر کامران مرتضیٰ یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ region and civilized countries کو دیکھ لیں۔ امریکہ سے لے کر برطانیہ اور یورپ سمیت بہت ساری Preventive detention jurisdictions میں ہے۔ ہمارے جو معروضی حالات ہیں، آپ ان میں تو اس سے بھی زیادہ سخت کر سکتے ہیں۔ بہت سارے ممالک ہیں جنہوں نے یہ retain کی ہوئی ہے اور کچھ ممالک ہیں جنہوں نے اسے چھوڑ دیا اور کسی اور رنگ میں لے آئے۔ Article 10, Clause 1 یہ کہتی ہے کہ جب بھی کوئی شخص گرفتار ہوگا، اسے اطلاع دی جائے گی and right to engage a counsel بھی دیا جائے گا یعنی اسے وکیل مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ Clause 2 یہ کہتی ہے کہ آپ نے 24 گھنٹوں کے اندر اندر اسے nearest magistrate کے سامنے پیش کرنا ہے اور یہ بتانا ہے کہ اسے کس جرم میں اٹھایا گیا ہے۔ Article 10, Clause 3 of the Constitution بہت ضروری ہے جو یہ کہتی ہے کہ

Nothing in clauses (1) and (2) shall apply to any person who is arrested or detained under any law providing for preventive detention.

یعنی right to consult a counsel and right to be produced before a magistrate within 24 hours وہ ہیں جن کی اجازت آئین پاکستان نے دے رکھی ہے۔ آپ سب مجھ سے زیادہ informed ہیں لیکن میں ایوان کی اطلاع کے لیے یہ کہوں گا کہ جتنے بھی preventive detention laws ہیں جن میں Maintenance of Public Order بھی ہے، اس کی بھی یہی language

ہے۔ نظر بندی میں آپ بندے کو اٹھاتے ہیں،اسے حفاظتی تحویل میں لیتے ہیں اور reasonable time میں grounds of detention provide کی جاتی ہیں جو Article 10 کے تحت یہاں بھی provide کی جائیں گی۔ 15دن کے اندر، اندر آپ Review Board میں جاسکتے ہیں اور representation کرسکتے ہیں۔ اسے justiciable رکھا گیا ہے۔ Recording of reasons compulsory کیا گیا ہے کہ بتائیں گے کہ material کیا ہے، اور coupled with sufficient grounds آپ کیس بنا کر کسی کو detain کر رہے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ جس کا جی چاہے گا، وہ کسی کو اٹھا لے گا۔ سینیٹر علی ظفر صاحب نے کہا کہ اگر یہ misuse ہو تو اس کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ چونکہ یہ civil جو ہے MPO اور جو بن رہا ہے کے تحت Anti-Terrorism Act administration کے تحت ہے جس کے DC order صاحب نکالتے ہیں، اس کے misuse کی تو کوئی سزا نہیں ہے لیکن یہاں پر under section 27 of the Anti-Terrorism Act, 1997, ہے، وہ investigating officer یا اس افسر کو جو یہ provisions invoke کر رہا ہے، اگر وہ غلطی کرتا ہے تو اسے سزا کا حقدار ٹھہرایا جاتا ہے اور اس میں دو سال کی سزا ہے۔

جناب! ان حالات میں میں یہ عرض کروں گا کہ آئین پاکستان میں جو safeguards دیے گئے ہیں، جو Review Board کا mechanism ہے، جو appeal کا right ہے، ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے اس provision کو draft کیا گیا۔ یہ پہلے 2014 سے 2016 تک نافذالعمل رہی ہے۔ اس کی judicial scrutiny ہوئی ہوئی ہے۔ اس میں مزید improvement کے لیے ہمارے پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھی سید نوید قمر نے قومی اسمبلی میں اس میں مزید ترامیم پیش کی تھیں اور ہم نے ان پر concede کر دیا تھا۔ Sir, it is single amendment اور معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اسے پیش کیا جائے اور پاس کیا جائے۔ جو دوست مزید بات کرنا چاہتے ہیں، میں ان کے سوالوں کے جواب کے لیے بھی available ہوں، شکریہ۔

Mr. Chairman: I want to hear Pakistan Peoples Party. Yes, Senator Sherry Rehman.

<u>Senator Sherry Rehman</u>

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ، چیئر مین صاحب! میری Law Minister سے یہ گزارش تھی کہ انہوں نے تفصیل میں بات کی تو بہتر ہوتا کہ ہم دو، تین جب بات کر چکے ہوتے تو اس کے بعد آپ بات کرتے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مجھے چیئر مین صاحب کا حکم تھا۔

سینیٹر شیری رحمان: چلیں حکم بجا لانا ہے۔ چیئر مین صاحب! مختصراً یہ بات ہو رہی ہے۔ دیکھیے ہم وفاق کی علامت یہاں بن کر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ وفاق میں pass ہو رہا ہے۔ میں آپ کو on record کہوں گی کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس بل کی اتنی جانچ کی ہے، اتنی اس پر debate ہوئی ہے۔ میں اب صاف کہوں گی کہ ہماری پارٹی کی legislative committee ہے۔ ہم اپنے بہت سارے bills اس میں دیکھتے ہیں اور اس میں ہمارے lawyers ہیں۔ اس میں شہادت اعوان ہیں، ضمیر حسین گھمرو اور نائیک صاحب بھی ہیں اور ہمارے تین، چار MNAs بھی موجود ہیں۔ ہم نے اس کی بہت جانچ کی ہے کیونکہ اس طرح کا law جو بھی ہے اور جیسا بھی ہے، ضرورت وقت ضرور ہوگا لیکن اگر کسی کو بھی خدشہ ہے، کسی شہری کو خدشہ ہے اور ماحول ایسا ہے کہ شہری کو خدشہ ہے تو ہمیں اس بات کو دیکھنا چاہیے کہ ہم یہاں لوگوں کے حقوق کے ضامن ہیں، صرف اپنے نہیں اور ہم اپنی بات تو کر چکے ہیں لیکن ہم لوگوں کے حقوق کے بے شک ضامن ہیں۔ مجھے کل کسی نے وفاق کی بات کی کہ آپ لوگ وفاق کی علامت ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں۔ تو دیکھیے وفاق کی علامت جو تھا، وہ صدر پاکستان ہے۔ وہ 12 سال بغیر conviction کے جیل بیٹھ کر آئے۔ یہ سارے laws اپنی طرف، آپ نے بانی آئین کو تو تختہ دار پر چڑھا دیا۔ میرے لیڈر کو آپ نے چھلنی کر دیا اور دہشت گردی کے تختہ دار پہ چڑھا دیا۔ کس پر چڑھا دیا، کیا مطلب۔ دہشت گردی کا سامنا کر رہی تھیں نہتی وہ، ان کو آپ نے چھلنی کر دیا تو دہشت گردی کے خلاف پیپلز پارٹی اور اس کے ساتھ ایک رشتہ ہمارا ہے۔ اس کے ساتھ لڑنے کا رشتہ ہے اور آپ نے یہ انعقاد کیا تھا۔ میں اس law کی بات نہیں کر رہی۔ آپ نے ہی کیا تھا۔ آپ

نے بطور وزیر اعظم، دہشت گردی کے خلاف پوری جنگ کا ایک comprehensive انعقاد کیا تھا۔ First time Pakistan went into the ground war against terrorism to this day back again. We are fighting the largest ground war against terrorism in the world, probably other than one country. ہماری شہادتیں روز 400 سے زیادہ ہو رہی ہیں۔ کیا ہو گیا یہاں پر؟ اب اس قانون کو پھر بھی ہمیں examine کرنا چاہیے۔ اس لیے چیئرمین صاحب! ہم نے دیر کی اس میں، میں ذمہ داری لیتی ہوں۔ پیپلز پارٹی نے دیر کی۔ ہماری کمیٹی بیٹھی رہی، وزیر قانون پوچھتے رہے کہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ اچھا جی ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ Preventive detention کوئی آسان چیز نہیں ہے۔ سب کا پہلا یہ کہنا ہوتا ہے کہ تم لوگ تو پہلے جاؤ گے اندر، پیپلز پارٹی پہلے جائے گی اندر۔ ہمیں اس کا پتا ہے۔ مطلب انڈے میں سے نکل کر یہاں صرف مراعات لینے نہیں آئے ہیں۔ ہم سب قربانیوں کے راستے، بھٹی سے گزر کے آئے ہیں۔ Missing person ہم سب ہو چکے ہیں۔ مشرف کے دور میں MPO (3) کے ذریعے آپ لاہور میں تھے، مجھے دس دن کے لیے اٹھا کر لے گئے تھے۔ نہ family کو پتا تھا، پیپلز پارٹی نے ڈھونڈ کر پھر نکالا۔ واہگہ بارڈر پر کہیں safe house میں رکھا ہوا تھا۔ ان باتوں کو چھوڑ دیں۔ اگر یہ میرے لیے صحیح نہیں ہے تو آپ کے لیے بھی صحیح نہیں ہے۔ کسی عام شہری کے لیے بھی صحیح نہیں ہے تو ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ انصاف ہو اور آئین کے مطابق ہو، بوقت ضرورت ضرور ہو، یہ نہ ہو کہ آپ نے جعفر ایکسپریس میں کام کیا اور بندے نکل گئے اور prosecution week تھا اور پاکستان میں prosecution week ہوتا ہے۔

کل میں نے خواتین کی بات کی کہ ان کا کیا prosecution ہوتا ہے تو وزیر کو explain کرنا پڑا کہ 5% convictions ہو رہے ہیں۔ Because we have to make them stronger. Having said that Mr. Chairman. اس کا کم از کم ریکارڈ تو ہوگا، صحیح ریکارڈ تو ہوگا، آپ کہیں گے کہ شیری کہاں گئیں، ہم اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ دو خواتین کو لے لیں، وہ کہاں گئی ہیں؟ ہماری families ہوں، یہ تو ہوگا کہ آپ کو انتظامیہ سے پتا چلے گا کہ کہاں گئی، کہاں سے اٹھایا ہے، کدھر لے گئے اور کیوں لے گئے۔ وہ Appeal کر سکیں گے،

خدانخواستہ ایسا نہ ہواور اس قسم کی جنگوں میں ہوتا ہے۔ چیئرمین صاحب ! پاکستان کی تاریخ ہم سب دیکھ سکتے ہیں۔Victim party ابھی بھی یہیں کھڑی ہے۔آپ بھی پانچ سال جیل میں گئے تھے نا۔ میرا تو آپ سے تب ہی رشتہ جڑا تھا کہ آپ اٹک جیل میں بیٹھے رہتے تھے۔آپ نے کیا کیا تھا؟ چار پانچ نوکریاں دی تھیں۔ ہم سب ہر پل صراط سے گزر کر آئے ہیں۔ کوئی کندن بنا ہے تو بھٹی سے گزر کر بنا ہے۔سادی سی بات یہ ہے کہ یہ نہ ہو کہ ہمارے ساتھ اگر غلطی ہوئی یا ناانصافی ہوئی تو وہ کسی اور کے ساتھ بھی ہو۔.Sir, this is not what we are saying آپ کی میں شکل سے دیکھ رہی ہوں کہ آپ کو بھی تشویش ہے۔ میں غلط ہو سکتی ہوں۔۔۔

Mr. Chairman: I was detained for ninety days.

سینیٹر شیری رحمان: جی ہاں، آپ دہشت گردی کے خلاف ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: ہم سب دہشت گردی کے خلاف ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: ,Allow me to talk آپ بعد میں کر لیجیے گا۔آپ کے دوست مشرف تھے جن کے لیے referendum کروایا۔ ان کو اور مجھے اٹھایا تھا۔آپ کے ہی دوست تھے لیکن ہم وہ نہیں کرنا چاہتے۔ جس پر آپ نے اس لیے بہت آرام سے بات چیت کی تھی۔ نہ ہم وہ تقاریر کریں گے، اللہ معافی دے۔ اپنی بھی بندے کی ساکھ ہوتی ہے اور اپنی پارٹی کی ساکھ ہوتی ہے،جواب دہی ہوتی ہے۔ پیپلز پارٹی نے اس کی بہت جانچ کی۔آپ کو یاد ہوگا جب اے پی ایس کا اتنا بڑا سانحہ ہوا تھا، میاں نواز شریف کی حکومت تھی۔ ہمیں پشاور بھیجا گیا۔ زرداری صاحب نے کہا کہ آپ کچھ لوگ جائیں، پارٹی کے seniors جائیں جو terrorism کو دیکھتے ہیں، وغیرہ۔ میری تو زندگی national security کو دیکھتے دیکھتے گزر گئی۔ I know a lot about it. I mean میں آپ کو بہت ساری چیزیں بتا سکتی ہوں کہ کہاں preventive detention laws ہیں، اس سے بہت بدترین ہیں ,but would not recommend پھر بھی میں کہوں گی کہ یہاں پر recommend نہ کریں۔ When I was serving in

I would still not recommend ،اس سے بہت بدترین laws تھے America,
them. We are better than that. ہم اپنے آپ کو جوابدہ ہیں۔ ہمارے
parliaments جوابدہ ہیں۔آپ مجھے بتائیں کہ جب ہم کہہ رہے ہیں کہ دیکھیے آپ کا
صوبہ، مطلب، بھائی! Section 4 پر مہینوں debate ہوئی، meetings ہوتی رہیں،
جھگڑے ہوتے رہے لیکن Section 4 operative ہوگا، کب ہوگا۔ ابھی آپ کا صوبہ کرے
گا۔ آپ کا صوبہ آپ کے ہاتھ میں ہے، ماشاء اللہ۔ لیکن پھر بھی ہم یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! جب یہ law آیا تھا، اس میں until terrorism is
eliminated تھا، نیچے لکھا ہوا تھا، میں نے کہا نہیں، یہ sunset clause اس وقت بھی تھا،
میاں نواز شریف کے دور میں، یعنی کہ یہ automatically ختم ہوا، اس کو کسی اور نے ختم نہیں
کیا۔ خود اس میں built-in sunset clause تھا، وہ ہم نے build-in کیا، پیپلز پارٹی
نے build-in کیا۔ Definition پر ہزار جھگڑے ہوئے کہ دیکھیے terrorist کون ہے، کون
نہیں ہے۔ کل اگر کسی نے کھڑے ہو کر کہہ دیا جبکہ definition کہیں نہیں ہے، کہ آپ jet-
black terrorist ہیں تو بھائی! میں اور سارا لیاری jet-black terrorism میں اندر
ہوں گے۔ Sub-section 7 ہے۔ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوتی نا۔ اس لیے definition
میں بھی بھتا خوری ہے تو کس طرح کی۔ یہ ساری باتیں یہ ہیں کہ ہمارے کسی ساتھ کا بھی کوئی سوال
نہ ہو، کوئی کسر نہ ہو اور ہم کم از کم missing persons تو نہ ہوں۔ چیئرمین صاحب! پتا تو چلے
گا کہ کس کو اٹھایا ہے۔ ایسی باتیں ہو رہی ہیں جیسے ان کے دور میں یا کسی دور میں کوئی اٹھا کر نہیں
لے جاتا اور بہت سارے قوانین ہیں جو ہم نے درست کرنے ہیں۔ دیکھیے، اس پر ہمیشہ
discussion ہو سکتی ہے but you have transparency in this clause.
You have review, you have transparency, نہیں، یہ ہماری کوتاہی ہے، یہ
بہت اہم قانون ہے،اسے قومی اسمبلی میں ہم نے ٹھیک سے نہیں سمجھایا۔ ہم نے اس
کے disclaimers نہیں ڈالے۔ ہم نے قومی اسمبلی میں ٹھیک نہیں سمجھایا، معذرت کے ساتھ
کہہ رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: پارٹی لیڈر ہیں، largest party's leader ہیں۔جی۔

سینیٹر شیری رحمان: چیئرمین صاحب! وزیر قانون سے میری گزارش بھی ہوگی کہ civil societies کو سوال ہوں گے۔ اپوزیشن کو سوال ہیں، کچھ دوستوں کو سوال ہیں جو political prosecution سے گزر کر آئے ہیں۔اس میں یہ کرنا پڑے گا کہ by all means پریس کانفرنس میں لوگوں کو سمجھائیں کہ اس قانون کا اطلاق کہاں ہوگا، کیا کیا اس پر قدغن لگائی ہوئی ہیں،definition کیا ہوگا۔ کوئی دہشت گرد میں اور آپ نہیں ہو سکتے۔ میں اور آپ دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آ سکتے۔ اگر مجھے اور آپ کو اٹھایا گیا یا ہمارے دوست جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ انہوں نے رپورٹنگ غلط کر دی تو اس کے لیے بھی ہمیں کوشاں رہنا پڑے گا۔ یہ صحافیوں پر تو ویسے ہی اور laws کا اطلاق ہو رہا ہے۔.We have to worry about that اب State and anti-State میں جو لکیر ہوتی جا رہی ہے دہشت گردی کے دوران ،بڑی مشکل ہوتی ہے---

Mr. Chairman: Please wind up.

Senator Sherry Rehman: Sir, I am winding up. So, these are difficult times for Pakistan. No one is perfect. No law is perfect. You think we wanted to pass this law with equanimity. No.

مجھے چیئرمین بلاول نے تین مرتبہ کہا کہ شیری! پھر سے دیکھو، پھر سے دیکھو اور جو changes اب اس میں آئی ہیں، چیئرمین بلاول بھٹو کا شکریہ کہ وہ changes آئی ہیں۔ جتنی تحفظ اس میں ہم ڈال سکتے ہیں، ہم نے ڈالی ہیں۔

Nobody is celebrating this law but then nobody is celebrating terrorism my dear Sir. Thank you very much.

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل سبزواری صاحب۔

<u>Senator Syed Faisal Ali Subzwari</u>

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! شیری رحمان صاحبہ نے بجا فرمایا ہے کہ کچھ بلکہ کافی زیادہ باتیں ایسی تھیں جو وزیر قانون یہاں پر بیان کر چکے ہیں۔ جو وضاحتیں

تھیں کہ آیا sunset clause ہے یا نہیں ہے اور terrorism کی کیا definition ہے اور باقی چیزیں۔ ساتھ ہی ساتھ Article 10 بھی آئین کا ہے، preventive detention میں ساری چیزیں انہوں نے بیان بھی کیں اور میں نے خود بھی پڑھا کہ پہلے سے موجود تھا۔

جناب! میری گزارش بھی وہی ہے جو ابھی شیری صاحبہ نے بھی یہاں پر فرمائی۔ ایک تو میں ان کی ذاتی طور پر بہت عزت کرتا ہوں، علی ظفر صاحب نے جو کہا وہ somehow. جناب! میں کسی بھی چیز کو Islamic touch نہیں دوں گا، مطلب اسلامی قوانین ہیں اور آئین کی روح ہے اور ہر چیز میں Islamic touch میرے خیال میں ہم ویسے ہی بہت radicalization کی طرف دوبارہ جا رہے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جی، جی، بالکل دیکھتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: قادری صاحب۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: اب یہ خطبہ، اگر مولانا صاحب۔

جناب چیئرمین: آپ جاری رکھیں۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جی، جی، بالکل۔ یہ آئین پاکستان۔ یہ میں نے نہیں کہا، آپ کے لیڈر نے آپ کے لیڈر کو کہا, Islamic touch میں نے نہیں کہا Islamic touch. I am repeating that. میں کہہ رہا ہوں، I did not say that. آپ کے لیڈر کو کہا، انہوں نے پھر دیا, Islamic touch میں نے تو نہیں کہا۔ Don't do that to me, kindly Sir. میں facts کی بات کر رہا ہوں، ٹیلی ویژن پر موجود ہے جو میں نے بات کہی ہے۔ براہ مہربانی، میں احترام سے گفتگو کر رہا ہوں۔

جناب! بد قسمتی کے ساتھ یہ ہے جو پاکستان کی reality ہے۔ پاکستان کے آئین پاکستان میں پہلے بھی preventive custody تھا اس کے باوجود بھی دہشت گرد تو ایک طرف سیاسی

کارکن کو دہشت گرد کرکے بھی لاپتا کیا گیا، ہم نے 1992 میں face کیا، پھر 1997 میں anti-terrorism act بن گیا، ہمارے لوگوں کو اس پر سزا بھی ہوئی۔ آپ کسی بھی سیاسی کارکن کو بس جلی، گولی چلی انہوں نے کہا نہیں یہ فاروق ستار نے کیا تھا یا فلاں نے کیا تھا اور آپ نے اس کو جیل میں ڈال دیا ہم نے دیکھا ہے اور اس کے باوجود بھی لوگ لاپتا ہوئے۔ پھر 2014, it was necessary Army Public School کے بعد جو ہوا ہے۔ بدقسمتی کے ساتھ وہ ہماری ماضی کی past flawed policies ہماری کوتاہ اندیشی، کوتاہ نظری ہمارے compromises کے نتیجے میں ہم اس دہشت گردی کا شکار تھے اور اس کے باوجود بھی لوگ لاپتا ہوئے۔ میری تو خواہش یہ ہے کہ ریاست پاکستان حکومت پاکستان طے کریں یہ ترمیم دوبارہ آ رہی ہے، جتنے بھی ملک میں لاپتا لوگ ہیں میرے 100 سے زیادہ کارکنان MQM کے لاپتا ہیں۔ ان سمیت اور جو جو جہاں سیاسی کارکن اگر لاپتا ہے سب کو پیش کریں، اس پر کوئی مقدمہ ہے تو اس کو prosecution میں دیں، جیل میں ڈالنا ہے جیل میں ڈالیں لاپتہ کا سلسلہ ختم کریں، I wish اس amendment کے بعد یہ ہو۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی پرسوں یا تین دن پہلے کی video آئی ہے، ٹی ٹی پی کے دہشت گرد they are roaming around پیچھے board پر لکھا ہوا ہے میرے خیال میں ڈی آئی خان یا ڈی جی خان کی طرف، Chief Minister KP کے ضلع کی طرف جا رہے ہیں، اس عفریت سے نمٹنے کے لیے تو بلوچستان میں کر رہے ہیں BLA کے بھارتی sponsored دہشت گرد اور مجید بریگیڈ سے نمٹنے کے لیے یقیناً آپ کو یہ ساری کی ساری سہولیات چاہیے لیکن براہ مہربانی کسی بھی سیاسی کارکن کو آج اپوزیشن کی جماعت کا ہو اس کی کسی بھی تعریف میں لا کے میری یہ درخواست ہوگی حکومت سے وفاقی حکومت کا تو کم پارٹ ہے صوبائی حکومتوں کا ہے۔ تمام صوبوں کے جو وزرائے اعلیٰ یا ان کی حکومتیں ہیں اس کو ensure کریں کہ اختلاف رائے کی بنیاد پر ایک اختلاف رائے یہ ہے کہ میں حکومت کی پالیسیز کا یا حکومتی اداروں کی پالیسیز کے خلاف ہوں اور اگر میں ساتھ ساتھ دہشت گرد کو گھر میں پناہ دے رہا ہوں تو پھر وہ صرف اختلاف رائے کی بنیاد پر نہیں ہے جو ہم نے کل میرے خیال میں دیکھا ہے کسی بلوچستان کے پروفیسر کا

جو وزیر اعلیٰ بلوچستان نے پریس کانفرنس کی ہے۔ باقی میرے تین ووٹ ہیں سینیٹ میں، وزیر قانون صاحب،

کہہ تو سکتا ہوں تمہیں مگر مجبور کر سکتا نہیں

اختیار اپنی جگہ ہے بے بسی اپنی جگہ

پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: Parliamentary Leader of PML(N), the largest partyاس کے بعد میں آپ کے پاس آرہا ہوں۔

<u>Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui</u>

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین۔۔

جناب چیئرمین: ادھر بھی کروار ہے ہیں، ہم نے شروع بھی اپوزیشن سے کیا ہے، دیکھیں وہ تو اتفاق ہے کہ وہ governmentمیں ہے but they are from different party,آپ جاری رکھیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں کچھ زیادہ وقت نہیں لے رہا کیونکہ علی ظفر صاحب نے اس پر بڑی تفصیل سے، بڑی جامع گفتگو کی ہے اور بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔ اعظم نذیر تارڑ صاحب نے اپنی تفصیلات بیان کی ہیں لیکن شیری رحمان صاحبہ نے ایک بڑی اچھی بات کہی کہ جو ہمارا point of view ہے وہ ہم لوگوں کو somehow اچھی طرح communicate نہیں کر پاتے، میڈیا بیٹھا ہوا ہے، آج یہاں پر جتنی تفصیل کے ساتھ تارڑ صاحب نے briefing دی ہے، یہ briefing اگر باہر میڈیا کو دے دی جاتی، یہی ہم نے PECA میں کیا، اس سے misunderstanding زیادہ پیدا ہوتی ہے اور جو ایک بے ضرر سا Bill ہوتا ہے، ایک exercise ہوتی ہے یا جہاں اچھائی کی طرف ہم جا رہے ہوتے ہیں اس کی خوبیاں اور اس کے مثبت پہلو واضح نہیں ہو پاتے، یہ ہماری کمزوری ہے جس کو میں تسلیم کرتا ہوں۔

جہاں تک تعلق ہے اس Bill کا میں ذاتی طور پر کسی بھی شخص کو قید میں دیکھتے ہوئے، ہتھکڑی میں دیکھتے ہوئے، جیل کی طرف جاتے دیکھتے ہوئے، منہ پر کپڑا ڈالے دیکھتے ہوئے مجھے بہت اذیت ہوتی ہے۔ جب فواد چودھری صاحب کو پکڑا گیا اور ان کے منہ پر کپڑا ڈالا گیا تو میں نے اس ایوان میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کیوں ہو رہا ہے، میں آج بھی کہہ رہا ہوں اس ایوان میں بیٹھ کے کہہ رہا ہوں کہ جب میں شاہ محمود قریشی صاحب کو ہتھکڑی میں دیکھتا ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے، مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کوئی سیاسی ورکر، کوئی سیاسی سوچ رکھنے والا بلکہ کوئی انسانی جذبہ اور احساس رکھنے والا شخص ان چیزوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے انہوں نے ہتھکڑی ڈالی تھی تو ان سب کو ہتھکڑیاں لگنی چاہیے، بالکل میں نہیں کہتا ہوں بلکہ میں اس لیے کہتا ہوں کہ مجھے جو اذیت ہوئی تھی وہ ان کو نہ ہو ان میں سے کسی کو نہ ہو۔ جناب! جب میں اڈیالہ جیل میں اترا اور وہ ہتھکڑی اتنی مضبوطی سے لگی ہوئی تھی کہ جب اس نے کھولا تو میری کلائی پر سرخ نشان پڑ گیا، تو وہ سپاہی کہنے لگا جناب! کوئی نہیں تھوڑی دیر ملوگے تو یہ ختم ہو جائے گا، میں نے کہا کہ اللہ نہ کرے کہ ختم ہو اور میں قیامت کے دن جا کر اللہ کو دکھاؤں کہ میری کلائی پر یہ نشان کیوں پڑا ہے۔

ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے ساتھ ایسا ہو لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ دہشت گرد دندناتے پھریں، ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہمارے معصوم لوگ ذبح ہوتے رہیں، کبھی ایک صوبے کے اندر کبھی دوسرے کے اندر، کبھی جعفر ایکسپریس ہو رہا ہے، کبھی کچھ ہو رہا ہے، یہ لوگ کون ہیں۔ میں نے کل APC بلائی ہوئی تھی اور وہاں پر بڑی اچھی گفتگو ہوئی، میں نے وہاں بھی کہا تھا کہ ان issues کی وجہ سے ہماری جو یک جہتی ہے، ہمارا جو federation ہے وہ weak ہوتی ہے، جب اس طرح کے issues کو دہشت گردی کہیں ہو رہی ہوتی ہے، اس کی ذمہ دار یا تو فوج ٹھہرا دی جاتی ہے یا وفاقی حکومت ٹھہرا دی جاتی ہے یا کوئی agency ٹھہرا دی جاتی ہے۔ Misgivings ہوتی ہیں، بدگمانیاں ہوتی ہیں تو اس قانون کے اندر میں نہیں کہتا ہوں کہ یہ بہت اچھا کوئی قانون ہوگا یا اس کے اندر ساری جمہوری spirits سمو دی گئی ہیں۔ لیکن میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ ہم کس ماحول میں رہ رہے ہیں، قوانین ہمیشہ ماحول سے جنم لیتے ہیں، فضا سے جنم لیتے ہیں۔ چوری جس ملک میں نہیں ہوتی ہے وہاں چوری کے جرم کی کوئی سزا ہی نہیں ہوتی، قانون ہی نہیں ہوتا، انہیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ چوری کیا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ دہشت گردی کیا ہے، ہمارے اسّی نوّے ہزار لوگ ایک

لاکھ کے قریب لوگ اس کی بھینٹ چڑھ چکے، ہر روز چڑھتے ہیں۔ یا تو ہم ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیں یا پھر یہ ہے کہ جب دہشت گردی ہو جائے اس کے بعد ہم ٹامک ٹوئیاں ماریں کہ یہ اس خود کش نے کر دیا، یہ فلاں نے کر دیا۔ یہ pre-emptive قسم کی ایک کوشش ہو گی کہ ہم کسی جرم کی روک تھام کے لیے اس قانون کو استعمال کریں، کم از کم یہ نہیں ہو گا کہ کسی کو پکڑا جائے تو اس کو یہ بھی پتا نہ ہو کہ اس کا جرم کیا ہے اور وہ کہاں لے کے جایا جا رہا ہے۔

میرا لطیفہ جناب چیئرمین! یہ بھی ہوا تھا کہ مجھے جب پکڑ کر حوالات میں لے گئے تو میں نے پولیس والوں سے پوچھا یار میں کس جرم میں آیا ہوں، انہوں نے کہا جی وہ صبح FIR پڑھائیں گے تو پھر دساں گے۔ یہ نہیں ہو گا نا اب کم از کم یہ تو نہیں ہو گا، میں مارشل لاء کی بات نہیں کر رہا ہوں میں علی ظفر کی حکومت کی بات کر رہا ہوں، یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیے اور اگر ہوں گی تو میں ان شاء اللہ کھڑے ہو کر میں نے صحافیوں کو بھی کہا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی PECA کی زد میں آئے گا تو میں احتجاج کروں گا۔ اسی طرح اگر اس قانون کو misuse کیا جائے، قانون کوئی بھی misuse ہو سکتا ہے، کوئی بھی آنے والی حکومت کر سکتی ہے اور اگر ہماری طرف سے ہوتا ہے تو بھی میں احتجاج کے لیے کھڑا ہوں گا لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قانون سازی کی راہ میں اس لیے روڑے اٹکائے جائیں کہ یہ حکومت کی طرف سے ایک Bill آگیا ہے اور اس کا سارا وزن دہشت گردی کے پلڑے میں پڑ جائے گا، یہ نہیں چاہتے لیکن وہ ان کے پلڑے میں پڑ جائے گا۔

جب اس قانون کا آپ راستہ روکیں گے تو آپ دہشت گردوں کے راستے کے کانٹے صاف کریں گے، اس لیے میں کہتا ہوں کہ ایسی قانون سازی میں تعاون کریں اس میں کوئی سیاست بازی نہیں ہے یہ ملک ایک آگ میں جل رہا ہے، ایک ایسا آتش فشاں پھٹا ہوا ہے جناب! اس آتش فشاں پر میرے دوست فیصل کے مطابق چاہے مجبوری سے کریں چاہے خواہش سے کریں یا آرزو سے کریں ہمیں اس دہشت گردی کے طوفان کا راستہ روکنا ہے قانون سازی کے ذریعے روکنا ہے، قانون ہو گا تو ان شاء اللہ ہم جو جبری گمشدگیاں ہوتی ہیں، لوگ لاپتا ہو جاتے ہیں اس کا راستہ بھی روکیں گے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو اسی spirit سے لیا جائے اور اس کو یہ نہ سمجھا جائے کہ کوئی اپوزیشن کا راستہ روکنے کے لیے یا ان پر کوئی جبر کرنے کے لیے تھا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین:.Parliamentary Leader of BAP party

Senator Manzoor Ahmed

سینیٹر منظور احمد: شکریہ جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب نے، عرفان صاحب نے، سبزواری صاحب نے اور شیری رحمان صاحبہ نے، علی ظفر صاحب نے anti-terrorist act Bill پر بڑی تفصیلاً بحث کی لیکن ایک بات یہاں رکھوں گا کہ دہشت گردی نہ Opposition کو دیکھتی ہے اور نہ ہی treasury benches کو دیکھتی ہے۔ دہشت گردی نہ بچے کو دیکھتی ہے، نہ بڑوں کو، نہ بوڑھے کو اور نہ ہی عورت کو دیکھتی ہے۔ دہشت گردی دہشت گردی ہے جس کا نہ کوئی دین، نہ ایمان اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جس کے ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جب ایک legislation یا قانون سازی آتی ہے، آج جو اُوپر میرا ,future میرا مستقبل بیٹھا ہوا ہے، اچھی بات ہے کہ وہ یہ کارروائی دیکھ بھی رہے ہیں، ہم نے اُن کے حوالے سے بھی سوچنا ہوگا۔ اُن کو ایک اچھا future بھی دینا ہوگا۔ آخر پاکستان کب تک اس دہشت گردی کی لپیٹ میں رہے گا۔

جناب چیئرمین! دنیا بہت آگے نکل چکی ہے اور ہمارا ملک ابھی تک اس چیز سے نکل نہیں سکا ہے تو ہم آگے کا کیا سوچیں گے، ہم تعلیم پر کیا بات کریں گے، ہم صحت پر کیا بات کریں گے، ہم education پر کیا بات کریں گے اور ہم اپنی عوام کو ایک اچھا future کیسے دے سکیں گے۔ لیکن جناب چیئرمین! اب وہ وقت آچکا ہے کہ ہمیں مل کر اس دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہوگا۔

میں بلوچستان کا حوالہ دوں گا کہ جب وہاں پولیس ٹریننگ انسٹی ٹیوشن کے اندر دہشت گرد گھسے تھے تو وہاں پر ٹریننگ کرنے والے ہمارے کتنے ہی پولیس افسران کو شہید کیا گیا۔ اُس کے بعد پولیس لائن کا واقعہ تھا جس میں SSP rank کے افسران بھی شہداء میں شامل تھے۔ اسی طرح میں آٹھ اگست کو وکیلوں والے واقعے کا اگر ذکر کروں تو ان میں یہ تمام لوگ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھے ہیں۔ جناب چیئرمین! اگر اسی طرح ہم چلتے رہے، یہ تو ہمیں پہلے کرنا چاہیے تھا۔ ہم نے ان کو اتنی کھلی چھوٹ دی تھی کہ آج وہ اتنے دلیر نہ ہوتے۔ ہمارے بلوچستان میں کل کے عثمان قاضی والے واقعے پر بھی میں نے بات کی تھی تو جناب چیئرمین! اگر ہم آج بھی اس کو روک نہیں پائیں گے تو ہم اپنے لوگوں کو اچھا future نہیں دے سکتے اور نہ ہی پاکستان آگے کی طرف بڑھ سکتا ہے۔

آج اگر ہم Quaid-i-Azam residency کی بات کریں تو یہاں پر جتنی بھی پارٹیاں بیٹھی ہیں، اُن سب کے لیڈران پر حملہ ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مولانا فضل الرحمان پر دو، تین یا چار مرتبہ حملہ ہو چکا ہے، بس اللہ نے انہیں بچانا تھا اور اللہ نے انہیں زندگی دینی تھی۔ اسی طرح سراج رئیسانی جو پہلے ہمارے ساتھ اُس کا بیٹا تھا، جو دو سو لوگ ایک ہی دن میں شہید ہوتے ہیں جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین! بڑی مشکل سے ماں باپ اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ بڑی مشکل سے انہیں تعلیم دیتے ہیں لیکن ایک دہشت گرد آکر، ایک bullet مار کر وہ چلا جاتا ہے تو کیا اُس گھر کا جو ایک future تھا، وہ تو تباہ ہو گا جناب چیئرمین لیکن اگر ہم آج سب مل کر بیٹھیں، ہاں اس میں اگر تھوڑی بہت خامیاں ہیں تو ہمیں اُس کو دور کرنا چاہیے۔ علی ظفر صاحب نے جو بات کی کہ کیا اگر ایک بندہ ایسے ہی تین مہینے کے لیے اندر چلا جائے اور اگر اُس کے خلاف کوئی بھی ثبوت نہ ملے تو جب وہ بَری ہوتا ہے تو اس کے خلاف کیا ہونا چاہیے۔ اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیے اور یہ چیز بھی ہمیں دیکھنی چاہیے کہ پھر یہ قانون misuse نہ ہو لیکن آج جو دہشت گردی کے حوالے سے یہ Bill آیا ہے تو جناب چیئرمین! بلوچستان عوامی پارٹی کی طرف سے ہم اسے support کرتے ہیں کیونکہ میں یہ پھر کہوں گا کہ دہشت گرد کسی کا بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! جعفر ایکسپریس اور دیگر بہت سے واقعات ہمارے سامنے ہیں لیکن وقت کی کمی ہے۔

میں یہ کہوں گا آج جو یہ Bill آیا ہے اور اس پر جو علی ظفر صاحب نے بات کی ہے اُس کو بھی دیکھنا چاہیے لیکن آج ہم مل کر اپنے بچوں کو، چاہے وہ جس بھی مذہب سے یا جس بھی زبان سے ہوں، اُن کے لیے ہم ایک اچھا اقدام اُٹھانے جا رہے ہیں اور اس پر عمل ہونا چاہیے تاکہ ہم دہشت گردی سے نکل سکیں اور ایک اچھے پاکستان کی طرف بڑھ سکیں۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: یہ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب کی amendment آئی ہوئی ہے۔ جب amendment ہو جائے گی تو پھر میں آپ کو floor دوں گا۔ قادری صاحب! کو floor دیں۔

Senator Noor Ul Haq Qadri

سینیٹر نور الحق قادری: شکریہ چیئرمین صاحب۔ یہ جو انسداد دہشت گردی کے قوانین کے حوالے سے amendment ہے، محترم Law Minister *Sahib* آپ کا drafting and crafting میں بہت کمال ہے اور جس طرح آپ بولتے ہیں اور اپنی گفتگو کی سحر انگیزی میں کسی کو پتا بھی نہیں لگنے دیتے کہ اس قوم کے ساتھ یہ کیا ہونے جارہا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہم میں سے اگر کوئی مخالفت کرتا ہے تو یہ تصور نہ کیا جائے کہ ہم دہشت گردی کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم دہشت گردی کے متاثرین میں سے ہیں اور دہشت گردی کے شدید مخالفین میں سے ہیں لیکن جو مجوزہ ترمیم ہے اس میں ہم یہ ضرور دیکھیں گے کہ اس ترمیم کے ساتھ دہشت گردی نے مزید بڑھنا ہے یا رکنا ہے۔ کیا ہم اس Bill اور اس amendment کے ذریعے سے اُن نفرتوں کی خلیج کو جو security forces کے خلاف آئے روز نعرے اور slogans ہم سنتے ہیں، کیا ہم اُن نفرتوں کی خلیج کو مزید وسعت نہیں دے رہے۔

محترم چیئرمین صاحب! میں گزارش کروں گا کہ یہ amendment شریعت اور دین جن شخصی آزادیوں کا حوالہ دیتا ہے اور میرا رب وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ، حضرتِ انسان کی تکریم کی بات کرتا ہے۔ یہ قانون اُس تکریم کی نفی کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ آپ کے مالوں کا، آپ کی جانوں کا اور آپ کی عزت و آبرو کا اتنا تحفظ، مقام اور حرمت ہے، وہ ﷺ مکہ کے شہر میں کھڑے تھے اور حج کا دن تھا، تو فرمانے لگے کہ جس طرح اس دن کی اور اس شہر کی حرمت ہے۔ اس کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھنا ضروری ہے اور میں propose کروں گا کہ اس پر اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے اور opinion لیا جائے۔

میں اعادہ کروں گا کہ اُس دن قومی اسمبلی میں مولانا فضل الرحمان صاحب نے کہا تھا کہ یہ Bill بتارہا ہے کہ پاکستانی مجرم پیدا ہو گیا ہے۔ وہ پیدائشی مجرم ہے اور اُس کو اپنی innocence اور بے گناہی ثابت کرنے کے لیے بتانا ہوگا۔ تین مہینے آپ کو custody میں لے رہے ہیں اور آپ مزید تین مہینوں کی extension کی بات کر رہے ہیں۔ یہ جو آج اسلام آباد میں ہمارے بلوچ بہن اور بھائی بیٹھے ہیں، جو فاٹا کے، KP کے، بلوچستان کے ہزاروں لوگ عقوبت خانوں میں پڑے ہیں اور

اُن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ پارلیمان تک اُن کی آواز نہیں پہنچتی ہو گی، ممکن ہے کہ media کی وہاں تک رسائی نہیں ہو گی، ممکن ہے کہ courts کی رسائی وہاں تک نہیں ہو گی لیکن میرا رب تو اُن کی آوازوں کو سنتا ہے۔ اُس ملک میں خیر کہاں سے آئے گا اور برکت کدھر سے آئے گی۔ وزیر قانون صاحب نے کچھ victims کی طرف اشارہ کیا کہ فلاں فلاں، ہم کہتے ہیں کہ جس نے بھی کیا ہے، جس دور میں بھی ہوا ہے، بُرا ہوا ہے۔ اب اس برائی کی ازالے کے لیے ہم دوبارہ نئے ہزاروں لاکھوں اس طرح کے victims جن کو اُٹھایا جائے گا۔ میں آپ کی نیت پر شک نہیں کرتا لیکن جب اس کا استعمال security ادارے کے نچلے level، ایس ایچ او کے level پر ہو گا وہ ایک بربریت اور ایک جبر اور ظلم ہو گا۔

میں گزارش کروں گا کہ ضرورت ہے اس Bill کے نوک پلک سنوارنے کے لیے اس کو ایک بہترین صورت میں لانے کے لیے اس عجلت کا اور اس جلد بازی کا مظاہرہ ہم اِدھر نہ کریں جس طرح قومی اسمبلی میں کیا گیا ہے۔ اس کو standing committee کے حوالے کریں اور اسلامی نظریاتی کونسل سے اس پر opinion لیا جائے، مہربانی۔

Mr. Chairman: Leader of the Opposition! we have heard the point of view of all the parties.

آپ کی amendment ہے اس پر بول لیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ کامران صاحب کی amendments ہیں انہیں floor دیں گے۔ ابھی یہ put Bill کر لیں نا۔ Bill put کریں اپنی amendment پر بولیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ کی amendments ہیں اس پر بولیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کو دیں گے۔آپ ہی کو amendment کے اوپر دے دیں گے۔ دو منٹ بات کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Bill place تو کر لینے دیں اس کے بعد بول لیں۔ابھی تو Bill place نہیں ہوا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دو منٹ بات کر لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب آپ بولیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Your party has spoken. Your party has given their names.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! پارٹی کے علاوہ as individual نہیں بول سکتے؟

جناب چیئرمین: بول سکتے ہیں مگر پارٹی کے point of view میں پورا ایوان نہیں ہے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: ہو سکتا ہے میرا پارٹی سے الگ موقف ہو پھر۔

جناب چیئرمین: بولیں جی، آپ سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! صدیقی صاحب جب بات کر رہے تھے تو انہوں نے کہا مجھے ہتھکڑی لگی اور ہتھکڑی جب کھولی گئی تو اس کا ایک سُرخ نشان تھا۔ مجھے پولیس والے نے کہا کہ ابھی یہ تھوڑی دیر بعد مٹ جائے گا۔آپ کا وہ نشان مٹ گیا۔ بلوچستان والوں کا

یہ نشان ابھی تک باقی ہے اور یہ ابھی تک جب سے پاکستان بنا ہے یہ نشان باقی ہے۔ ہمارا یہ نشان نہیں مٹا۔ ہم چھاچھ کے جلے ہوئے ہیں، دودھ بھی جو ہے وہ ہم کو پھونک کے پینا پڑتا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے۔

جناب والا! ایسا ہے کہ بظاہر اس وقت جو اس amendment کو oppose کرے گا ایک تو amendment میں amendments ہماری ہیں مگر جو treasury کی amendments ہیں بظاہر یہ لگے گا کہ جو ان amendments کو oppose کر رہا ہے جو treasury کی amendment کو propose کر رہا ہے وہ شاید کوئی دہشت گردی کی حمایت کر رہا ہے۔ خدانخواستہ ایسا نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی دہشت گرد نہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ نے amendments سنی نہیں ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جی، جناب!

جناب چیئرمین: ابھی amendment آپ نے سنی نہیں ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: چونکہ میرے پاس آ گئی ہیں میں اس کو آپ کے سامنے پڑھوں گا بھی اور آپ ایک منٹ مجھے دیجیے بلکہ اتنا time دیجیے جتنا آپ نے پارٹیوں کو دیا ہے۔ سب پارٹیوں کو دیا ہے۔ بلکہ ایک ایک پارٹی کے اندر دو دو لوگوں کو بھی دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی پارٹی کو بھی دو دیے ہیں۔ پیپلز پارٹی کو۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: پی ٹی آئی کو دو بار دیا ہے۔ مسلم لیگ (نون) کو دو بار دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: آپ وزیر ہیں مجھے بات کر لینے دیجئے۔ بات چونکہ دہشت گردی کے حوالے سے شروع ہوئی ہے تو میں نے تھوڑا سا mobile پر search کیا کہ یہ دہشت گردی کے

حوالے سے قوانین جو آنا شروع ہوئے ہیں یہ کب سے آنا شروع ہوئے ہیں۔ مجھے تو دو دو نظر آ گئے ہیں ایک Suppression of Terrorist Activities Special Court Act 1975 ہوا کرتا تھا پھر اس کے بعد Suppression of Terrorism Act 1978 آیا اور اس کے بعد 1997 کا قانون آیا جس میں یہ amendment propose کی گئی۔

جناب والا! میں کہنا یہ چاہ رہا تھا کہ یہ جو قوانین دہشت گردی کے حوالے سے ہمارے ملک، وطن عزیز میں آئے، تو یہ درد جو ہے وہ بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ جوں جوں انہوں نے دہشت گردی کے حوالے سے قوانین بنانے شروع کیے، اس کے ساتھ ساتھ یہ معاملات بڑھتے گئے ہیں، کم نہیں ہوئے۔ تو جب کوئی چیز کم نہیں ہوتی تو اس کا وہ جو علاج آپ نے سوچا ہوا ہے، وہ یقیناً درست نہیں ہے۔ اس علاج کو درست کرنا چاہیے، نہ کہ مزید اس کو سخت کرنا چاہیے۔ یہ جو amendment propose کر رہے ہیں اور جس کو committee میں لے جانے پر ایک طرف تو میرے دوست میرے بھائی تارڑ صاحب علی ظفر صاحب ہم سب کی تعریف کرتے ہیں کہ committee میں بڑے اچھے وکیل ہیں۔ مگر اس کے بعد اگر ایک دن، دو دن، تین دن کے لیے یہ معاملہ committee میں چلا جاتا اور اس کی نوک پلک درست ہو جاتی تو کوئی قیامت نہیں آنی تھی۔ قیامت شاید اُس دن آئے گی یا اُس وقت آئے گی جب یہ 90 دن کی بات آئے گی اور اس میں سے ایک شخص بھی ایسا ہوگا جس کو آپ نے 90 دن اس قانون کے نیچے detain کیا ہوگا اور وہ 90 دن کے بعد پتا چلے گا کہ اس کو غلط detain کیا تھا۔

آپ section 27 کا دس مرتبہ حوالہ دیجئے مگر کیا باقی 182، 211 میں کبھی کسی کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ کوئی اگر آپ کو آج تک یاد ہے کہ section 27 کو کبھی آج تک invoke کیا گیا ہے؟ کم از کم مجھے اپنی 40 سالہ practice میں یہ یاد نہیں ہے کہ 182، 211 میں کسی کے خلاف کارروائی ہوئی ہو یا 1997 کے بعد section 27 کبھی invoke ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جب یہ amendment introduce کی گئی ہے اس میں ایک دو چیزیں بالکل سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔ پہلے 90 دن کی بات کی گئی ہے مگر اس کی جب proviso دیکھیں گے، تو proviso میں ہے۔

Provided that detention of such person including detention یہ detention of a further period of three months of further period of three months کیا ہے جناب؟ یعنی 90 days تو ہو گئے تو اس کے بعد further period کتنا ہے؟ یہ کس طرح کی ایک weak قسم کی قانون سازی کی گئی ہے۔ یہ کس طرح سے ہوگا کہ further period کہاں سے آئے گا اور یہ کس طرح سے آئے گا۔ Shall be subject to provision of Article 10 of the Constitution اب Article 10 of the Constitution کو دیکھیں گے۔

جناب والا! یہ misguide کرنے کے لیے Article 10 یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ Article 10 کا پہلا حصہ دیکھیں (1) Article 10 دیکھیں (2) Article 10 دیکھیں تو اس میں تو بہت ساری چیزوں کی guarantee ہے۔ مگر جہاں پر preventive detention آ جائے گی، وہاں پر تو (3) Article 10 sub-section آ جائے گا۔ تو یعنی یہ سب کچھ جو سہولتیں مجھے (1) Article 10 میں میسر تھیں (2) Article 10 میں میسر تھیں، وہ یہاں سے ختم ہو جائیں گی۔ تو پھر Article 10 کو یہاں پر رکھنے کی یہ کون سی ضرورت ہوگی۔ یہ کس لیے یہاں پر رکھی جائے گی۔

جناب والا! دو چیزیں اس میں بہت ضروری ہیں۔ preventive میں جانتا ہوں کہ preventive detention میں وکیل کی سہولت بھی نہیں ہوتی شاید اور باقی بہت ساری سہولیات سے وہ محروم ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی ہم سب جانتے ہیں کہ یہ preventive detention میں اس سے پہلے بھی قوانین موجود ہیں اور اس سے پہلے جو قوانین موجود ہیں اس میں شاید اس سے زیادہ واسطہ ہے اور اس میں زیادہ آسانی کے ساتھ detain کر پاتے ہیں۔ مگر جب ایک detention کی ایک سہولت ان کے پاس میسر تھی اس کے باوجود یہاں پر یہ section 11 EEEE جو ہے وہ introduce کروانے کی ضرورت سمجھ میں نہیں آتی۔

جناب والا! ہمیں کہا جاتا ہے کہ آپ کے جو لوگ missing ہیں وہ اس کے بعد missing نہیں ہوں گے۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ کون سا جواز ہے کہ آپ نے missing persons کو جو لوگ missing تھے اس کے لیے کیا یہ جواز ہے کہ اس کے بعد

آئندہ missing نہیں ہوں گے اور اس کے نیچے آ جایا کریں گے۔ ایک غلط کام کو غلط طریقے کے ساتھ تحفظ فراہم کرنا کیا یہ غلط نہیں ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ ماضی سے اس کا اطلاق کیسے ہوگا؟ یہ بات بھی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی کہ جو ماضی کے لوگ missing ہیں جو پندرہ پندرہ سالوں سے missing ہیں، ان کا معاملہ کس طرح سے یہاں پر حل ہوگا۔ یہ جو قانون سازی کی جا رہی ہے وہ درست نہیں ہے۔ یہ Article 9 کی خلاف ورزی ہے، میں فیصل صاحب کا ذکر کروں گا، وہ شاید چلے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم بے بسی کے تحت ووٹ کر رہے ہیں، میں ان کی بات کو جو سمجھا ہوں تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ وہ بے بسی کے تحت ووٹ کر رہے ہیں مگر ہمیں بھی پتا ہے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن تاریخ میں ہم درست سمت میں کھڑے ہونا چاہتے ہیں نہ کہ غلط سمت میں کیونکہ کل کو ہمیں کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا ہم نے اسے ووٹ کیا تھا۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات کی وضاحت کر دوں کہ ایک بات ہوئی تھی کہ مولانا صاحب کے گاؤں کے ساتھ CPEC روڈ پر لوگ آ کر ناچ رہے تھے، یہ لوگ اس وقت روڈ پر ناچ رہے تھے جب مولانا کی اسی معاملے پر تقریر آ گئی تھی، اس کے بعد اسے exhibit کروایا گیا کہ دیکھو مولانا یہ لوگ آپ کے گاؤں تک آ گئے مگر اس وقت تک مولانا کی قومی اسمبلی میں اسی subject پر تقریر ہو چکی تھی، اس کے بعد وہ لوگ وہاں پر آ کر ناچے ہیں، اگر اس کے بعد وہ لوگ وہاں پر آ کر ناچے ہیں تو اس کے بعد آپ اس قانون کا اندازہ کر لیں کہ یہ قانون ہم سب کے خلاف کس طرح سے استعمال ہوگا۔ صدیقی صاحب آپ کی ہتھکڑی کا نشان ختم ہو گیا، ہمارے نشان ابھی تک باقی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! it should be put before the House, ووٹ ہو، جناب ایک اسی single amendment پر، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔۔۔

Mr. Chairman: It is only one amendment.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب single amendment ہے، میں نے کوئی بیس منٹ، ساروں نے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ بات کی ہے، چھ ماہ وہاں رہی ہے، میں صرف یہ عرض کروں گا کہ

میں ساری باتوں کا جواب دے چکا ہوں، کامران مرتضیٰ صاحب اتنے senior lawyer ہیں، جناب آپ put کریں۔

Mr. Chairman: I have left with no other choice, but to put to the House to take the sense of the House.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب ایوان کی sense لیں، اگر House کہتا ہے تو اسے pass کریں۔

Mr. Chairman: Now I put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2. There is no amendment in Clause 2, so I put this clause before the House. The question is that, Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 3. There are amendments in Clause 3. Senator Kamran Murtaza *Sahib*, do you want to put the amendments? There are amendments in Clause 3, Senator Kamran Murtaza, please move your amendments.

(Interruption)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ایسا ہے کہ اس amendment کے ساتھ ایک motion بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل بھجوایا جائے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے سن لیا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: نہیں جناب، سن تو لیا ہے لیکن اس پر voting required ہو گی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please move the amendments. If you don’t want to move…

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب میں amendment move کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please move the amendments. I will go to the next item.

(مداخلت)

Senator Kamran Murtaza: Sir, I may be allowed?

Mr. Chairman: I have allowed. Kamran Murtaza *Sahib*, if you can’t move, then don’t move..

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب میں move کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please let Kamran Murtaza to move the amendment.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب اس headphone کو کھلوا دیں، میں آپ کی بات نہیں سن پا رہا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب مجھے آواز نہیں آ رہی ہے، میں آپ کو نہیں سن پا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: مجھے آواز آ رہی ہے۔

Senator Kamran Murtaza: Sir, it is moved that amendment be made in sub-clause (a), in the proposed sub-section (1), of section 11EEEE, after the expression “not exceeding three months and after recording reasons

thereof," the expression "by a Special Judge, Anti-Terrorism Court, having the territorial jurisdiction and also hearing the detenue through his counsel," shall be inserted.

Mr. Chairman: I now put this amendment to the House.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں دوبارہ put کرلیتا ہوں۔

I now put this amendment to the House.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The question is that clause 3 as original, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 as original stands part of the Bill. Clause 1, the preamble and the title of the Bill. We may now take up Clause 1, the preamble and the title of the Bill. The question is that Clause 1, the preamble and the title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the preamble and the title stands part of the Bill.

آپ نے دو گھنٹے تک بحث کی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Chairman: Order No.10, Minister *Sahib,* please move Order No.10.

Senator Muhammad Tallal Badar: Sir, I rise to move that the Bill further to amend the Anti-terrorism Act, 1997 [The Anti-terrorism (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Order No.11, Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum, please move Order No.11.

Consideration and Passage of [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025]

Mr. Ali Pervaiz Malik (Minister for Petroleum): Thank you Sir. I beg to move that the Bill further to amend the Petroleum Act, 1934 [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill Clauses 2 to 8. There is no amendment in Clauses 2 to 8, so I will put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 8 stand part of the Bill. Clause 1, the preamble and the title of the Bill. We may now take up Clause 1, the preamble and the title of the

Bill. The question is that Clause 1, the preamble and the title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the preamble and the title stands part of the Bill. Now, we take up Clause 1 The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1 The Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 The Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.12.

Mr. Ali Pervaiz Malik: I, Minister for Petroleum, move that the Bill further to amend the Petroleum Act, 1934 [The Petroleum (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The bill stands passed unanimously. Order No.13. Please order in the House. I would like to explain that there was only one amendment which I allowed to move the amendment and that was defeated. I can’t make the whole house hostage. Order.No.13. please move.

Resolution for Extension of Capital Development Authority (Amendment) Ordinance, 2025 (Ordinance No. III of 2025)

Senator Muhammad Tallal Badar: I, on behalf of, Senator Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, move the following Resolution:-

"That the Senate resolves to extend the Capital Development Authority (Amendment) Ordinance, 2025 (Ordinance No. III of 2025), for a further period of one hundred and twenty days with effect from 30th August, 2025, under proviso to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: This is pending so the requirement is legal; it is a formality the bill is already pending with the Committee. They are asking for extension of time again.

Mr. Chairman: Allowed, Resolution for Extension of Ordinance. I, now put the resolution before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. Order No.14.

Resolution for extension of the National Agri-trade and Food Safety Authority Ordinance, 2025 (Ordinance No. VI of 2025)

Senator Azam Nazeer Tarar: I, move the following Resolution:-

"That the Senate resolves to extend the National Agri-trade and Food Safety Authority Ordinance, 2025 (Ordinance No. VI of 2025), for a further period of one hundred and twenty days with effect from 30th August, 2025, under proviso to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

جناب چیئرمین! یہ حکومت کا بل ہے، یہ بھی کمیٹی میں ہے اس لیے extension.

Mr. Chairman: I, now put the resolution before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. Order No.15.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا سینیٹر دلاور خان اور سینیٹر احمد خان کا کہ انہوں نے آج بالکل principle stance پر کھڑے ہوتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا ہے اور انہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے، وہ تقریریں کرکے boycott کرکے نہیں گئے۔ انہوں نے بیٹھ کر ساری proceedings سینیٹر دلاور اور سینیٹر احمد نے سنی ہیں۔

جناب چیئرمین: دو گھنٹے۔ دنیش کمار صاحب ان کو منا کر لے آئیں۔

Mr. Chairman: It is an announcement, it is for the information of the House that standing Order No.2.30 and 2.31 regarding quorum in Committee meetings have been omitted and are being placed before the house as required by the Standing order No.4.3.

It is for the information of the house that a gesture of solidarity I announce to donate five days salary of the members of the Senate towards relief and rehabilitation for people effected by recent torrential rain.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! کچھ لوگوں نے announce کیا تھا کہ آپ Secretariat کو ہدایت کر دیں کہ جو لوگ پورے مہینے کی دینا چاہتے ہیں وہ Secretary Senate کو آگاہ کر دیں۔ also surrender for one month, اور جو باقی دوست بھی کرنا چاہیں۔

Mr. Chairman: Flash floods across various regions of KP, Secretariat may take further necessary action in this regard. If they want to donate of the whole month they can do it.

Order No.15. There is a report. Mr. Tariq Fazal Chaudhary.

<u>Laying of the Annual Report 2024 of the Election Commission of Pakistan</u>

Senator Muhammad Tallal Badar: I, on behalf of Dr. Tariq Fazal Chaudhary, Minister for Parliamentary Affairs, lay before the Senate the Annual Report 2024 of the Election Commission of Pakistan, as required under sub-section (2) of section 16 of the Elections Act, 2017.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.16. Calling Attention Notice. There is a calling attention notice in the name of Senators Atta-ur-Rehman, Atta ul Haq, Abdul Wasay and Abdul Shakoor Khan, please raise the matter.

ایک item رہ گیا ہے منسٹر چلے جائیں گے۔ منسٹر جا رہے ہیں تو ایک calling attention وہ لے لیں۔ Order No.17.

Calling attention raised by Senator Jam Saifullah Khan regarding the gas exploration extraction in Ghotki Sindh by various companies

Senator Jam Saifullah Khan: I, draw attention of the Minister for Petroleum, towards the gas exploration / extraction in Ghokti Sindh by various companies, causing environmental degradation and other issues like gaps in Corporate Social Responsibility initiatives, limited employment opportunities for local residents and the non-supply of extracted gas to the district.

Mr. Chairman: Minister concerned.

جناب علی پرویز ملک : جناب چیئرمین ! یہ معاملہ جس کی طرف معزز سینیٹر نے نشان دہی کی۔۔۔

Mr. Chairman: Okay if you want to explain it.

جناب علی پرویز ملک: آپ لے لیں میں ایک ہی دفعہ جواب دے دوں گا۔

سینیٹر جام سیف اللہ خان: جناب چیئرمین ! آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ نے مجھے موقع دیا، میرا تعلق ضلع گھوٹکی سے ہے اور ضلع گھوٹکی bordering Punjab ایک چھوٹا سا district ہے اور وہ oil کی دولت سے مالامال ہے اور پچھلے تقریباً پچاس سالوں سے 1967 سے لے کر اب تک جو وہاں کی main gas companies ہیں۔ ایک ماڑی گیس ہے اور ایک OGDCL کی قادر پور گیس فیلڈ ہے اور ابھی چھوٹی چھوٹی gas fields انہوں نے discover کی ہیں۔ایک رحمت گیس ہے وہ بھی سردار گھڑ کے علاقے میں exploration کر رہی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں، اپنے colleagues کو کہ ہماری سندھ کی جو total gas contribution ہے ہمارے سارے ملک کی economy میں وہ تقریباً 65 to 70% ہے۔ کسی زمانے میں 70% ہوتی تھی اور ابھی میرے خیال سے 65% ہے۔جو صرف گھوٹکی کی contribution ہے پہلے تو peak years میں جب ان

کی peak production ہوتی تھی تب 30% تھی۔ یہ 30% پورے پاکستان کی جو production ہے وہ ہمارے گھوٹکی سے نکلتی تھی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ گھوٹکی کی جتنی production ہے۔ ہمارے تینوں صوبے چاہے پنجاب ہو، خیبر پختونخوااور بلوچستان ان کی جتنی بھی production ہے وہ ہماری گیس کے برابر ہےاور گھوٹکی گیس سے جو گیس نکلتی ہے وہ Sui Northern کو بھی جاتی ہے۔ Liberty میں دو power plant ہیں تقریباً 250 mega watts کے، ایک Liberty Power and one Engro Power ان کو بھی گیس دی جاتی ہے اور اسی طریقے سے جو ماڑی گیس ہے وہ نہ صرف Sui Northern کو گیس دیتی ہے بلکہ تقریباً 7 fertilizer factories ہیں۔ جس میں Engro کے دو units ہیں، Fauji Foundation کے تقریباً تین units ہیں، Fatima Fertilizer ہے، Pak-Arab Fertilizer ہے۔ تقریباً سات یوریا factories ہیں، fertilizer factories ہیں وہ یہاں سے ہی گیس لیتی ہیں۔ ہمیں اس بات پر بہت فخر ہے کہ جو گھوٹکی کی contribution ہے National Economy میں اور اس میں گیس کے حوالے سے، fertilizer کے حوالے سے، Power production کے حوالے سے اور Sui Northern کے حوالے سے اور Sui Northern میں آپ کو بتاتا چلوں کہ Sui Northern gas pipelines ہے جو gas system ہے وہ گیس گھوٹکی سے نکالتے ہیں اور پنجاب اور خیبر پختونخوا میں Sui Northern سے گیس جاتی ہے جو کہ ماڑی گیس اور قادر پور گیس کی ہے۔

تو یہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ گھوٹکی ایسا چھوٹا سا علاقہ ہے جس نے پاکستان کی ترقی میں پاکستان کی economy میں بڑا کلیدی کردار ادا کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ چیئرمین صاحب! ہمیں شکایتیں بھی بہت ہیں۔ اس میں جہاں سے یہ گیس نکلتی ہے۔ یہاں سے چاہے یہ fertilizer factories ہوں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ Engro ہو، چاہے Fauji fertilizer ہو ان کے جو سالانہ national profits ہیں وہ تقریباً چالیس چالیس بلین کے قریب ہیں۔ اگر ان کی پچھلے پانچ سال کی average بھی نکالیں۔ چاہے اس میں Engro ہو، چاہے اس میں FFC ہو لیکن ان علاقوں میں جو ان کی کوئی social responsibilities ہیں یا کوئی charitable کام

کرتے ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کہیں کوئی سکول کھولتے ہیں، کہیں چھوٹی سی ڈسپنسری کھولتے ہیں اور ہونا تو یہ چاہیے جس زمین سے وہ اتنا profit کماتے ہیں کم از کم وہاں ایک بہت بڑا ادارہ کھولیں۔ کوئی تعلیمی Institute کھولیں یا کوئی بہت بڑا ہسپتال کھولیں یا وہاں کے لوگوں کے لیے سہولت دیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر یہ بھی بہت بڑا مسئلہ ہے کہ لوگوں کو لوکل نوکریاں بھی نہیں ملتیں حالانکہ یہ قانون ہے کہ non-technical جو بھی jobs ہیں وہ سو فیصد اسی علاقے کو ملیں گی جہاں سے یہ گیس نکلتی ہے۔ اور وہاں بھی ان کا ratio پورا نہیں ہوتا اور اگر کہیں کوئی technical job بھی ہے تو یہ سارے اتنے اربوں کمانے والے ادارے ہیں یہ کم از کم کوئی technical Institute کھول سکتے ہیں تاکہ وہاں لوگوں کے لیے کوئی welding Institute کھول دیں یا کوئی چھوٹا موٹا technical Institute کھول دیں۔

جناب چیئرمین! مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ 1990 میں آئی تھیں تو یہی شکایتیں ان کے سامنے ہوئی تھیں، جب وہ قادر پور Gas field میں آئی تھیں تو انہوں نے order کیا تھا کہ یہاں technical school کھولیں۔ وہاں پر انہوں نے بورڈز بھی لگا دیے اور ہر چیز لگا دی لیکن جیسے ہی ان کی حکومت گئی وہ سارے بورڈز وغیرہ اتار دیے۔ تو جناب چیئرمین! ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر آپ ان کی stock market میں دیکھیں چاہے Power plants, fertilizer factories, OGDC, FFC and Engro ہو اس وقت ان سب کے high stock جا رہے ہیں۔ تو یہ تھوڑا generosity دکھائیں، لوگوں کے لیے کام کریں اور کوئی بڑا ادارہ قائم کریں۔ ہمارے Engro کے جو مالک ہیں ایک بہت بڑی داؤد فیملی سے ان کا تعلق ہے۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر جام سیف اللہ خان: تقریباً کوئی پچھلے چالیس سالوں سے وہ اربوں روپے کما رہے ہیں اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی جو contribution ہے social uplift کے لیے وہاں علاقے میں وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک بڑا unfortunate واقعہ بھی ہوا تھا جس میں اس family کے ہمارے ایک شہزادہ داؤد صاحب ہیں۔ دو سال پہلے ایک واقعہ ہوا تھا

Ocean-Gate کا جس میں وہ Titanic کے لیے جا رہے تھے تو اس میں وہ اور ان کا بیٹا unfortunately and tragically ہلاک ہو گئے تھے۔ ہماری ان کے لیے بھی دعا ہے کہ اللہ ان کی مغفرت کرے اور اللہ انہیں جنت میں جگہ دے لیکن وہ تقریباً 250,000 Pounds میں صرف اسی ایک trip کے لیے جا رہے تھے۔ تو میری اس family سے گزارش ہو گی اور یہ family بڑی اچھی ہے۔ انہوں نے کافی charity کے کام کیے ہیں۔ میری ان سے بھی گزارش ہو گی کہ جس علاقے سے آپ اتنا کماتے ہیں، کم از کم اس علاقے میں آپ اربوں روپے کماتے ہیں اور چالیس چالیس ارب روپے average کماتے ہیں اور ان کو ماڑی گیس سے جو گیس ملتی ہے وہ بھی concessional rate پر ملتی ہے اور انہیں uninterrupted gas supply کا بھی جو بیس سال کے لیے ان کے ساتھ کوئی agreement کیا ہوا ہے اور یہ اگر concessional rate دیتے ہیں تو بھئی آپ اس علاقے اور گھوٹکی کے جو لوگ ہیں کم از کم انہیں تو کوئی تھوڑی سی سہولت دیں۔ یوریا بھی وہاں پر black میں مل رہی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ منسٹر صاحب ہمارے بڑے جوان ہیں اور ان کی اچھی تعریف سنی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اب یہ ذمہ داری ان پر تو نہیں ہے، ان سے پہلے یہ ساری چیزیں ہوتی رہی ہیں لیکن کم از کم جو نا انصافیاں ہوئی ہیں تو ان کے دور کرنے میں کوئی اگر ان کا تدارک ہو سکتا ہے تو ہم بڑا appreciate کریں گے۔ ساری یہاں سے جو گیس جا رہی ہے یہ Sui Northern میں جا رہی ہے لیکن ہر چیز کے لیے ایک قانون ہوتا ہے کہ بھئی آپ جہاں سے گیس نکال رہے ہیں وہاں پر پانچ چھ کلومیٹر کے فاصلے پر جو جو گاؤں ہیں آپ انہیں گیس فراہم کریں حالانکہ وہاں کے عوام نے گیس کے حصول کے لیے پیسے بھی جمع کیے ہوئے ہیں لیکن ابھی ایک قسم کا moratorium لگایا ہوا ہے کہ ہم نئی گیس نہیں دیں گے۔ تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ کم از کم اس علاقے سے یہ moratorium ہٹوائیں اور لوگوں کو گیس دیں، لوگوں کو نوکری دیں، لوگوں کو کوئی technical training وغیرہ دیں۔ اور یہ باقی سارے کام SFC کے ہیں، کوئی بہت بڑا ادارہ ہو، چاہے OGDC ہو، چاہے FFC ہو انہیں کہیں کہ جو ان کی ذمہ داری ہے، چاہے اس میں royalty ہو، ہمیں یہ پتا نہیں ہے، اگر منسٹر صاحب کے پاس کوئی information ہے کہ یہ royalty کی مد میں کتنا پیسہ دیتے ہیں۔ حکومت سندھ کو کتنا دیتے ہیں۔ ضلع کو کتنا دیتے ہیں یا

Social Responsibility Fund میں کتنا دیتے ہیں۔ ایک production bonusہوتا ہے۔ Production bonus میں کتنے پیسے دیتے ہیں۔ لیکن ہماری ان سے بڑی گزارش یہ ہے کہ ان کو یہ کسی قانون کی آڑ میں loophole بنا کر یہ نہیں کریں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایک کمپنی نے پہلے کوئی deal کی تھی کہ اس پر SRF کے فنڈز لاگو نہیں ہوتے۔ ایک کمپنی ماڑی گیس پر ہوتے ہیں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ یہ ایک uniform policy ہو، اگر کوئی نہیں بھی ہے تو آپ کم از کم جتنے عرصے سے انہوں نے profit لیے ہیں۔ کم از کم اس علاقے میں کوئی ترقیاتی کام کروائیں۔ کوئی roadsکا network بنائیں۔ قادر پور جہاں پر Gas field بنتی ہے اس کی سڑک پر اگر آپ جائیں گے، خدانخواستہ وہاں پر جو عورتیں گزرتی ہیں تو ان بے چاروں کی pregnancy بھی ختم ہو سکتی ہے۔ وہ road اتنا dilapidated condition میں ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ پہلے وہاں سے گیس کی جو production کی capacity تھی انہوں نے special compressor لگا کر گیس کی جو quality ہے وہ تقریباً کوئی double کے قریب وہاں سے ابھی extract کر رہے ہیں۔ اب آس پاس کے جو لوگ رہتے ہیں اس میں آپ جا کر پتا کریں کسی کو bronchitis ہے اور کسی کو asthma ہے کیونکہ جو گیس وہاں سے نکلتی ہے اس میں carbon dioxide and poisonous gas ہے۔ اب وہاں کے لوگ بیمار ہو رہے ہیں۔ خدارا! لوگوں پر کچھ رحم کریں۔

میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ نہ صرف اس پر action لیں بلکہ یہ جو میری request ہے اس کو کمیٹی میں بھی بھیجیں تاکہ پھر کمیٹی میں ہم جو مختلف لوگ ہیں، چاہے ماڑی گیس ہو، چاہے OGDC ہو ان کو بلا کر اور ان کے نمائندوں سے بات کر کے ان سے رپورٹ لے لیں۔ چاہے fertilizer factories ہوں یا دو power plants ہیں اور Engro بھی گھوٹکی میں ہے۔ وہ سارے pollution پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا بالکل pollution پیدا کرنے میں بھرپور کردار ہے۔ آپ گھوٹکی کی air quality index دیکھیں تو سب سے زیادہ بیماریاں بھی اس علاقے میں ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک خطہ ایسا ہو جس کا پورے پاکستان کی ترقی میں بڑا اہم کردار ہو اور وہاں پر ان اداروں کی کوئی responsibility نہ ہو کہ لوگوں کی نہ کوئی Health کے لیے پیسے دے، نہ کوئی اس کی ترقی کے لیے پیسے دے۔ تو اس سلسلے میں مجھے بڑی

امید ہے منسٹر صاحب سے اور آج میری OGDC والوں کے ساتھ میٹنگ بھی ہے۔ تو میں چاہوں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھی بھیجیں اور یہ جو معلومات میں نے مانگی ہیں یہ بھی kindly مجھے فراہم کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، علی پرویز صاحب، وزیر برائے پٹرولیم۔

Mr. Ali Pervaiz Malik, Minister for Petroleum

جناب علی پرویز ملک: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب کے جو جذبات ہیں میں ان کی قدر بھی کرتا ہوں اور ان کو یہ یقین دہانی بھی کراتا ہوں کہ جو اہمیت ضلع گھوٹکی کی Petroleum Division کے لیے ہے ہم اس ذمہ داری کا بھی احساس رکھتے ہیں اور اس کے اوپر کیا پیش رفت کی ہے میں point by point جو انہوں نے معاملات اٹھائے ہیں ان پر جواب دینے کی کوشش بھی کروں گا۔ جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا دو بڑی fields یہاں پر موجود ہیں۔ ایک قادر پور کی ہے جو OGDCL چلاتا ہے اور دوسری ماڑی کی field ہے جو ماڑی انرجیز چلاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی چند fields ہیں۔ جس میں Badar field بھی ہے جو PEL والے چلاتے ہیں اور مجموعی طور پر تقریباً 900 MMCFD کے قریب گیس گھوٹکی ضلع سے ہمیں ملتی ہے۔ تو یہاں تک تو معاملہ بالکل ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! اب قادر پور کا جو petroleum concession agreement ہوا ہے، وہ 1989 کے اندر ہوا تھا۔ اس وقت قانونی طور پر کوئی بندش نہیں تھی کہ انہوں نے social welfare کی ذمہ داری لینی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پچھلے پانچ سالوں کے اندر OGDC نے ہماری مشاورت کے ساتھ تقریباً 50 کروڑ روپے سے زیادہ کے social benefits کے projects, health کے اندر بھی، education کے اندر بھی، سڑکیں بنانے کے اندر بھی، وہ سارے وہاں پر کیے ہیں۔ اگر ان کے اوپر یہ social responsibility (CSR) ہوتی بھی تو اس سے کم پیسے انہوں نے ریاست اور حکومت کو دینے تھے۔ للہذا، اس سے کہیں زیادہ ہم نے ان سے خرچ کروائے ہیں۔ ان سارے منصوبوں کی تفصیل میں معزز رکن صاحب کو دے دوں گا اور ان کی میٹنگ کے اندر اگر یہ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، اس میں بھی مدد کر دوں گا۔

جہاں تک ماڑی کا معاملہ ہے، قانون کے مطابق 1991 کے اندر PCA ہوا ہے، وہ سوشل ویلفیئر کمیٹی کے اندر ایک ارب روپے سے زیادہ جمع کرواچکے ہیں۔ جو انہوں نے بتایا production bonus والی اسکیم ہے، اس کے اندر تقریباً اڑھائی ارب سے زیادہ جمع کرواچکے ہیں۔ ان سارے پیسوں کے ذریعے تقریباً 329 اسکیمیں مختلف شعبہ جات کے اندر وہاں پر چلائی جارہی ہیں۔ میں ان کی ساری تفصیل بھی DC office سے لے کر معزز سینیٹر صاحب کو مہیا کر دوں گا۔ وہاں پر development اور infrastructure کی بحالی کے لیے کیا کر رہے ہیں، میں نے آپ کو بتادیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو سینیٹر صاحب نے دوسرا معاملہ اٹھایا کہ وہاں پر ان منصوبوں کی وجہ سے روزگار مقامی لوگوں کو دستیاب ہونا چاہیے تھا۔ تقریباً 850 سے 900 کے قریب ان دو fields میں وہاں پر employed ہیں۔ میں یہ ڈیٹا بھی سینیٹر صاحب کو دے دوں گا، گھوٹکی ضلع کے لوگ تقریباً 500 ہیں۔ پچاس سے ساٹھ فیصد کے قریب لوگ مقامی ضلع کے ہیں۔ ان کو ناموں سمیت اس کی تفصیل مہیا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد تقریباً پندرہ فیصد مزید صوبہ سندھ کے ہیں۔ اس کے بعد جو پچیس چھبیس فیصد بنتا ہے، وہ باقی صوبوں سے لیے گئے ہیں کیونکہ اگر locally وہاں پر ان کے پاس skillset موجود نہیں تھا تو باہر کے صوبوں سے ان لوگوں کو لیا گیا۔ وہ ساری تفصیل بھی میں انہیں دے دوں گا۔

آخری بات جو سینیٹر صاحب نے کی کہ جہاں پر گیس دستیاب ہوتی ہے یا جہاں سے گیس ملتی ہے، آیا وہاں پر moratorium ہے یا نہیں؟ جناب! گزارش یہ ہے کہ پانچ کلومیٹر کا جو radius ہوتا ہے جہاں پر یہ کنواں موجود ہوتا ہے، اس کے اندر کوئی moratorium نہیں ہے۔ تقریباً ہزاروں کے قریب کنکشن وہاں پر آج تک دیے گئے ہیں۔ تقریباً پچاس کلومیٹر کی پائپ لائن وہاں پر سات اسکیموں کے ذریعے lay کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کے قریب اور بھی applications pending پڑی ہوئی ہیں۔ پانچ کلومیٹر کی حد سے باہر moratorium ہوتا ہے اور گھوٹکی شہر بالکل اس کی زد میں آتا ہے۔ اس کے اوپر بھی وزیر اعظم صاحب نے جو ہمارے پاس RLNG کی دستیابی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے ہمیں ہدایت کی ہے کہ کابینہ میں summary move کرکے RLNG کنکشن کے اوپر جو قدغن ہے، اس کو ختم کیا جائے اور اس کے بعد گھوٹکی شہر

کے اندر لوگوں کو مجبوراً LPG جو مہنگا ایندھن ہے، اس پر انحصار کرنا پڑتا ہے، اس کو بھی ختم کیا جائے گا۔

لہٰذا، میں نے تین چار معاملات جو اس سے جڑے ہوئے ہیں، جو سینیٹر صاحب نے اٹھائے تھے، ان کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ کس کمپنی نے کون سی individual schemes کی ہیں، کیا کیا ہے، ان سے میں ان کی ملاقات بھی کروادیتا ہوں۔ اگر ان کی تسلی نہ ہو تو یہ مجھ سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

سینیٹر جام سیف اللہ خان: جناب! میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیج دیں۔ وہاں ان کے نمائندے موجود ہوں گے کیونکہ OGDC کے ساتھ بھی کچھ مسئلے ہیں، ماڑی گیس والوں کے ساتھ بھی مسئلے ہیں تو اگر ان کا کوئی نمائندہ ہوگا تو اس سے معلومات لی جا سکیں گی۔ اس میں منسٹر صاحب بھی ہوں گے اور اس میں ہمارے جو بھی مسائل ہوں گے، زیر غور آ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے اس پر اتنی زیادہ بات کی اور منسٹر صاحب نے بھی بہت مفصل جواب دیا۔ اس کے بعد تو۔۔۔۔۔

سینیٹر جام سیف اللہ خان: چیئرمین صاحب! یہ چیزیں تو پہلے بھی ہمیشہ discuss ہوتی رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پرویز صاحب۔

جناب علی پرویز ملک: جناب! سینیٹر صاحب کو جو تفصیل چاہیے، یہ ایک مرتبہ مجھ سے لے لیں۔ اس سے اگر ان کی تسلی نہیں ہوتی تو ان کی ملاقاتیں بھی کروادیں گے۔ اس کے بعد کمیٹی میں چیئرمین صاحب کے مشورے سے بھی جو بھی ایجنڈا رکھنا چاہیں، رکھ سکتے ہیں۔ ہم وہاں پر آکر ان کو بریفنگ دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کو اتنے بڑے فورم پر پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کو نمٹایا جاتا ہے۔ ایجنڈا ختم ہو گیا ہے۔ جی طلحہ محمود صاحب، پلیز۔

Point of public importance raised by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding difficulties being faced by the residents of Chitral District

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محترم چیئرمین صاحب! چونکہ میری پہلی مرتبہ بات چیت شروع ہو رہی ہے، میں نے جمعہ کو پہلے بھی کوشش کی تھی لیکن مجھے موقع نہیں دیا گیا جبکہ آج بھی ایسے وقت پر موقع دیا گیا ہے کہ جب لوگ بھی کم ہیں، بہر حال، میں اپنا point of view دوں گا کیونکہ میڈیا یہاں پر بیٹھا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ان شاء اللہ، چوبیس کروڑ عوام آپ کو سن رہے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! اس وقت میں ایک اہم معاملے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس وقت چترال میرا حلقہ ہے، میں نے 2024 میں وہاں سے الیکشن لڑا اور مجھے وہاں سے تقریباً 43 ہزار کے لگ بھگ ووٹ بھی ملے۔ میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ چترال کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ چترال اس وقت ادھڑا ہوا پڑا ہے۔ میں آپ کو صرف ایک واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے بیٹوں کے ساتھ اُوپر جارہا تھا۔ اُوپر کے اندر ہمارے ساتھ دو جگہوں پر حادثے ہوئے اور ہم مرتے مرتے بچے ہیں۔ یہ حالت ہے وہاں کی سڑکوں کی۔ ہمارے لوگوں نے وہاں پر کھڑکی سے باہر نکل کر جان بچائی۔ اُوپر وہ علاقہ ہے جہاں پر اس وقت یہ لوگ جو یہاں پر موجود نہیں ہیں، ان لوگوں کی وہاں پر بارہ سالوں سے حکومت ہے اور وہاں سے ان کا نمائندہ تھا جو یہاں قومی اسمبلی میں بیٹھتا رہا ہے۔ اس کی position یہ ہے کہ وہاں پر مختلف قسم کے حادثات کے حوالے سے casualties کی تعداد بڑھتی جارہی ہے کیونکہ جس وقت آپ لواری ٹنل کے اندر داخل ہوتے ہیں تو لواری ٹنل سے لے کر شندور تک کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں ایسا منظر پیش ہوتا ہے کہ جیسے آپ کسی ایسے علاقے میں آ گئے ہیں جہاں پتھروں کا زمانہ ہے۔ جہاں پر خچر اور گھوڑے چلتے ہوں۔ یہ ایک انتہائی اہم جگہ ہے جہاں پر شاہ سلیم کا border ہے جو افغانستان کے ساتھ touch کرتا ہے۔ ارندو کے ساتھ یہ جگہ سینٹرل ایشیا کو ملا سکتی ہے۔ یہ علاقہ سیاحت کے حوالے سے بہت important ہے۔ اس کی approaches صرف دو ہیں۔ ایک لواری ٹنل سے آدمی داخل ہو سکتا ہے جبکہ دوسری

وہاں پر جہاز کے ذریعے ہوتی ہے۔ وہاں پر ایئرپورٹ موجود ہے لیکن کسی قسم کی کوئی approach فلائٹ نہیں ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ وہاں پر کسی قسم کی protection walls نہیں ہیں۔ تھوڑی سی گاڑی slip ہوتی ہے تو سیدھی دریا کے اندر چلی جاتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ایک علاقے میں جا رہا تھا تو وہ لوگ مجھے ایک گاؤں میں لے گئے۔ میرے سامنے وہ ایک handicap بچہ لائے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں اس کا بھائی چترال کی طرف جا رہا تھا، گاڑی کی بریک نہیں لگی تو وہ گاڑی سمیت دریا میں چلا گیا اور ابھی تک اس کی لاش نہیں ملی۔ اس کے ساتھ اس کے محلے کے ایک صاحب بھی تھے جو اس کے ساتھ بیٹھے تھے۔ وہ بھی دریا کے اندر ہیں اور ابھی تک دونوں لاشیں نہیں ملیں۔ میں دوسرے گھر میں گیا، دوسرے صاحب جن کی casualty ہوئی تھی۔ ان کی آٹھ بیٹیاں تھیں جبکہ ایک handicap بچہ تھا۔ میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ وہاں پر انتہائی زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے۔ یہ جتنے بھی علاقے ہیں، لواری ٹنل سے جیسے ہی آپ داخل ہوتے ہیں، بروغل تک، چاہے آپ بات کریں شندور کی، آپ کا برپ ہے، آپ کالس پور ہے، رنبور ہے، بریر ہے، بمبوریت ہے، گرم چشمہ، مستوج، مورکو، تھورگو، آیون ہے، شیشی کوہ ہے، دروش ہے، یہ بڑے بڑے علاقے ہیں اور اتنے خوبصورت ہیں، یہاں پر سیاحت ہو سکتی ہے، یہاں پر لوگوں کو روزگار مل سکتا ہے لیکن اس کو بالکل نظرانداز کیا گیا ہے۔

میں پچھلے دنوں وہاں ہسپتال میں گیا، پورے اپر چترال ضلع کے اندر dialysis machine نہیں ہے اور لوئر چترال ضلع میں جو dialysis machines ہیں وہ بھی خراب پڑی ہیں، ہم نے personal level پر لوگوں سے مل کر اسے ٹھیک کروایا اور وہ کام کر رہی ہے۔ وہاں چار ہزار سال پرانا culture available ہے لیکن وہاں تک پہنچنا مشکل ہے، وہاں کی سڑکیں اس طرح ہیں کہ اگر آدھے گھنٹے کا راستہ ہے تو آپ کو تین، چار گھنٹے لگ جاتے ہیں۔

جناب والا! وہاں ترچ میر کی چوٹی، پرانے شاہی قلعے، یہ سیاحت کی بہترین جگہیں ہیں لیکن انہیں بالکل نظرانداز کیا گیا ہے۔ وہاں صاف پانی کا بہت زیادہ مسئلہ ہے، بے روزگاری اور غربت ہے، صحت کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ میں وہاں ایک یونیورسٹی گیا جس کا نام University of

Chitral ہے، اگر میں اس کا comparison یہاں کے کسی چھوٹے سے سکول کے ساتھ کروں تو میرے خیال میں یہاں کا سکول اس سے بہتر ہو گا۔ ایک تو یہ defence road بنتی ہے، جو گرم چشمہ سے شاہ سلیم کی طرف جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سڑک تو defence budget سے بھی بنائی جا سکتی ہے اور یہ بہت اہم سڑک ہے۔ اس کے بعد ارندو کا علاقہ ہے جو افغانستان کے ساتھ ملتا ہے اور یہ علاقہ اس طرح افغانستان کے ساتھ جڑا ہوا ہے کہ جس میں چرواہے وغیرہ آگے پیچھے ہو سکتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں شیخان نامی ایک جگہ ہے، یہ بمبوریت سے پہاڑ کے اوپر ہے، اس کے رہائشی تین چرواہے اپنے مویشی چراتے ہوئے افغانستان کے بارڈر کے قریب پہنچ گئے تھے، ان تینوں کو افغانستان کی security forces نے اپنے قبضے میں لے لیا اور ابھی وہ تینوں ان کے قبضے میں ہیں۔ ان کا کوئی اتا پتا نہیں چل رہا، ہم نے اپنے آدمی ان کی تلاش میں بھیجے ہوئے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم تو اپنی طرف سے جو کوشش کر رہے ہیں وہ تو ہے ہی لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ایوان اور لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانی کہ اتنا بہترین علاقہ جہاں بہت اچھی mining ہو سکتی ہے، وہاں سیاحت کے بے شمار مواقع ہیں۔ وہاں بہترین local fruits ہیں، وہاں cottage industry لگ سکتی ہے لیکن ان سب چیزوں کے لیے سب سے important چیز approach road ہے۔ وہاں approach road اس طرح ادھڑی ہوئی ہے کہ آدھے گھنٹے کا سفر چار، چار گھنٹوں میں طے ہوتا ہے، آپ کی گاڑی خراب ہو جاتی ہے۔ میں نے اس point of order پر جو بات کی ہے، اگر اس کو کسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو میں وہاں fully brief کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کمیٹی کے سپرد کرنے کے لیے تو موجود ہی نہیں ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! آپ تو سپرد کر سکتے ہیں، آپ نے refer کرنا ہے اور order ان کے پاس چلا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ public importance پر بات کر سکتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ Standing Committee on Communications کو refer ہونا چاہیے۔ جناب والا! میں آپ کو ایک چھوٹی سی

بات بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے بتایا گیا کہ تورکھوپوری تحصیل ہے وہاں اٹھائیس فٹ سڑک بنی چاہیے، وہاں کا ٹھیکیدار اس سڑک کو سترہ یا اٹھارہ فٹ چوڑی بنا رہا ہے، کھل کر بے ایمانی ہو رہی ہے اور وہاں لوگ کھل کر جو کام کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ایک عمر خان نامی کوئی کمپنی ہے جو شندور کی سڑک بنا رہی ہے، اس میں corruption کے انبار لگے ہیں، وہاں کے لوگوں کو بے وقوف بنا کر جن کا بس چلتا ہے وہ اربوں روپے لُوٹ رہے ہیں۔ وہاں غربت ہے اور وہاں بے شمار ایسی ایسی بیماریاں ہیں جو اس وقت پاکستان کے دوسرے علاقوں میں نہیں ہوں گی جو میں نے وہاں لوگوں میں دیکھی ہیں۔ وہاں میں نے پولیو کے مریض دیکھے ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہاں سو سے زائد مریض ہیں اور یہ کس وجہ سے ہے کہ وہاں پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ مسائل ہوتے ہیں تو سب سے پہلے وہیں پر ہوتے ہیں، سیلاب آتے ہیں یا کوئی مسئلہ آتا ہے تو وہ مسئلہ وہیں پر آتا ہے اور مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ وہاں کی ساری نمائندگی ان لوگوں کی ہے جن کی اس وقت خیبر پختونخوا میں حکومت ہے، ان کے MPA بھی اسی پارٹی کے ہیں، MNA بھی اسی پارٹی کے ہیں۔ اس کے علاوہ special seats کے بھی کئی ایسے نمائندے وہاں موجود ہیں۔ اگر آپ یہاں video کا arrange کروائیں تو میں اس پر آپ سے بات بھی کروں گا،آپ video دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ یہ علاقہ کیا پاکستان کے اندر ہو سکتا ہے؟ اتنا ٹوٹا پھوٹا، اتنا خطرناک، کسی سڑک پر چلنا ایسا ہے جیسے آپ موت کا سفر کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بھی انسان رہتے ہیں، ان انسانوں کا بھی احساس کرنا چاہیے، بچوں کا احساس کرنا چاہیے، وہاں کی خواتین کا احساس کرنا چاہیے، وہاں لوگ تڑپ رہے ہیں۔ میں زیادہ دور نہیں جاتا، یہاں پی ٹی آئی کی سینیٹر فلک ناز صاحبہ ہیں، کل انہوں نے میرے ساتھ ذکر کیا کہ وہاں خودکشیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دارالامان میں ایسی بچیاں ہیں جن کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، وہاں لوگ اتنی زیادہ تکالیف میں مبتلا ہیں۔ وہاں خودکشی کا rate سب سے زیادہ high ہے۔ میں آپ کے ساتھ اس پر detail discussion کرنا چاہتا ہوں، میں اس پر resolution لانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے آپ کو اسی لیے وقت دیا تھا کہ آپ نے گلہ کیا تھا کہ اُس دن آپ کو وقت نہیں دیا تھا، اس لیے آج آپ کو وقت دیا تھا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جی میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں resolution لانا چاہتا ہوں، میں motion لانا چاہتا ہوں، میں اس پر Bill بنا کر لاؤں گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس علاقے کو بھی due respect and due right ملنا چاہیے جو پاکستان کے دوسرے علاقوں کو ملتا ہے۔ وہاں کے لوگ بھی ٹیکس دیتے ہیں اور وہ ٹیکس ان کے علاقے پر نہیں لگتا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کی شنوائی بھی نہیں ہے، یہاں کے مقتدر ادارے بھی انہیں اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس وقت وہاں NHA کے تحت جو سڑکیں بن رہی ہیں، میں شکر گزار ہوں بریگیڈیئر رانجھا صاحب جو وزیر اعظم معائنہ کمیشن کے Head ہیں اور ظاہر شاہ صاحب جو Vice Chairman ہیں، میری ظاہر شاہ صاحب کے ساتھ پوری تفصیل سے بات ہوئی ہے، وہ لوگ وہاں سڑکوں کے حوالے سے کچھ کام بھی کرنا چاہتے ہیں، مجھے انہوں نے یقین دہانی بھی کروائی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: طلحہ صاحب! آپ اس حوالے سے کوئی motion یا کوئی دوسری چیز جمع کروائیں، حکومت کے لوگ بھی بیٹھے ہوں گے، وزراء بھی بیٹھے ہوں گے اور آپ کی تسلی ہو جائے گی، آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب والا! میں اگلے اجلاس میں ان شاءاللہ آپ کو اس پر مزید detail دوں گا۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں جس پارٹی کے ٹکٹ پر سینیٹ کا ممبر بنا ہوں، میری پہلی تقریر ہے، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔ ان شاءاللہ کوشش ہو گی کہ اس ایوان کی بہتری کے لیے، اس کی مضبوطی کے لیے، اس کی طاقت کے لیے ہم اپنی توانائیوں کو استعمال کریں۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا صاحب! Item No. 16 کے بارے میں یہ ہے کہ جب آپ لوگ باہر گئے تو چیئرمین صاحب نے اس کو defer کر دیا تھا کیونکہ آپ ایوان میں موجود نہیں تھے۔ سینیٹر مشعال اعظم صاحبہ۔ اس کے بعد کامران صاحب بات کریں گے۔ جی۔

Maiden Speech by Senator Mashal Azam

سینیٹر مشعال اعظم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ میں اللہ کے کرم اور اپنے لیڈر عمران خان کی شکر گزار ہوں کہ جن کی وجہ سے آج میں اس ایوان کا حصہ ہوں۔ جناب

چیئرمین! امت مسلمہ کا لیڈر، اس ملک کا سابق وزیراعظم عمران خان جو پچھلے دو سالوں سے اس ملک سے وفاداری کی پاداش میں پابند سلاسل ہے۔ ان کی اہلیہ جو ایک غیر سیاسی کارکن ہیں، انہیں سیاسی مقدمات میں الجھا کر، سزائیں سنا کر اڈیالہ جیل میں قید میں رکھا ہے۔ جن کی پارٹی توڑی گئی، جن سے نشان چھینا گیا، جن کے workers and leaders آج بھی جیلوں میں ہیں۔ جن کا mandate چھینا گیا، ظلم و ستم اور فسطائیت کے تمام records توڑے گئے، اس کے باوجود آج بھی پاکستان تحریک انصاف پچیس کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہی ہے۔ آٹھ فروری کو پچیس کروڑ عوام نے جو mandate دیا تھا وہ نہیں ملا۔ ہماری reserved seats نہیں دی گئیں اور آج خیبر پختونخوا کی ایک لڑکی اگر اس ایوان کا حصہ ہے تو وہ عمران خان کے نام، ان کی پہچان اور ان کے ووٹ کی وجہ سے ہے۔

ہم لاقانونیت اور بے آئینی کے آگ کے دریا پار کر کے اس ایوان میں پہنچے ہیں۔ ہم پاکستان کے وفادار ہیں۔ ہم یہاں پیدا ہوئے ہیں اور ہم نے یہیں پر ہی دفن ہونا ہے لیکن unfortunately آج اس ایوان میں انسداد دہشت گردی کی ایک ترمیم لائی گئی جو آناً فاناً منظور بھی کرائی گئی۔ پہلے یہ پوچھنا چاہیے کہ اس ایوان میں کتنے دہشت گرد بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں خیبر پختونخوا کی ایک لڑکی، اس وقت مجھ پر درجنوں دہشت گردی کی ایف آئی آر درج ہیں۔ میں اس ایوان میں حلف لینے نہیں آ سکتی تھی۔ میں پہلے پشاور ہائی کورٹ گئی۔ میں نے وہاں سے اپنے لیے حفاظتی ضمانت لی اور اس کے بعد اس ایوان میں اپنا حلف لینے کے لیے آئی۔ یہاں ہمارے جتنے بھی colleagues ہیں جن کا تعلق پاکستان تحریک انصاف سے ہے، جنہیں ECP نے بدنیتی پر آزاد declare کیا ہے، کیا وہ سب دہشت گرد ہیں۔ کیا پچھلے دو سالوں سے جتنی بھی ترمیم لائی جا رہی ہے، جتنے بھی قانون سازی کی جا رہی ہے، وہ صرف پاکستان تحریک انصاف کے لیے کی جا رہی ہے اور وہ ہمارے لیڈر عمران خان کے لیے کی جا رہی ہے۔ آج منگل کا دن ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے منگل کا دن عمران خان، ان کی اہلیہ اور ان کی فیملی سے ملاقات کے لیے declare کیا ہے لیکن عمران خان صاحب کی ملاقات کسی سے بھی نہیں کرنی دی جا رہی ہے چاہے وہ ان کی فیملی ہو، چاہے وہ بشریٰ بی بی صاحبہ کی فیملی ہو یا وہ political لوگ ہوں۔ ملک میں آئین اور قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ Human rights violations ہو رہی ہیں اور ہم سب تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ہم دیکھ

رہے ہیں کہ قانون سازی ہو رہی ہے۔ چیئرمین صاحب اندازہ لگائیں کہ اگر اس ایوان کے ممبران کا یہ حال ہے تو اس ملک کے 25 کروڑ عوام کی کیا حالت ہو گی۔ میرا تعلق جس صوبے سے ہے، آج وہ صوبہ بدامنی کا شکار ہے۔ وہاں پر drone attacks ہو رہے ہیں۔ وہاں پر لوگ سفید پرچم اٹھا کر امن کے نعرے لگا رہے ہیں اور آج وہ قدرتی آفات کا شکار ہے۔

جناب! تین دن پہلے بونیر، سوات، باجوڑ اور جس ضلع سے میرا تعلق ہے صوابی، وہاں پر cloud burst ہوئے لیکن وفاق نے اعلان کیا کہ ہم خیبر پختونخوا کے ساتھ ہیں۔ Photo shoot بھی ہوا لیکن ابھی تک این ڈی ایم اے نے صرف تین ٹرک بھجوائے ہیں۔ بے حسی کا اندازہ لگائیں کہ کہا جا رہا ہے کہ وہ ٹرک distribute نہیں ہوں گے جب تک ہمارے political نمائندگان نہیں آجاتے۔ یہ سیاست کا وقت نہیں ہے۔ کہنے کو بہت کچھ ہے۔ ہم پل صراط سے گزر کر یہاں پہنچے ہیں اور ہمارے مصائب اور مشکلات ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں لیکن آج چونکہ میرا صوبہ درد اور تکلیف میں ہے تو میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ تین دنوں سے ہمارے لوگ دفن ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آرہا کہ وہ زندہ ہیں یا شہید ہو چکے ہیں۔ گھر برباد ہو چکے ہیں۔ زندگیاں ختم ہو چکی ہیں۔ کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ راستہ نہیں مل رہا کہ ہم اپنے لوگوں تک پہنچ سکیں اور ابھی بھی سیاست کی جارہی ہے۔ این ڈی ایم اے نے صرف تین ٹرک بھجوائے ہیں۔ اس میں 20 خیمے اور پانچ جنریٹر تھے۔ ایک ٹرک میڈیسن کا تھا۔ اس وقت پورے کے پورے گاؤں دفن ہو چکے ہیں اور ابھی بھی اگر سیاست کی جارہی تو یہ بڑی شرمناک بات ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کا وقت ہے چاہے آپ کا تعلق کسی بھی صوبے سے ہو یا آپ کا تعلق کسی بھی سیاسی پارٹی سے ہو۔ خیبر پختونخوا کے لوگ تکلیف اور مشکلات میں ہیں۔ ہمیں وفاق سے کچھ نہیں چاہیے لیکن اگر وفاق ہمارے صوبے کو اس کے واجبات دے دے تو ہم اس سے بھی اپنے لوگوں کی تکلیف کا کچھ نہ کچھ مداوا کر لیں گے۔ خیبر پختونخوا دہائیوں سے قیمت چکا رہا ہے۔ ہم نے صرف عمران خان کے دور میں ساڑھے تین سال امن سے گزارے ہیں۔ اس سے پہلے ہم نے نہ امن سے گزارے اور نہ آج امن سے گزار رہے ہیں۔ ہمارے لوگ تکلیف میں ہیں۔ وہاں drone attacks ہو رہے ہیں۔ وہاں دہشت گردی دوبارہ سر اٹھا رہی ہے اور دوبارہ operations کی باتیں ہو رہی ہیں۔ وہاں لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا جارہا ہے اور اوپر سے قدرتی آفات۔

جناب! زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو لوگ شہید ہو چکے ہیں، پیسوں سے ان کی کوئی compensation نہیں ہو سکتی ہے لیکن وہ لوگ جو زخمی ہیں، وہ لوگ جن کا کاروبار نہیں ہے، وہ لوگ جن کے گھر نہیں ہیں اور ان کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، ہماری حکومت، خیبر پختونخوا کی حکومت، وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے تمام Parliamentarians میدان میں موجود ہیں۔ خیبر پختونخوا اس ملک کا ایک صوبہ ہے اور strategically بہت important صوبہ ہے اور آپ اسے اس طرح neglect نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ اسے اس وجہ سے neglect کر رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا عمران خان کی وفاداری میں کھڑا ہوا ہے اور آپ نے انہیں چھوڑ دیا ہے کہ وہ پاکستانی نہیں ہیں۔ میں اس ایوان کے ممبران اور وفاق سے یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ آپ اس وقت خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔ آپ وہاں پر national emergency declare کریں۔ آج بھی وہاں بارشیں ہو رہی ہیں اور ہر دوسرے دن cloud burst ہو رہے ہیں۔ ہمارے لوگ تکلیف میں ہیں اور ہمارے لوگوں کے دکھوں کا مداوا کریں۔ ہم پاکستانی ہیں، ہم اس ملک کے باشندے ہیں اور ملک کو جب بھی ضرورت پڑی تو ان شاءاللہ خیبر پختونخوا نے ہمیشہ frontline role play کیا ہے۔ ہمارے لوگوں کے دکھوں کا مداوا کریں۔ یہ وقت سیاست کا نہیں بلکہ یہ وقت ہمارے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کا ہے، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ویسے میں جہاں پر بیٹھا ہوں، میں نے آپ کو time دیا اور آپ first time بولی بھی مگر بات یہ ہے کہ پچھلے 12 سال سے وہاں آپ لوگوں کی حکومت ہے۔ صوبائی حکومت کی جو ذمہ داریاں ہیں، وہ صوبائی حکومت ہی پوری کرے۔ اس وقت بھی جب آپ بات کر رہی ہیں تو آپ کے 16 ممبران بھی ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ پہلے تو وہ آپ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں تاکہ کورم بھی پورا ہو جائے۔ میں نے ویسے کہا کہ سینیٹر صاحبہ first time بول رہی ہیں اور ایک سیاسی کارکن بھی ہیں مگر یہ ہے کہ۔۔۔ آپ کے جو ممبرز ہیں، وہ بھی آپ کے۔۔۔ بالکل خاص کر سیلاب اور امن وامان کے حوالے سے جب آپ اتنی اہم بات کر رہی ہیں تو آپ کے ممبران کم از کم آپ کے ساتھ ہوں۔ جی سینیٹر کامران مرتضیٰ۔

Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding looming floods situation in the province of Balochistan

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ! ایسا ہے کہ میرے ملک کے ایک حصے خیبر پختونخوا میں جب سیلاب آیا تو کہا گیا کہ یہ قدرتی آفت ہے اور یہ قدرتی آفت اچانک آ گئی۔ اللہ رحم کرے ملک کے اس حصے پر بھی اور جتنا ہم اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، ہمیں وہ ضرور ادا کرنا چاہیے مگر اس سیلاب نے اب میرے، آپ کے، سینیٹر عبدالواسع اور سینیٹر دنیش کمار کے صوبے کی طرف رخ کر لیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب PDM کی حکومت تھی تو Prime Minister کے ساتھ میں بھی helicopter میں بی بی نانی پُل اور اس سے آگے پنجرہ پُل پر بھی گیا تھا۔ تین سال پہلے یہ بنا تھا اور اس وقت یہ اطلاعات ہیں کہ وہ پل تقریباً کافی حد تک damage ہو چکا ہے۔ چونکہ عام طور پر سیلاب شمالی علاقوں سے اس طرف رخ کرتا ہے اور درمیان میں پنجاب اور پھر بلوچستان ہے، اب جب ہماری طرف یہ سیلاب آ گیا ہے تو لوگوں کو، صوبائی حکومت، PDMA, NDMA اور وفاقی حکومت سب کو conscious ہو جانا چاہیے تھا کہ اب یہ سیلاب دوسرے صوبوں کی طرف بھی جا سکتا ہے۔ اب وہ خیبر پختونخوا سے نکل چکا ہے اور وہاں پر بھی حالات صحیح نہیں ہیں اور بہت سے مسائل ہیں بلکہ مسائل تو کم تر بات ہے، مصائب ہیں۔ اب یہ مسائل اور مصائب آپ کے اور میرے صوبے کا رخ کر رہے ہیں۔ اگر ہم پہلے سے تھوڑا سا conscious and alert ہو جائیں تو میرے خیال ہے میں اگر وہ قدرتی آفت اور قدرتی نقصان ہے بھی تو اس کا کسی طرح سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جتنی آفت آ چکی ہے یا جتنا نقصان ہو چکا ہے، صوبے کے حوالے سے آپ کسی Minister or NDMA سے کہیں کہ وہ اس کا نوٹس لیں۔ اگر ہم نقصان کو ختم نہیں کر سکتے تو کم از کم تو کر سکتے ہیں۔ ان انسانی جانوں کو بچانے کی کوشش کر سکتے ہیں یا ان انسانی جانوں کو تکلیف سے بچانے کی کوشش کر سکتے ہیں جنہیں آپ کے اور میرے صوبے میں اس تکلیف کا سامنا ہے۔ میں اس طرف توجہ مبذول کروانا چاہ رہا تھا اور مجھے امید ہے کہ آپ کسی کو کہیں گے کہ اس حوالے سے نوٹس لیا جائے تاکہ کم از کم نقصان کا اگر مداوا نہیں کر سکتے تو اسے کم ضرور کیا جائے اور اس آفت کا مقابلہ کرنے کے لیے ادارے اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوں۔ بہت شکریہ، جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Points of Public Importance raised by Senator Danesh Kumar regarding (i) alleged dismissal of a Christian servant by a Judge; (ii) non-arrest of killers of a Hindu man in Sajawal; and (iii) inordinate delay in release of an abducted Hindu girl, Priya Kumari

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ، چیئرمین! میں آپ سے چند گزارشات کروں گااور امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر action بھی لیں گے۔ گزشتہ دن اخباروں میں آیا کہ لاہور میں ایک جج نے بادشاہ سلامت کاکام کرتے ہوئے ایک عیسائی ملازم کو اس لیے نوکری سے نکلوادیا کہ اس کرسچن ملازم نے ان کے برتن میں کھانا کھایا تھا۔ جناب! یہ ہمارے لیے بہت ہی شرمناک بات ہے کہ جج کو کس نے اتھارٹی دی کہ ایک کرسچن ملازم کو اس لیے نوکری سے نکالے کہ اس نے یہ گستاخی کی کہ اس کے برتن میں کھانا کھایا۔ ہم اب جدید دور میں رہ رہے ہیں، انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر جج یہ کس طرح سے کر سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لیےاور پورے ملک کے لیے شرمندگی کا باعث ہے۔ اس پر ہمیں ایوان بالا کی حیثیت سے نوٹس لینا چاہیے۔ اس جج کو یہاں پر کمیٹی میں پیش ہونا چاہیے کہ اس نے اس طرح کی کیوں حرکت کی ہے۔ میں چیف جسٹس آف پاکستان سے بھی گزارش کروں گا کہ ان کے خلاف جوڈیشل کمیشن میں انکوائری کرائی جائے۔ جناب! اگر کبھی نوکری کا اشتہار آتا ہے تو اس میں جب صفائی کے عملے کی post ہوتی ہے، sweeper کی post ہوتی ہے یا اگر میں بد تمیزانہ لفظ میں کہوں کہ بھنگی کی آسامی ہوتی ہے تو وہاں لکھا جاتا ہے کہ یہ صرف غیر مسلموں کے لیے ہے۔ کیایہ غیر مسلموں کا ٹھیکہ ہے؟ یہاں پر مولوی حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، 'صفائی نصف ایمان' کس مذہب کا حصہ ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: پاکستان کے جھنڈے میں جو سفید رنگ ہے، وہ اقلیتوں کا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: یہی میں کہہ رہا ہوں کہ صفائی نصف ایمان، اسلام کا حصہ ہے، جب ہماری دوسری پوسٹوں میں پانچ فیصد کوٹا ہے تو sweeper کے لیے پانچ فیصد کوٹا مختص کیا جائے۔ 95% ہماری اکثریتی برادری کو یہ دینا چاہیے۔ ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے، کامران مرتضٰی صاحب بھی

بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے میر معتبروں نے پیسے لینے کے لیےsweeper کی نوکری تو لی ہوئی ہے مگر وہ کام نہیں کرتے۔ وہی بے چارے کرسچن کمیونٹی یا ہمارے ہندوؤں سے کام لیا جاتا ہےاور ان کو آدھی تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ بھی انسانی حقوق کے لیے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ آپ تنخواہیں کیوں لیتے ہیں جب آپ نے کام دوسروں سے کروانا ہے؟ اس پر بھی ہمیں ایکشن لینا چاہیے۔ ہمارا یہ حق نہیں ہے، ہمارے اقلیت برادری کا حق نہیں ہے کہ وہ صرف سوپیر کی پوسٹوں کے لیے درخواست دیں اور الاعلان اخباروں میں لکھا جاتا ہے کہ سوپیر کی پوسٹ کے لیے غیر مسلم ہو۔ مولوی صاحب! یہاں کوئی ہے، یہ کوئی اصول ہے، مجھے بتائیں۔ میرے مولانا صاحب استاد محترم ہیں۔ کیا اسلام میں لکھا ہوا ہے کہ صرف غیر مسلم سوپیر کی پوسٹ پر کام کریں گے، مسلم صفائی کا کام نہیں کریں گے؟ مجھے بتائیں کہ کس اصول کے تحت کہیں لکھا ہوا ہے۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پرaction لیں اور جو ادارے اخبارات میں ایسے اشتہارات دیتے ہیں، ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

جناب! میں آپ کے علم میں دو چیزیں لانا چاہتا ہوں اور آپ سے امید کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسے قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کو بھیجیں۔ سجاول میں مئی 2022 میں ایک نریش عرف پپو کی لاش ملتی ہے جو پھندے لگی ہوئی لاش ہےاور کہا جاتا ہے کہ خودکشی کی ہے مگر جب پولیس کی تحقیقات ہوتی ہیں تو پتا چلتاہے کہ ظالم سماج دار جہاں پر وہ نوکری کر رہا تھا اور حفاظت کر رہا تھا، ان ہی سیٹھوں نے اس کو پھانسی پر چڑھایا۔اس کیس میں ملزمان نامزد ہیں۔ تین سال سے وہ پکڑے نہیں گئے، وہ وہاں پر گھوم رہے ہیں۔

جناب! چھ سال کی ایک معصوم لڑکی پریا کماری سکھر سے اغوا ہوتی ہے اور اب اس کی عمر 12 سال ہونی ہے مگر ابھی تک برآمد نہیں ہوئی۔ یہ بھی پتا ہے کہ اس میں کوئی نامعلوم شخص نہیں بلکہ سندھ کے سکھر کی ایک بہت بڑی سیاسی شخصیت ملوث ہے مگر کوئی اس پر ہاتھ ڈالنے کے لیے تیار نہیں ہے۔آج بھی اس کی ماں اور باپ کا مجھے میسج آیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جو اقلیتی ممبران ہیں، ان کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ اگر میری بیٹی اغوا ہوئی ہے تو اس میں ہم اقلیتی سینیٹروں اور ایم این اے کا بھی کردار ہے کیونکہ ہم اس پر نہیں بولتے ہیں اور اس سیاسی شخصیت سے ڈرتے ہیں جو اس چیز میں ملوث ہے۔ وہ سیاسی شخصیت ابھی تکmeter reader تھا۔ اس کو چاہیے کہ وہ اپنیposition clear کرے مگر آج تک نہیں کیا۔ جناب! میں یہ معاملہ پہلے بھی

ہماری Standing Committee on Interior میں لے کر گیا ہوں اور سندھ پولیس نے ہمیں یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم اس کیس کو جلد از جلد حل کر کے آپ کو بتائیں گے مگر آج تک وہ جلد از جلد نہیں ہوا۔ وہاں کے وزیر داخلہ لنجار صاحب برادری کے پاس آئے تھے کہ میں ایک ہفتے میں لڑکی کو برآمد کروں گا کیونکہ ہمیں پتا ہے کہ لڑکی کہاں ہے۔ یہ ان کے الفاظ تھے مگر آج تک وہ برآمد نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لیے بدنامی کا باعث ہے اور ہمارے ملک کے لیے بدنامی کا باعث ہے۔ اب میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ ان دو مسائل کو آپ Standing Committee on Interior کے حوالے کریں اور باقاعدگی سے وہاں سے حکم آئے کہ یہ کس وجہ سے ابھی تک تاخیر کا شکار ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ تو آپ نے Point of Public Importance پر بات کی ہے۔ اس حوالے سے آپ کوئی اور motion لے کر آئیں تاکہ ایوان میں اس پر مزید بات ہو سکے۔

سینیٹر دنیش کمار: لیکن جناب point of public importance کو بھی آپ کمیٹی کے حوالے کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر دنیش کمار: جناب یہ کمیٹی کو refer ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب آپ short cut کام نہ کیا کریں۔ ہم ایسا کبھی دباؤ، کبھی پیار اور کبھی مسکراہٹ سے تو نہیں کر سکتے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! آپ میری گزارش تو سنیں۔ یہ point of public importance پر پہلے بھی کمیٹی کو refer ہوا ہے۔ اس لیے میں کہہ رہا ہوں۔ آپ پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ آفس اسے دیکھ لے۔ سیلاب کے حوالے سے سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب، سینیٹر مشال خان اور باقی جو لوگوں نے بات کی ہے، یقیناً وہ ایک انسانی المیہ ہے اور چاہے کسی بھی صوبے میں ہو بلکہ پورے پاکستان میں ہے، چاروں صوبوں میں ہے اور بعض

صوبوں میں اس پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے اور بعض میں کوئی کمی بیشی ہے۔ اس پر تو پہلے بھی بڑی مفصل بات ہوئی ہے مگر میری آفس کو ہدایت ہے کہ سیلاب اور دنیش کمار صاحب کے مسائل کے حوالے سے ایوان میں مفصل رپورٹ پیش کی جائے۔ یہ House of the Federation ہے اور سب کی بات بھی سننی ہے۔ مولانا عبدالواسع صاحب کو اگر پہلے بولنے کا موقع دیا جائے کیونکہ وہ کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں۔ فوزیہ ارشد صاحبہ اور ندیم بھٹو صاحب آپ کو ان کے بعد موقع دے دیں گے۔ آپ کو مولوی صاحب کے غصے کا پتا نہیں ہے۔ آپ انہیں ویسے ہی ٹھنڈا لے رہے ہیں۔ ایک تو وہ میرے علاقہ سے ہیں، میرے گھر سے ہیں اور دوست بھی ہیں۔ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

سینیٹر عبدالواسع: چیئرمین صاحب آپ کا بہت، بہت شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میں جس point of public importance پر بات کرنا چاہ رہا ہوں، اس سے پہلے سینیٹر دنیش صاحب نے پوسٹوں کے حوالے سے بات کی کہ کچھ پوسٹیں خالص غیر مسلم کے لیے ہوتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اگر یہ غیر مسلم کی شرط ختم کر دی تو ہمارے سردار، نواب اور خان یہ سب آپ سے لے جائیں گے اور ابھی بھی لے جا چکے ہیں تو میرے خیال میں ایسا نہ ہو کہ لینے کے بجائے، دینے پڑ جائیں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو توجہ دلاؤ نوٹس تھا، اس پر۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے آپ کو بتایا کہ اس وقت آپ لوگ شاید ایوان میں نہیں تھے لہٰذا چیئرمین صاحب نے اسے مؤخر کیا۔ اگر اس وقت آپ موجود ہوتے تو اس پر بات کرتے۔ جب آپ موقع پر موجود نہیں ہوتے تو وہ کارروائی قانوناً مؤخر ہو جاتی ہے۔

سینیٹر عبدالواسع: جی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھیں سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب بھی آپ کے غضب کی وجہ سے گواہی نہیں دے رہے ہیں۔ آپ ان کے امیر ہیں۔ وہ قانونی فتویٰ بھی نہیں دے رہے ہیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Abdul Wasay regarding the issues/problems faced by the Ex-FATA region and Balochistan

سینیٹر عبدالواسع: بہر حال بلوچستان، فاٹا یا دیگر پسماندہ علاقوں کی جو صورت حال ہے، وہ ایک جیسی ہے۔ تو جس طرح فاٹا والوں کے ساتھ دس سال کے اندر سو ارب روپے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن پورے چار سال گزرنے کے بعد ابھی تک ان کو دس ارب روپے نہیں دیئے، لیکن دس سال کے اندر انہوں نے سو ارب روپے دینے تھے۔ جب حکومت نے ان کا قبائلی نظام، جرگہ نظام جو سالہا سال سے ہزاروں سالوں سے چل رہا تھا ختم کر دیا اور نئے نظام میں لانے کے لیے NFC 3% کے حوالے سے جو حصہ رکھا گیا تھا وہ بھی حکومت نے نہیں دیا۔ لیکن بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ اب دوبارہ اس پر meetings شروع ہو چکی ہیں، پتا نہیں اب ان کے status کا کیا کریں گے، وہ پرانے جرگہ نظام کی طرف جائیں گے یا کوئی ایک نیا نظام دے دیں گے۔ پھر اس نئے نظام سے پتا نہیں کیا بیڑا غرق ہوتا ہے۔ تو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاکستان کے اندر جتنی بھی پسماندہ صوبوں کے اندر، پسماندہ علاقوں کے اندر جب قانون سازی ہوتی ہے تو معروضی بنیادوں پر ہوتا ہے، طالع آزمائی کی بنیاد پر ہوتا ہے، آزمایا جاتا ہے کہ یہ نسخہ ٹھیک ہے اس پر ہو جاتا ہے، پھر اس پر آزما کر پھر دوسری طرف پر وہ کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کا اور خاص کر فاٹا اس طرح کے علاقوں میں یہ نہیں آزمانا چاہیے بلکہ جو نظام وہاں چل رہا ہے اس کو مستحکم کیا جائے۔

ہمارے ساتھ CPEC کی جو بات ہوتی ہے، تو CPEC کے حوالے سے پورے پاکستان کی قیادت تمام all parties بیٹھ کر اور میاں نواز شریف صاحب کی قیادت میں انہوں نے کہا کہ مغربی روٹ سب سے پہلے CPEC کے حوالے سے بنے گا لیکن مجھے اور آپ کو پتا ہے مغربی روڈ پر ابھی تک ایک روپے بھی China–Pakistan Economic Corridor سے ابھی تک ایک پائی بھی خرچ نہیں ہوئی ہے اور وہاں اس پر جو کام ہو رہا ہے ابھی میں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں کوئی ایک پرانا tractor trolley ہو، ایک roller ہو اور ایک tractor ہو وہ کتنے اربوں کے منصوبے ہیں چالیس پچاس ارب کے منصوبے ہیں لیکن اس مرتبہ بھی بجٹ میں ان کے لیے تین ارب رکھا گیا ہے۔

اسی طرح NFC کے حوالے سے جو ہمارا ایک آئینی حق ہے کہ پندرہ سال کے اندر ہر پانچ سال کے بعد NFC ہونا چاہیے۔ لیکن اب پندرہ سال گزر گئے ابھی تک NFC نہیں ہوا ہے، اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس میں خالص بلوچستان کے formula کے مطابق بلوچستان کا حصہ بن جاتا ہے لیکن دوسرے صوبوں کا حصہ کٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب ہم نے NFC کیے تو اس وقت NFC میں ہم ایک سو ارب سے سات سو ارب تک پہنچ گئے، تو اس وجہ سے ہمارا حصہ بڑھ گیا۔ بلوچستان ہی کی وجہ سے اب پندرہ سولہ سال ہو چکے ہیں NFC نہیں کرتے۔

کافی عرصے سے میری یہی خواہش تھی اور آج اس پر چیئرمین صاحب نے ہمیں موقع نہیں دیا لیکن ویسے میں over all اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک دن اس کے لیے مقرر کیا جائے اور باقاعدہ بلوچستان کی جو مشکلات ہیں ان سب پر ہم غور کرنے کے لیے، وہاں زمینوں کی allotment کا جو مسئلہ ہے، وہاں دوسرے معدنیات کے جو مسائل ہیں ان سب پر اگر سینیٹ میں ایک دن مقرر کر دیں تاکہ ہم سینیٹ میں اس پر کیس پیش کر سکیں، شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ آپ کی Public Importance کے حوالے سے یا Motion کے حوالے سے، توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے بڑی اہم بات ہے۔ مگر آپ کو پتا ہے کہ کامران صاحب بیٹھے ہیں اور یہ کتنے technical issues ہیں اور Minister Finance بھی اسی جواب کے لیے آئے تھے ، آپ اگلے اجلاس کے لیے اس حوالے سے Motion لائیں۔ ضرور اس پر بات بھی ہونی چاہیے اور سارے مسائل صرف بلوچستان نہیں سارے پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، کشمیر یا جہاں جہاں پر good governance کے حوالے سے issues ہیں، اس پر بات ہونی چاہیے، جی فوزیہ ارشد صاحبہ۔

Points of Public Importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding extension of online registration date for CSS Exam; and the impact of deforestation on climate change with particular reference to the recent floods

سینیٹر فوزیہ ارشد: بہت شکریہ، میں دو issues پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ ایک Resolution جو کہ pass ہوئی ہے 16th May 2025 National

جو age limit اس میں it is related to the CSS exam. سے Assembly
تھی وہ 32 to 35 years and three to five attempts کے لیے یہ pass
ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ کس حوالے سے ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ CSS exam Central Superior Services Examination,

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ مجھے بھی ملے تھے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: اس میں گزارش یہ ہے کہ

online admission has started from 11th August and 25th August is its last date.

جناب ڈپٹی چیئرمین: دنیش کمار صاحب فوزیہ ارشد صاحبہ ناراض ہو رہی ہیں کہ دنیش صاحب جب تک بات نہیں سنیں گے میں بات نہیں کروں گی۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ میرا universal بیٹا ہے۔ 11th August online admission has started and its last date is 25th August
اور 16th May کو یہ Resolution pass ہوئی تھی from National
Assembly, وقت نہیں ہے۔ جناب! اس میں گزارش ہے کہ Chairman FPSC
and Secretary Establishment Division اگر اس کو یہ جو Resolution
ہے، اس کا Cabinet notification is required تاکہ جب تک یہ Cabinet
notification نہیں ہو گا تو وہ بچے یا youth ہیں اس فیصلے کے انتظار میں ہیں کہ اس کو
implement کیا جائے، کیونکہ وہ online اپنی applications enter نہیں کر پا
رہے ہیں۔ تو اس کے لیے میں اس وقت تک بیٹھی ہوں اور آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہوں کیونکہ
اس کا جو screening process ہے وہ November میں ہوگا اور اس کے exams
February میں ہونگے۔ جناب! آپ اس کو ضرور priority پر لے لیں، آپ کے پاس بھی

آیا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس کا online extend ہو جائے اور اس resolution کی notification جو ہے وہ آ جائے جس کے تحت یہ ہو سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب، پورا ملک اس وقت سوگ میں ہیں، افسردہ ہیں اور پریشان ہیں۔ جو ایک سانحہ ہمارے KP میں ہوا ہے جو disaster ہوا ہے جان و مال کا تو اس کے سلسلے میں سب نے بہت بڑی بڑی باتیں کی ہیں اور غصہ بھی کیا ہے، رنج بھی کیا ہے اور اپنی آراء بھی دیں ہیں اور لوگوں کو قصوروار بھی ٹھہرایا ہے، NDMA سے بھی معلوم کیا گیا ہے، PDMA سے بھی بات کی گئی ہے۔ ساری بات یہ ہے کہ میں نے جو پڑھا اور دیکھا تو اس میں، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو cloud outburst تھا it was not a sudden thing because from decades scientists were warning کہ یہ ہونے والا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہم science کو seriously نہیں لیتے ہیں اور نہ ہی ہم اس کو connect کرتے ہیں اور نہ ہی ہم نے کوئی policy یا کوئی development programmes بنائے ہیں to combat climate change. تو یہ جو cloud burst اور یہ شدید گرمی اور heat waves جو ہیں ان کو ہم نے address کرنا ہے۔ یہ ابھی کے لیے نہیں ہے یہ اور time کے لیے بھی مستقل ہونے والے ہیں۔ ہمیں ایک on ground homework کرنا چاہیے اور وہ سب سے زیادہ جو ہمارے لیے challenges ہیں وہ کیا ہیں ہم نے جو videos وغیرہ دیکھی ہیں کہ پانی کا ریلا آیا ہے اور اس ریلے میں کتنے بڑے بڑے لکڑی کے boulders اور پتھر ساری چیزیں جو آئیں ہیں وہ کیوں آئیں ہیں۔ وہ اس لیے آئیں ہیں کہ اب ہمارے پاس کوئی جنگلات ہی نہیں ہیں۔ ہم نے اپنے پہاڑوں کو درختوں کے بغیر کر کے چھوڑ دیا ہے۔ Timber mafia نے درختوں کو کاٹ کر پہاڑوں سے درختوں کو ختم کر دیا ہے۔ درخت کا ہونا کیوں لازمی ہے، درخت کی جڑیں جو ہیں وہ پانی کو hold کرتی ہیں، جو پتھر پہاڑوں سے آتے ہیں اس کو روکتی ہیں۔ مگر ہم اس پر توجہ نہیں دے رہے، تو میری یہ خواہش ہے، میری یہ خواہش کیا ایک ضرورت ہے کہ جو Forest department ہے اس کو active ہونا ہے۔

Forest department کا جو Act ہے، ہم نے اُس کو revise and restructure کرنا ہے۔ ہم جب تک یہ نہیں دیکھیں گے کہ ہمارے درخت محفوظ نہیں ہیں، یہ جو ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے آفت آئی ہے تو یہ ایسا نہیں ہے۔ This is man made کہ جیسے کہتے ہیں کہ جیسا کروگے، ویسا ہی بھروگے۔ تو یہ ویسے ہی حالات ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ دریاؤں کو کاٹ کر، اُن کو بند کرکے اُن پر constructions کر دی ہیں ۔ اُن دریاؤں کے کناروں پر آبادیاں بن چکی ہیں۔ Housing schemes چل رہی ہیں۔ پانی اپنا قدرتی راستہ ڈھونڈتا ہے اور جب آپ اُس کا راستہ بند کریں گے تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جب وہ جلال میں آتا ہے تو ہمیں یہی مناظر نظر آتے ہیں۔

میری گزارش ہے کہ دریاؤں کے کناروں پر جتنی بھی settlements بن چکی ہیں، اُن کو وہاں سے اُٹھا کر ایک safe جگہ پر آباد کیا جائے۔ جس علاقے کی یہ community river banks پر آباد ہے تو اُس پر متعلقہ community کو engage کیا جائے تاکہ وہ وہاں پر retention walls بنائیں اور دریاؤں پر ایسے بند بنائیں جس سے پانی کو روکا جائے اور لوگوں کی زندگیاں محفوظ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرا خیال ہے آپ نے پورے سال کے مسائل آج ہی بیان کرنے ہیں۔ آپ اس موقع کا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ہماری بھی ماشاءاللہ۔۔۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب! مجھے time ہی آج ملا ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ جناب میں یہی کہہ رہی ہوں کہ جو ہمارے پہاڑوں کی slopes ہیں، اُن کو اگر ہم درخت لگا کر مضبوط کر دیں تو بڑے بڑے پتھر اور لکڑیاں رک جائیں گی۔ میں یہ دو تین solutions دینا چاہ رہی تھی۔ سب نے تباہی کا ذکر کیا ہے، سب نے پیسوں کی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کو پتا ہے کہ آپ کے education کے متعلق جو issues ہیں، وہ لازمی طور پر وزیر تعلیم خالد مقبول صدیقی صاحب کے حوالے سے ہے لیکن وہ ابھی موجود نہیں ہیں۔ آپ نے بچوں کی age کے حوالے سے بہت important بات کی ہے۔ دوسری آپ جو

بھی باتیں کر رہی ہیں وہ ساری صوبائی حکومتوں کے underآتی ہیں۔ یہ اُن کے mandate کی بات ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہاں سب صوبائی مسائل کی بھی بات کر رہے ہیں لیکن میں یہاں national level کی بات کر رہی ہوں کہ ملک کو یہ کرنا ہے۔ چاہے وہ صوبہ ہو یا چاہے وفاق ہو، یہ کرنا تو ہے نا۔ جناب! کہیں سے تو شروع کرنا ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ہونا چاہیے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ میری رائے ہے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ہمیں development and adaptation کی جو بھی planning کرنی ہو گی وہ ہمیں اپنے district level سے کرنی ہو گی اور keeping in mind ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کس تحصیل اور کس ڈسٹرکٹ میں کون سا ایسا درخت ہے جو جلد از جلد اُگتا ہے اور جو local درخت ہیں، ہمیں وہ لگانے چاہیں۔ ہمیں اپنے forest department کو active کرنا ہے اور اُس کے قانون میں ہماری شقیں اتنی پائیدار ہونی چاہیں کہ اُن کی کوئی خلاف ورزی نہ کر سکے۔ جناب! جو Timber mafia ہے، ہمیں اُس کو ضرور address کرنا ہے۔ ہم اُن کی وجہ سے آفات اور مصیبتوں میں پڑ رہے ہیں اور اُن کو ہمیں روکنا ہوگا۔ یہی میری تھوڑی سی گزارشات تھیں جو میں نے سوچا کہ کہہ دوں کیونکہ پتا چلا ہے کہ آج اجلاس ختم ہو جائے گا۔ تو پلیز، آپ میری ان تجاویز کو متعلقہ کمیٹی میں ضرور بھیجیں اور وہاں انہیں کہیں کہ باقی باتوں کو چھوڑیں اور پہلے ملک کو دیکھیں۔ ہمارا ملک ہے تو ہم ہیں۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شکریہ۔ Education کے حوالے سے اگر آپ next session میں کوئی Motion یا کچھ اور لانا چاہتی ہیں تو۔۔۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: پچیس اگست کو اِن کی online enrolment ہو رہی ہے۔ تو اُس کو کیسے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میری آفس کو ہدایت ہے کہ اس کی report بھی منگوائیں اور اس میں کسی بھی حوالے سے جو بھی help ہو سکتی ہے، وہ آپ کر لیں۔ یہ بچوں کے مستقبل اور education کا معاملہ ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دوسرا یہ کہ موسمیات کے حوالے سے آپ نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ اُس میں خوراک پر، انسانی صحت پر، آب و ہوا کے حوالے سے اور ہر حوالے سے آپ کی تجاویز واقعی قابلِ غور ہیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، آپ کا شکریہ۔ اب میں صدرِ پاکستان سے موصول شدہ اعلانِ برخاستگی پڑھ کر سناتا ہوں۔

'دستورِ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل 54 کی شق (1) کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے، میں بروز منگل 19 اگست 2025ء کو کارروائی کے اختتام پر سینیٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کرتا ہوں۔ شکریہ'

دستخط/---

(آصف علی زرداری)

صدرِ پاکستان

[The House was then prorogued sine die]